المَوَارِدُ الهَنِيَّة فِی مَوْلِدِ خَیرِ البَرِیَّة ﷺ (مخطوط)

کا ترجمہ بنام

میلادِ نور ﷺ

میلادِ مصطفیٰ ﷺ پر چھ سو سالہ قدیم عربی مخطوط کا ترجمہ
اُردو اور عربی میں پہلی مرتبہ زیور طباعت سے آراستہ

مؤرخ مدینہ
امام نور الدّین علی بن احمد سمہودی رحمۃ اللہ علیہ
متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ و تحقیق
فضیلۃ الاستاذ
مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین

زاویہ پبلشرز
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ، لاہور

Marfat.com

الموارد الهنية فی مولد خیر البریة ﷺ (مخطوط)

کا ترجمہ بنام

میلادِ نور صلی اللہ علیہ وسلم

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چھ سو سالہ قدیم عربی مخطوط کا ترجمہ
اردو اور عربی میں پہلی مرتبہ زیورِ طباعت سے آراستہ

مؤرخِ مدینہ

امام نور الدین علی بن احمد سمہودی رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ و تحقیق:

فضیلۃ الاستاذ

مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

زاویہ پبلشرز

8-C دربار مارکیٹ ۔ لاہور

voice: 042-37248657 - 042-37112954 - 042-37300642

Email:zaviapublishers@gmail.com

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2015ء

بار اول............1100

ہدیہ............200

ناشر............نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

﴿ملنے کے پتے﴾

زاویہ پبلشرز

شوروم

ظہور ہوٹل، دکان نمبر 2

داتا دربار مارکیٹ، لاہور

Email: zaviapublishers@gmail.com

042-37300642

مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی	021-32216464
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد	022-2780547
مکتبہ متینویہ، پرانی سبزی منڈی روڈ، بہاول پور	0301-7728754
نورانی ورائٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
اقرا بک سیلرز، فیصل آباد	041-2626250
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ حسان اینڈ پرفیومرز، پرانی سبزی منڈی کراچی	0331-2476512
رضا بک شاپ، میلاد فوارہ چوک، گجرات	0300-6203667
مکتبہ فریدیہ، ہائی سٹریٹ ساہیوال	040-4226812

Marfat.com

فہرستِ مضامین

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
06	عرضِ ناشر	1.
07	تقدیم	2.
13	میرا تو سب کچھ میرا نبی ﷺ ہے	3.
19	شرفِ انتساب	4.
20	تعارفِ مصنف	5.
30	خطبۃ الکتاب	6.
31	قرآن مجید اور شانِ رسول ﷺ	7.
31	عالم ملکوت میں شانِ احمدی کا ظہور	8.
34	نسب محمدی کی شان و پاکیزگی	9.
39	جبین عبد المطلب اور نورِ کونین	10.
40	سیدنا یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا خونی پیراہن	11.
41	زم زم کا کنواں	12.
42	سیدنا عبد المطلب کی مَنّت	13.
43	قریش کی خواتین اور نورِ محمدی	14.
45	نکاح سیدنا عبد اللہ و سیدہ آمنہ	15.
46	والد ماجد کی وفات	16.

Marfat.com

.17	آمد مصطفیٰ ﷺ	47
.18	معجزاتِ ولادت	51
.19	نام محمد ﷺ	52
.20	رضاعت	53
.21	حلیمہ سعدیہ کی خوش بختی	53
.22	شقِ صدر	58
.23	سیدتنا خدیجہ کی حلیمہ سعدیہ پر سخاوت	60
.24	رضاعی بہن کی آمد اور مصطفیٰ کریم ﷺ کی محبت	61
.25	والدہ کے ساتھ مدینہ منورہ کا سفر	62
.26	دادا کا وصال اور چچا کا پرورش کرنا	64
.27	تجارتی سفر	64
.28	سیدہ خدیجہ کا مال تجارت	65
.29	تعمیر خانہ کعبہ اور تنصیب حجرِ اسود	66
.30	اعلانِ نبوت ورسالت	67
.31	اوّلین اسلام لانے والے خوش نصیب	68
.32	ابوطالب کا وصال اور مصائب کا آغاز	68
.33	معراج نبوی	69
.34	معراج نبوی اور قریش کے سوالات	71

Marfat.com

35.	دعوت و تبلیغ	72
36.	ہجرتِ مدینہ کا سفر	72
37.	فتح مکہ اور بتوں کی رسوائی	74
38.	محمد مصطفیٰ ﷺ کے معجزات	75
39.	خصائص و کمالات کی جھلک	75
40.	حسن اَزل کی تصویر و تنویر	76
41.	شجاعت نبوی اور صحابہ کرام	77
42.	اخلاق و کردار	78
43.	حجۃ الوداع	79
44.	مرض وصال کا آغاز	80
45.	زندگی اور وصال کا اختیار	81
46.	دم وصال بھی اُمت کی فکر	82
47.	وصال نبوی	85
48.	تجہیز و تکفین	86
49.	نمازِ جنازہ اور تدفین	88
50.	شہزادی کونین فاطمہ زہراء کی باباجان کے مزار پر حاضری	89
51.	مزارِ نبوی کی برکات تاقیامت رہیں گی	93

Marfat.com

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بہت شکر واحسان ہے کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عنایت فرمائی ہے جس کی بدولت آج تک لاتعداد دینی کتابوں کی شاندار طباعت کا فریضہ سرانجام دیا جاچکا ہے اور آئندہ بھی ہم پُرعزم ہے کہ اس کارِ خیر کو جاری رکھیں گے اور اُمت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے بہتر سے بہتر شہ پاروں کو منتخب کرکے منصہ شہود پر لائیں گے۔

پیش نظر کتاب میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے ایک قدیم تصنیف تھی جو آج تک مخطوط ہی کی صورت میں موجود ہے، اسے مخطوط سے براہ راست ترجمہ کرنے کی سعادت **عصر حاضر** کے **محقق** اور **ممتاز اہل قلم مفتی ابو محمد اعجاز احمد** کے حصہ میں آئی ہے جنہوں نے اپنے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی غرض سے اس کا پہلی مرتبہ اُردو ترجمہ کیا ہے۔

الحمدللہ! ہمارا اِدارہ **زاویہ پبلیشرز** اس کتاب کو دیدہ زیب طرز پر شائع کر رہا ہے تاکہ اہل اسلام اس کے مطالعہ سے فیض یاب ہوسکیں نیز مفتی صاحب کی اس سے قبل ایک شاندار تصنیف بنام **شہنشاہ ولایت سیدنا امام علی رضا** کو بھی ہمارے ادارے نے نہایت شایانِ شان طرز پر شائع کیا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مصنف ومترجم اور ناشر کو دارین میں اجروثواب عنایت فرمائے۔

نجابت علی تارڑ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، خَالِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِيْن، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى آلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَصَحْبِهِ الْمَهْدِيِّيْنَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِيْنَ، يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ.

أَمَّا بَعْدُ:

میلاد اور مولود کا معنی ومفہوم:

یہ عربی زبان کے الفاظ ہیں، جن کا معنیٰ پیدائش اور ولادت ہے، اسی طرح یہ الفاظ پیدا ہونے کے وقت یا زمانہ کے لیے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ اردو زبان میں اہلِ ایمان کے عرفِ عام میں "رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کا ذکر کرنا، محفلِ میلاد، یا وہ محفل جس میں بصورتِ نظم یا نثر سید عالم محمد رسول اللہ ﷺ کے فضائل اور ان کی ولادت کا ذکر کرنا" میلاد اور مولود مراد لیا جاتا ہے، یہی مشہور ومعروف ہے۔ اہلِ محبت ماہِ میلاد النبی ﷺ کو "عیدِ میلاد" کا مہینہ بھی کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی مسلم معاشرے میں کچھ کلمات رائج ہیں، مثلاً: میلاد شریف اور میلاد النبی ﷺ وغیرہ۔

لہٰذا جس محفل، جلسہ، نشست، کانفرنس یا سیمینار وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کے محبوب اکرم ﷺ کی پیدائش، اس سے پہلے رونما ہونے والے واقعات،

Marfat.com

اسی طرح پیدائش کے بعد کے واقعات، نسب شریف اور بچپن سے وصال مبارک بلکہ مابعد الوصال کے حالات وواقعات کو بیان کیا جائے، تو وہ بھی "میلاد" ہی کہلائے گا۔

سیرت کا معنی ومفہوم:

"سیرت" عربی زبان کا لفظ ہے، جس کا اردو میں معنی عادت، خصلت اور خُو وغیرہ کے ہیں۔ یہ کردار کی پاکیزگی، حالتِ باطنی، ذاتی وصف اور خُوبی کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ تاہم زیادہ مشہور کسی کی سوانح عمری اور زندگی کے حالات وواقعات کا تذکرہ کرنا سیرت کہلاتا ہے، خصوصاً جب اس لفظ کی نسبت خاتم النبیین ﷺ کی طرف کی جائے تو معنیٰ ہوتا ہے: آپ ﷺ کے حالات اور واقعاتِ زندگی کا تذکرہ کرنا۔

"سیرت" متقدمین کی نظر میں:

متقدمین محدثین وفقہاء کرام کے درمیان اس لفظ کا معنیٰ فقط حبیب خدا محمد رسول اللہ ﷺ کی غزوات ہوا کرتا تھا، اسی لیے ہم اپنے اسلاف کی کُتب میں دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی غزوات اور ان کے متعلقات کو "مغازی وسیر" کے عنوان کے تحت ذکر کیا گیا۔ بعد میں آنے والے سیرت نگاروں نے اس عنوان کو وسعت دی اور اس کے تحت سید عالم محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ سے وصال تک کے تمام احوال وافعال جن میں خصائص نبوت،

Marfat.com

عادات اور معجزات وغیرہ کو کُتبِ سیرت میں مختلف ابواب و فصول میں درج کرنا شروع کر دیا۔ اسی طرح خلفاء راشدین، دوسرے صحابۂ کرام، ازواج مطہرات اور آپ کی آل واولاد حیات کے اوراق کو بھی سیرت کے تحت درج کیا جانے لگا۔

سیرت و میلاد:

مذکورہ بالا گفتگو سے معلوم ہوا کہ میلاد و سیرت میں معنیٰ و مفہوم کے اعتبار سے باہم مناسبت ہے، نیز اگر انہیں ایک دوسرے کا مترادف کہا جائے تو درست ہو گا۔ نیز اگر "میلاد" کے معنیٰ پیدائش لیا جائے تو پھر یہ سیرت کا ایک جُز بنے گا۔ لیکن حیرت ہے "بعض لوگوں" پر کہ "میلاد النبی ﷺ" کے عنوان سے محفل کو تو ناجائز و حرام بلکہ معاذ اللہ ان میں سے بعض بے باک تو اسے "شِرک" ٹھہرائیں، جبکہ "سیرتُ النبی ﷺ" کے عنوان سے انعقاد پذیر ہونے والی محافل، مجالس، کانفرنسوں، جلسوں اور سیمناروں میں شرکت کو خالص "توحید" سمجھیں اور باعثِ اجر جانیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی بے تکی سمجھ اور اُلٹی عقل سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ اسی طرح کا معاملہ اعراسِ صحابہ واولیاء کی محافل کا بھی ہے، کہ اہل محبت کریں تو منع، وہ خود کسی "دوسرے نام" سے ان کا انعقاد کریں تو۔۔۔۔۔! اسی طرح یہی لوگ عشرۂ محرم، وخلفائے اربعہ کے نام سے منسوب کانفرنسوں، جلسوں اور ریلیوں کا انعقاد کریں تو۔۔۔۔۔! عقل مند را

Marfat.com

اشارہ کافی است۔ کیا یہ قانون تو نہیں کہ اگر دوسرا کوئی ان مبارک محافل کا انعقاد کرے تو ناجائز اور خود وہ کریں تو جائز۔۔۔! ایں چہ بوالعجبی است۔۔۔؟

جس کسی نے بھی رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں جو مدح وثنا کہی یا لکھی یا قیامت تک لکھے گا، یقیناً اُس نے اپنی شان ومرتبہ کو خدا کی بارگاہ میں بڑھایا اور بڑھائے گا۔

بارگاہِ رسالت کے شاعر سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بات سو فیصد درست ہے کہ

مَا إِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّداً بِمَقَالَتِيْ
وَلٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِيْ بِمُحَمَّدِ

یعنی: میں اپنے اشعار سے رسول اللہ ﷺ کی ارفع واعلیٰ شان میں کیا مدح وثنا پیش کروں گا، بلکہ معاملہ دراصل یوں ہے کہ میں اپنے اشعار کی قدر وشان آپ ﷺ کی مدح وثنا سے بلند کرتا ہوں۔

علماء کرام نے یہی اعزاز پانے کے لیے اب تک "میلاد شریف" کے موضوع پر دنیا کی مختلف زبانوں بے شمار مختصر ومبسوط کُتب لکھی ہیں۔ ان میں منظوم بھی ہیں اور منثور (یعنی: نثر) بھی۔ سب اہلِ علم کا اتفاق ہے کہ جو واقعہ یا موضوع اہم ہو، اس پر زیادہ لکھا جاتا اور اپنی تحریرات میں نقل کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

دلیل کے طور پر یہ عرض کرنا ہے کہ قرآن کریم میں کئی واقعات کی تکرار بھی ان کی اہمیت کی غماز ہے۔

زیر نظر اردو ترجمہ "میلاد نور ﷺ" بھی اسی سلسلہ کی ایک عمدہ کڑی ہے۔ یہ امام نور الدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تصنیفِ لطیف کا ترجمہ ہے، جو تا دمِ تحریر مخطوط ہے۔ مبارک باد کے مستحق ہیں ابو محمد مفتی اعجاز احمد حفظہ اللہ صاحب جنہوں نے پہلی براہِ راست عربی سے بار اس کا اردو ترجمہ اور تحقیق فرمائی۔ یہ کتاب مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت جامع بھی ہے، کہ اس میں مستند روایات سے میلاد شریف کا بیان کیا گیا ہے۔ مترجم کا میلاد شریف کے موضوع پر چوتھا تحقیقی کام ہے، اس سے قبل وہ درج ذیل تین کُتب پر بھی تحقیق کام کر چکے ہیں:

۱۔ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب بنام "النعمۃ الکبری" (۲ ایڈیشن)،

۲۔ امام علی بن سلطان ملا علی قاری محدثِ حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی "المولد الروی" (بنام "میلاد مصطفیٰ ﷺ" (۲ ایڈیشن)

۳۔ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "حسن المقصد" بنام "میلادِ محبوب ﷺ" (۲ ایڈیشن)۔

یقیناً یہ کاوش بھی رسول اللہ ﷺ سے ان کی والہانہ محبت کی غماز ہے، رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاتے ہیں، مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں:

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے
اُس کا تو بیاں ہی نہیں خود تم جسے چاہو

ہمیں اُمید ہے کہ یہ میلادِ نور ﷺ بھی مقبولِ عام ہو گی، اس لیے کہ یہ اُس ہستی کے ذکرِ خیر پر مشتمل ہے، جو رد العالمین کی کائنات میں شمع کی مانند ہے اور سارا جہاں اس کا پروانہ۔ روزِ اول حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے جس کی پر ایمان لانے اور اُس کی مدد و نصرت کا عہد لیا تھا، اُس پاک محفل میں بھی یہی جناب شمع تھی، امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اس محفل پاک کا تذکرہ کرتے ہوئے کیا خوب کہتے ہیں:

خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکاں خسرو
محمد شمعِ محفل بود شب جائے کہ من بودم

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مترجم، ناشر اور اس کارِ خیر کے معاونین کی اس عظیم کاوش کو قبول فرمائے اور انہیں دارین کی بھلائیاں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

حامد علی علیمی (عفی عنہ)، کراچی

Marfat.com

میرا تو سب کچھ میرا نبی ﷺ ہے

نبی کریم ﷺ کی زندگی سے تعلق کی قولی و عملی وابستگی ہر مسلمان کے لیے ازحد ضروری ہے کہ اس تعلق کے بنا ایمانِ کامل کی حلاوتیں اور ایقانِ معرفت کی چاشنی ہرگز نصیب نہیں ہو سکتی، قرآن مجید نے ان کی زندگی اور تعلیمات کے نقوش کی پیروی کے لیے کیسا جامع خطاب فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [الاحزاب ۳۳: ۲۱] ترجمہ: "بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے"۔

لہٰذا ہر صاحبِ ایمان کو اپنی عارضی زندگی میں کچھ نہ کچھ وقت ضرور نکال لینا چاہیے، جس میں وہ اس تعلق کی اُستواری کے لیے کوشاں رہ سکے اور اس کے انعام واکرام کی لافانی خیرات سے اپنے دامن قلب و جاں کو بھر سکے کہ یہی امور اُخروی نجات کا ذریعہ و وسیلہ ہیں۔

لہٰذا اِس تعلق کی بحالی میں سیرت النبی ﷺ سے معرفت وشناسائی کلیدی اہمیت کی حامل ہے کہ اسی سے اُس جناب والا صفات کے لمحاتِ زندگی کی آگاہی حاصل ہوگی اور عمل کے میدان میں راہیں ہموار ہوتی چلی جائیں گی۔ تو ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے حبیب وکریم ﷺ کی سیرت پر مشتمل اہل ایمان

Marfat.com

علماءِ اسلام کی تحقیقی تصانیف کو اپنے مطالعہ میں رکھے، جس سے ظاہری طور پر معرفت رسول کے باب وا ہوں گے اور رفتہ رفتہ ایک عام شخص کے پاس بھی اپنے محبوب ﷺ کی بابت معلومات کا اچھا خاصہ مستند ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔

یوں تو سیرت النبی ﷺ کا باب نہایت وسیع اور متنوع حیثیت کا حامل ہے، جسے کسی ایک کتاب تو کجا ایک ملک کے برابر لائبریری میں بھی سمویا نہیں جاسکتا کہ اس حبیب ورحیم ﷺ کی مدح وثنا کی نہ کوئی حد کسی مخلوق کے پاس ہے اور نہ کوئی انتہا واختتام، جس نے اپنی زندگی بھر میں ان کے لیے جس قدر لکھا اخیر میں وہ اہل دل زبانِ حال سے یہی کہہ کر رخصت ہوا:

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اِک باب بھی پورا نہ ہوا

سیرت النبی ﷺ کے اسی لامتناہی سلسلے میں سے معرفت کا ایک باب میلاد النبی ﷺ بھی ہے، جس سے بظاہر تو لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ واقعات میلاد کا تذکرہ کر دینا ہی میلاد شریف کہلاتا ہے یا اسی نوعیت کی کوئی تحریر لکھ دینا ہی میلاد کا مقصود ہے، لیکن نظر تحقیق سے دیکھا جائے تو یہ اس باب کی وسعت کا ایک صرف پہلو ہے کہ واقعات میلاد، پیدائش کے لمحے ظہور پذیر ہونے والے معجزات کا بیان یکجا ذکر کر دیا جائے، مگر میلاد النبی ﷺ کا باب سیرت رسول

Marfat.com

کی آگاہی کا پہلا و مکمل باب ہے، جس کے بغیر ہم سیرت نبوی کو درست طور پر سمجھ ہی نہیں سکتے۔

اس بات کو اختصار میں یوں سمجھیں کہ آج تک ہزاروں جلیل القدر علماءِ کرام نے اسی میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر تحریرات لکھی ہیں، آخر کیوں؟ کیا انہیں کوئی اور موضوع نہیں ملا؟ انہیں اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ وغیرہ یہ تمام باتیں اگر پیش نظر رکھی جائیں اور پھر ان ائمہ کرام کی خدمات کا جائزہ لیا جائے، تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ میلاد النبی ﷺ کا موضوع یقیناً ایسی اہمیت کا حامل ہے کہ حدیث و تفسیر کے ائمہ نے بھی اس پر لکھ کر اپنا نام اس ضمن میں رقم کرایا ہے۔

مزید تفصیل میں جائے بغیر صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ سیرت نبوی کے ابتدائی لمحات اگر کوئی جاننا چاہے، تو اسے میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر لکھی گئی تصانیف کا ہی مرہونِ منت ہونا پڑے گا، جس میں ناصرف پیدائش کا ذکر ہے بلکہ خاندانِ رسالت، دورِ جاہلیت، رسوم ورواج، مکہ مکرمہ کی تاریخ، نبوی دورِ حیات کے مختلف ادوار، بچپن، جوانی، اعلانِ نبوت سے قبل کے مختلف واقعات، سفر تجارت وغیرہ امور بھی موجود ہیں اور ان میں سے بیشتر پر جو مواد میلاد النبی ﷺ کی کُتب میں موجود ہے، وہ کسی اور سیرت کی کتاب میں بھی ویسی جامعیت سے کم ہی میسر آتا ہے۔ لہٰذا میلاد النبی ﷺ پر لکھی گئی کُتب در

Marfat.com

اصل عوام الناس بلکہ متوسط اہل علم کے لیے بھی سیرت رسول ﷺ سے رُو شناسی کا بہترین ذریعہ ہے، اسی لیے اکثر علماءِ اسلام نے اپنی گوناگوں مصروفیات سے اوقات کو جُدا کر کے اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر تصنیفات مرتب فرمائیں کیونکہ اس موضوع کے علاوہ ان کی کتابیں ہر کسی کے مطالعہ کی چیز نہیں اب مثلاً امام ابن جوزی کو ہی لے لیں تو بھلا بتائیں کہ ان کی کشف المشکل، العلل المتناہیہ، دفع شبہ التشبیہ، تذکرۃ الاریب ایسی علمی کتابوں سے استفادہ کرنا کس کے بس کی بات ہے اب تو ایسے اہل علم بھی خال خال ہی ہیں جو ان کی غواصی کر کے مسائل کو آسان انداز میں نکال کر اُمت کو سمجھانے کی کامل اہلیت رکھتے ہیں، تو ایسے میں اگر امام ابن جوزی ہی کی مولد النبی ﷺ کو دیکھا جائے تو اس سے اب بھی عمومی فوائد بکثرت وابستہ ہیں، ہمارا یہاں مقصود صرف سمجھانا ہے معاذ اللہ کسی طور پر بھی علوم اسلامیہ کی لازوال اہمیت پر حرف لانا نہیں۔

آمدم بر سر مطلب! کتاب ہذا کے مصنف یعنی: امام علام نور الدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اپنی شہرہ آفاق کتاب "وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفی ﷺ" کے سبب تاقیامت زندہ ہیں کہ تاریخ مدینہ منورہ پر اتنی مفصل و تحقیقی کتاب نہ مصنف کی اس تالیف سے قبل لکھی گئی اور نہ ہی تادم تحریر لکھی جا سکی ہے، اللہ تعالی انہیں امت مسلمہ کی طرف سے بہترین جزا نصیب فرمائے۔

Marfat.com

امام سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں بہت سی علمی و تحقیقی کتابیں لکھیں وہیں میلادِ حبیب ﷺ کے موضوع پر بھی ایک مختصر مگر جامع کتاب بنام "الموارد الهنية في مولد خير البرية ﷺ" تصنیف فرمائی، جو نہایت عام فہم اور سادہ طرز کی حامل ایک قابل تعریف اور نافع کتاب ہے۔

میری ہر سال یہ کوشش ہوتی ہے کہ دیگر علمی و تحقیقی کتابوں کی تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر بھی کوئی کتاب نامۂ اعمال میں برکت کا باعث بن جائے، اسی لیے گذشتہ چند سالوں سے کچھ کُتب کے تراجم معرض وجود میں آئے ہیں، جن میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی "حُسن المقصد فی عمل المولد"، امام ملا علی القاری حنفی کی "المورد الروی فی المولد النبوی" امام ابن حجر مکی کی النعمۃ الکبریٰ کے تراجم شامل ہیں، الحمد للہ یہ تمام ہی تراجم شائع ہو کر دادِ تحسین پا چکے ہیں۔

امسال مجھے ماہِ ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ میں آلِ رسول کی ممتاز شخصیت سیدنا امام علی رضا ابن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہما پر لکھنے کی توفیق ملی، تو بیس دن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۵۶ صفحات کی کتاب مکمل ہو گئی، جسے اہل علم نے بہت سراہا، تو اس کے بعد میلاد النبی ﷺ کے مہینے کی مناسبت سے کسی کتاب کے ترجمہ کی خواہش ہوئی جب تلاش کیا تو اپنے پاس موجود ذخیرہائے کُتبِ میلاد میں یہ مخطوط دیکھائی دیا، انٹرنیٹ کے ذریعے اور کچھ اہل قلم سے اس کے ترجمہ یا عربی

Marfat.com

متن کی مطبوعہ نسخہ کی بابت دریافت کیا، تو نفی میں جواب آیا لہٰذا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کا ترجمہ شروع کیا اور الحمدللہ صرف چند دنوں کی محنت سے ۱۰؍ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ شب عاشور میں پایۂ تکمیل کو پہنچا اور یوں یہ کتاب مخطوط سے براہِ راست ترجمہ ہو کر اُردو کے جامے میں منصۂ شہود پر ضوفگن ہو رہی ہے، وللہ الحمد والثناء۔ نیز کاش کوئی صاحب تحقیق اس کے عربی متن کو بھی ایڈٹ کر کے شائع کر دے تو ایک اچھا کام اور میلاد النبی ﷺ کے کتب میں ایک عمدہ اضافہ ہوگا۔

میرے اس کام میں پہلے کی طرح ڈاکٹر علامہ حامد علی علیمی حفظہ اللہ نے نہایت سعی فرمائی اور تصحیح و نظر ثانی کرتے ہوئے کمپیوٹر پر اس کی مکمل تزئین کا کام بھی سر انجام دیا، نیز میرے بے لوث دوست شیخ الحدیث مفتی عطاء اللہ صاحب نعیمی حفظہ اللہ نے بھی عدیم الفرصتی کے باوجود مکمل نظر ثانی فرمائی، اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر دے اور ان کی محبت کو حاسدین کی نگاہوں سے محفوظ رکھے، نیز ناشر کتاب ہذا اور جملہ معاونین کو بھی دارین میں اپنے شایانِ شان اجر سے مالامال فرمائے۔ آمین

اعجاز احمد

0321.2166548

aijazalqadri@hotmail.com

Marfat.com

شرفِ انتساب

خوشبوئے رسول

سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

کی بارگاہ میں

جو آج سے ۱۳۴۰ سال قبل میدانِ کربلا میں سرخرو ہو کر

اُمت مسلمہ کو نشانِ منزل دے گئے

"طالب نگاہ و کرم"

ابو محمد اعجاز احمد

Contact: 0321.2166548

aijazalqadri@hotmail.com

تعارفِ مصنف

مورخ مدینہ امام نورالدین علی بن احمد سمہودی[1]

آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے:

ابوالحسن نورالدین علی بن قاضی عفیف الدین عبداللہ بن احمد بن ابو الحسن علی بن ابوروح عیسیٰ بن ابو عبداللہ محمد بن عیسیٰ بن محمد بن عیسیٰ بن جلال الدین بن ابو العلیا بن ابوالفضل جعفر بن علی بن ابوطاہر بن حسن بن محمد بن احمد بن محمد بن حسن بن محمد بن اسحاق بن محمد بن محمد بن سلیمان بن داود بن حسن اکبر بن علی بن ابوطالب، ہاشمی حسنی، رضی اللہ عنہم اجمعین۔

آپ کے نام میں سمہودی کی نسبت دراصل ایک جگہ کی مناسبت سے ہے جسے سمہود یا سہموط دونوں کہا جاتا ہے، یہ دریائے نیل کے کنارے ایک بڑا قصبہ ہے جو اپنی زراعت کے لحاظ سے مشہور ہے۔ امام سمہودی کی پیدائش صفر المظفر ۸۴۴ ہجری میں ہوئی، ابتدائی تعلیم وتربیت اسی مقام پر اپنے والد گرامی کے زیر سایہ پائی اور اس کے بعد مختلف مقامات کا سفر کرتے ہوئے

---

[1] الضوء اللامع لاھل القرن التاسع للسخاوی، ۵/ ۲۴۵، خلاصۃ الاثر للمحبی، ۱/ ۴۳، النور السافر، ص ۵۸۔

Marfat.com

اکتساب علم کیا، آپ کے اساتذہ کرام میں مندرجہ ذیل ائمہ اسلام سرفہرست نظر آتے ہیں:

1۔ **قاضی عفیف الدین عبداللہ بن احمد حسنی (والد گرامی):**

ان کے پاس ابتدائی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ قرآن مجید اور کتاب المنہاج کو حفظ کیا، علم قرات وکتابت سیکھا نیز کتاب المنہاج کو جلال محلی کی شرح کے ساتھ مکمل پڑھا، جمع الجوامع ،الفیہ ابن مالک فی النحو، صحیح بخاری اور مختصر صحیح مسلم للمنذری کا درس لیا، بعد ازاں چودہ سال کی عمر میں والد گرامی کی معیت میں قاہرہ کا تعلیمی سفر کیا۔

2۔ **شیخ محمد بن عبدالمنعم شمس جوجری:**

امام سمہودی نے ان کے پاس فقہ ،اصول اور ادبِ عربی کی تعلیم حاصل کی، جس میں توضیح لابن ہشام، خزرجیہ مع حواشی، جلال محلی کی شرح منہاج، شرح جمع الجوامع اور دیگر کتابوں کا درس وسماع کیا۔

3۔ **امام ابوزکریا شرف الدین یحییٰ مناوی:**

امام سمہودی نے ان کے یہاں بہت عرصہ تک تعلیم پائی، آپ نے تنبیہ ،حاوی، شرح البھجۃ، شرح جمع الجوامع، حاشیہ مناوی علی البھجۃ، مختصر المزنی ،الفیہ عراقی، بستان العارفین للنووی، رسالہ قشیریہ، صحیح بخاری، صحیح مسلم، مختصر

الاصول للبارزی، تفسیر بیضاوی وغیرہ کا درس وسماع کیا۔ امام مناوی علیہ الرحمہ نے انہیں خرقہ تصوف بھی پہنایا۔

4۔ شیخ محمد بن مراہم الدین شمس شروانی شافعی :

امام مناوی نے ان کے پاس شرح عقائد نسفی للتفتازانی، شرح طوالع للاصفہانی، تفسیر کشاف، مختصر سعد الدین علی التلخیص، مطول، عضدی شرح ابن حاجب، شرح المنہاج للعزی اور دیگر بہت سی کتب کا درس لیا۔

5۔ شیخ شہاب الدین احمد بن اسماعیل بن ابی بکر بن عمر بن بریدہ الاشبیطی:

امام سمہودی نے مکہ مکرمہ میں سن 872ہجری میں اور مدینہ منورہ میں سن 873ہجری میں ان کی صحبت سے اکتساب فیض کیا۔ ان کے پاس تفسیر بیضاوی، توضیح ابن ہشام، اور دیگر کتابوں کے علاوہ ان کی اپنی تحریر کردہ کتب یعنی شرح خطبہ منہاج اور حاشیہ خزرجیہ کا بھی درس لیا۔ انہوں نے امام سمہودی کو تدریس کی باقاعدہ اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

6۔ شیخ ابوالسعادات سعد الدین محمد بن سعید حنفی: قاضی حنفیہ

آپ نے ان کے پاس عمدۃ الاحکام کی تعلیم حاصل کی، انہوں نے بھی آپ کو تدریس کی اجازت عنایت فرمائی۔

7۔ شیخ محمد بن ابراہیم بن عبدالرحمن المعروف بالنجم بن قاضی عجلون :

آپ نے ان کے پاس کتاب المنہاج کی تصیحات کے اسباق پڑھے۔

Marfat.com

8۔ شیخ محمد بن احمد بن محمد بن فقیہ احمد المعروف شمس البامی :

آپ نے ان کے پاس شرح البهجة اور کتاب المنہاج کی تقسیم کے کچھ اسباق پڑھے تھے۔

9۔ امام صالح بن عمر بن رسلان بن نصیر المعروف علم الدین بلقینی :

آپ نے ان کے مختلف دروس میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

10۔ شیخ عمر بن محمد بن محمد بن ابو الخیر محمد المعروف بالنجم عمر بن فہد :

آپ نے مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران ان سے استفادہ کیا۔

11۔ شیخ ابو الفضل محمد بن محمد الکمال المرجانی:

آپ نے مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران ان سے استفادہ کیا۔

12۔ شیخ محمد بن محمد الزین المراغی :

آپ نے مدینہ منورہ میں قیام کے دوران ان سے استفادہ کیا۔

13۔ امام الکاملیہ شیخ محمد بن محمد بن محمد قاہری :

آپ نے ان کے دروس میں شرکت کی اور شیخ موصوف نے انہیں خرقہ پہنایا اور ذکر کی تلقین فرمائی۔

14۔ شیخ الاسلام زکریا بن محمد بن احمد انصاری شافعی :

آپ نے ان کے پاس شرح المنہاج الاصلی للاسنائی اور میراث میں شرح منظومہ ابن الہائم کا درس لیا۔

Marfat.com

15۔ شیخ سعد بن محمد بن عبد اللہ المعروف ابن الدیری :

آپ نے ان کے پاس عمدۃ الاحکام کے کچھ اسباق پڑھے اور انہوں نے آپ کو تدریس کی اجازت مرحمت فرمائی۔

16۔ شیخ عثمان بن صدقہ بن علی دمیاطی شار مساحی:

شیخ موصوف نے امام سمہودی سے طویل علمی و فقہی مذاکرے اور امتحان کے بعد آپ کو تدریس اور افتاء کی اجازت عنایت فرمائی۔

17۔ شیخ عفیف عبد اللہ بن قاضی ناصر الدین بن صالح :

آپ نے ان کی اجازات میں سے کچھ کو پڑھا اور شیخ نے انہیں عمر الاعرابی کی ہیئت والا تصوف کا خرقہ پہنایا۔

Marfat.com

امام سمہودی کی تصانیف

امام نورالدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں بہت سی علمی کتب کا ذخیرہ مہیا کیا جس سے آپ کا علمی تفوق آشکار ہوتا ہے لیکن ان میں سے بہت سے کتب مدینہ منورہ میں لگنے والی تاریخی آگ کی زد میں آکر نذر آتش ہو گئیں، یہ آگ ۸۸۶ ہجری میں رمضان کے مہینے میں لگی تھی، جس کا ذکر ابن العماد نے **شذرات الذهب** ج۹، ص ۵۱۵ اور امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے **الذیل التام** ج۲، ص ۱۹۹ میں بھی کیا ہے، آپ اس آتشزدگی کے وقت مورخ یگانہ ابن العماد کے ہمراہ مدینہ منورہ سے سفر کر کے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے تھے، یوں ان کتب میں سے بیشتر کا دنیاوی وجود تو ناپید ہو گیا لیکن ان کا اجر اللہ تعالی کے یہاں ثابت وموجود ہے۔

انہی کتابوں میں تاریخ مدینہ پر لکھی گئی آپ کی بے مثل، شہرہ آفاق اور زبانِ زد عام کتاب لاجواب **الوفاء باخبار دارِ المصطفیٰ** ﷺ بھی تھی جسے بعد ازاں مختصر طور پر آپ نے دوبارہ تحریر کیا جو **وفاء الوفا باخبار دارِ المصطفیٰ** ﷺ کے نام سے اب مطبوعہ صورت میں موجود ہے اور اب بھی یہ کتاب تاریخ مدینہ کا سب سے ضخیم اور مستند ترین ماخذ جانا جاتا ہے، اس کتاب کا ایک ضخیم جلد میں خلاصہ آپ ہی نے تحریر کیا جسے **خلاصۃ الوفاء** کہا جاتا ہے، ہمیں امام سمہودی کی تصانیف کے جتنے بھی نام ملے ہیں انہیں یکجا لکھ رہے ہیں، جن میں سے 20 کتب

Marfat.com

کے نام محقق کتاب جواہر العقدین للسمہودی نے باحوالہ ذکر کیے ہیں جبکہ باقی ویکی پیڈیا پر آپ کے تعارف کے ذیل میں مندرج تھے وہاں سے لیے ہیں۔

1. جواھر العقدین فی فضل الشرفین (شرف العلم والنسب)۔ مطبوع
2. اربعون حدیثاً فی فضل الرمی بالسارم۔ مخطوط
3. الانوار السنیۃ فی اجوبۃ الاسئلۃ الیمنیۃ۔ مخطوط
4. ایضاح البیان لما ارادہ الحجۃ (ای الغزالی، من لیس بالامکان ابدع مما کان)۔ مخطوط
5. تحفۃ الراغبین فی تحریر مناضج الطالبین (فی الفقہ)۔ مخطوط
6. تحقیق المقالۃ فی عموم الرسالۃ۔ مخطوط
7. تخمیس مثلث قطرب۔ مخطوط
8. الثمار الیوانع علی جمع الجوامع، للمحلی فی الفقہ۔ مخطوط
9. الجوھر الشفاف فی فضائل الاشراف۔ مخطوط
10. اقتفاء الوفاء باخبار دارِ المصطفیٰ ﷺ (جو نذر آتش ہو گئی تھی)۔ مفقود
11. خلاصۃ الوفاء باخبار دارِ المصطفیٰ ﷺ۔ مطبوع
12. وفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ ﷺ۔ مطبوع
13. الانتصار لبسط روضۃ المختار۔ مفقود
14. دفع التعرض والانکار لبُسط روضۃ المختار ﷺ۔ مفقود
15. وُرود السکینۃ علی بُسط المدینۃ۔ مخطوط

Marfat.com

16. حواشی علی الدمیری۔ مفقود
17. الحکم العشرۃ فی مقابلۃ شم الطیب بسوال المغفرۃ۔ مفقود
18. ختم البخاري ومسلم۔ مفقود
19. ختم مناج الطالبین۔ مفقود
20. اکمال المواھب وھو ذیل علی المواھب فی الفقہ۔ مفقود
21. تحریر العبارۃ فی بیان موجب الطاررۃ فی الفقہ۔ مفقود
22. درر السُمُوط فیما للوضوء من الشروط فی الفقہ۔ مطبوع
23. ذروۃ الوفاء بما یجب لحضرۃ المصطفیٰ ﷺ۔ مطبوع
24. رسالۃ فی حکم الاحصار فی الحج فی الفقہ۔ مخطوط
25. رسالۃ فی مسائل الماموم والمسبوق فی الفقہ۔ مخطوط
26. زاد المسیر لزیارۃ البشیر۔ مفقود
27. شرح الباب الاخیر من ابن ماجہ (ختم ابن ماجہ)۔ مفقود
28. شرح الآجرومیۃ فی النحو۔ مخطوط
29. شرح مثلث قطرب۔ مخطوط
30. شفاء الاشواق لحکم مایکثر بیعہ فی الاسواق۔
31. طیب الکلام بفوائد السلام فی الفقہ۔ مطبوع
32. العقد الفرید فی احکام التقلید، فی اصول الفقہ۔ مطبوع

Marfat.com

33. الغرر البہیة شرح المناسک النووية للنووي فی الفقہ۔ مخطوط

34. الغماز علی اللماز (وهو فی الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ)۔ مطبوع

35. الفتاوی ۔ مفقود

36. الفوائد الجمۃ فی المسائل الثلاث المہمۃ، وھو فی مسائل الحلف بالطلاق فی الفقہ۔ مخطوط

37. النصیحۃ الواجبۃ القبول فی بیان موضع منبر الرسول ﷺ۔ مفقود

38. القول المستجاد فی شرح کتاب اماثت الاولاد فی الفقہ۔ مخطوط

39. کشف الجلباب والحجاب عن القدوۃ فی الشباک والرحاب۔ مخطوط

40. کشف اللبس عن دسائس النفس۔ مطبوع

41. کشف اللبس عن المسائل الخمس۔ مفقود

42. کشف المغطیٰ فی شرح الموطا۔ مفقود

43. اللولو المنثور فی نصیحۃ ولاۃ الأمور، فی الفقہ۔ مخطوط

44. المحرر من الآراء فی حکم الطلاق بالابراء۔ فی الفقہ

45. مسودۃ شرح الورقات فی اصول الفقہ۔ مفقود

46. مصابیح القیام فی شرر الصیام فی الفقہ۔ مفقود

47. المقالات المسفرۃ عن دلائل المغفرۃ۔ فی الفقہ۔ مطبوع

48. الموارد الهنیۃ فی مولد خیر البریۃ (اسی کتاب کا ہم نے اردو ترجمہ کیا ہے) مخطوط

49. المواھب الربانیۃ فی وقف العثمانیۃ۔ مفقود

50. مواھب الکریم الفتاح فی المسبوق المشتغل بالاستفتاح، فی الفقہ۔ مخطوط

51. نصیحۃ اللبیب فی مرأی الحبیب۔ مفقود

52. حاشیہ شرح العقائد۔ مفقود

53. اغنیۃ المعتنین بروضۃ الطالبین فی الفقہ۔ مفقود

54. مسالۃ فرش البسط المنقوشہ۔ مفقود

امام سمہودی نے ۶۷ سال کی عمر پائی اور خدمت اسلام کرتے ہوئے ۹۱۱ ہجری میں واصل بحق ہو کر مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے، اللہ تعالی اِن پر اپنی جناب سے رحمت ورضوان نازل فرمائے۔ آمین

Marfat.com

خطبة الكتاب

الحمد لله الذي أطلع في أُفق الجلال نور الوجود، وأبرز في حلل الجمال والكمال من أشرف العناصر أشرف مولود، ورقاه في مدارج المعارف إلى حضرات الإنس والشهود، واختصه بخصائص ودّه وحبّه فهو مودود ربّه الودود، وجعل شهر ربيع بمولده نور النور وأزهر النور لظهور فيه رحمة بهذا الوجود فهو موسم الخيرات ومعدن المسرات عند كلّ مسعود وفضل محتده ومثواه فما شابهه أحد فى حلاه وعلاه على ما خصه به المعبود، وأشهد أن لا إله الله وحده لا شريك له شهادة أعدّها اللواء الموعود، وأشهد أنّ سيدنا محمداً عبده ورسوله صاحب الحوض المورود والمعقود، صلى الله عليه وعلى آله وأنصاره وأصحابه وأحبابه وأصهاره صلاة مستمرة دائمة الورود، موجبة لقائلها أعلى الدرجات من دار الخلود مع المقربين الشهود الرُّكع السجود، من فضل مولاه الرحيم الودود.

Marfat.com

قرآن مجید اور شانِ رسول ﷺ

حمد و صلوٰۃ کے بعد!

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچائی کی حلاوتوں سے بہریاب فرمائے اور (اپنے محبوبِ جلیل) مصطفیٰ ﷺ کی اتباع نصیب فرمائے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے نبی (محمد مصطفیٰ ﷺ) کی شان اور صفتِ کریمہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ [الاعراف ۷: (۱۵۷)]

ترجمہ: "وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں"۔

اور اللہ جل جلالہ نے ان کے خلق کریم کی ثنا بیان کی نیز بزرگی و تکریم کے لیے تاکیدی الفاظ کا اضافہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ [القلم ۶۸: (۴)]

ترجمہ: "اور بے شک تمہاری خو بڑی شان کی ہے"۔

عالم ملکوت میں شانِ احمدی کا ظہور

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

(إِنَّ اللّٰهَ تعالى كَتَبَ مَقَادِيْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰاتِ وَالاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ [قال] وَ كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ)[2].

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے ۵۰ ہزار سال قبل مخلوقات کی تقدیریں لکھ دیں اور اُس وقت عرشِ الٰہی پانی پر تھا"۔

اور جو کچھ اُم الکتاب یعنی لوح محفوظ میں لکھا گیا تھا اس میں سے یہ بھی تھا کہ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

امام حاکم نے حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لَمَّا اِقْتَرَفَ اٰدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ يَارَبِّ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَلَّا غَفَرْتَ لِيْ ؛ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ وَ كَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَ لَمْ اَخْلُقْهُ ؛ قَالَ لِاَنَّكَ يَارَبِّ لَمَّا خَلَقْتَنِيْ بِيَدِكَ وَ نَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِكَ رَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَأَيْتُ عَلٰى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّكَ لَمْ تُضِفْ اِلٰى اِسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ فَقَالَ اللّٰهُ تعالٰى: صَدَقْتَ يَا اٰدَمُ لِاَنَّهُ اَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ وَاِذَا سَاَلْتَنِيْ بِحَقِّهِ فَقَدْ

---

2 صحیح مسلم، کتاب القدر، باب حجاج آدم و موسیٰ، ص ۱۲۲۵، رقم ۲۶۵۳: سنن الترمذی، کتاب القدر، باب ۱۸، ص ۴۸۷، رقم ۲۱۵۶: تفسیر الدر المنثور، ج ۸، ص ۱۸۔

Marfat.com

غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ)[3]

ترجمہ:"جب حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو انہوں نے عرض کی: اے میرے ربّ! میں محمد ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرمادے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:اے آدم! تو نے محمد کو کیسے جانا حالانکہ میں نے اسے ابھی (ظاہراً) پیدا ہی نہیں فرمایا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے ربّ! جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور اپنی روح (خاص) مجھ میں پھونکی تو میں نے اپنے سر کو بلند کیا، سو میں نے عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا پایا: "لا الہ الا اللہ محمدٌ رسولُ اللہ" پس میں جان گیا کہ جس نام کو تو نے اپنے نام مبارک کے ساتھ رکھا ہے، وہ بلاشبہ مخلوق میں تیرا محبوب ترین ہے"۔ تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:"اے آدم! تو نے سچ کہا، بے شک وہ میرے نزدیک تمام مخلوقات سے زیادہ محبوب تر ہے اور جبکہ تو نے مجھ سے اس کے وسیلے کے ساتھ سوال کیا ہے، تو میں تجھے بخش دیتا ہوں اور اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا ہی نہ کرتا"۔

---

[3] مستدرک للحاکم، ج ۲، ص ۷۲۲، رقم: ۴۲۸۷۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ج ۵، ص ۴۸۹، الدر المنثور، ج ۱، ص ۱۴۳۔ معجم الصغیر للطبرانی، ج ۲ ص ۸۲۔

Marfat.com

جبکہ امام طبرانی نے اسے روایت کرتے ہوئے اتنے الفاظ کا اضافہ کیا ہے: "وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِك"[4]۔

ترجمہ: "وہ تیری اولاد میں سب سے آخری نبی ہوں گے"۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ

وَكُلَّمَا سَهَى عَنْ ذِكْرِهِ الغَافِلُوْنَ۔

امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں اور امام ابو نعیم اپنی کتاب "دلائل النبوۃ" میں حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الخَلْقِ آخِرَهُمْ فِي البَعْثِ)[5]۔

ترجمہ: "میں تخلیق کے لحاظ سے تمام انبیاء میں اوّل اور بعثت کے اعتبار سے آخری ہوں"۔

نسب محمدی کی شان و پاکیزگی

امام مسلم اپنی صحیح میں سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

4 موجودہ المعجم الصغیر للطبرانی میں یہ الفاظ زائد ہیں: فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا آدَمُ إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَلَوْلَاهُ يَا آدَمُ مَا خَلَقْتُكَ۔

5 دلائل النبوۃ، للامام ابی نعیم، الفصل الاوّل، ص ۴۲، رقم: ۳۔

Marfat.com

(إِنَّ اللهَ اصْطَفَى مِنْ وُلْدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ كِنَانَةَ قُرَيْشاً وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَأَنَا خِيَارٌ مِنْ خِيَارٍ مِنْ خِيَارٍ)[6].

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اولادِ ابراہیم میں سے اسماعیل کو منتخب فرمایااور پھر اولادِ اسماعیل میں سے کنانہ کو منتخب فرمایااوراولادِ کنانہ میں سے قریش کو منتخب فرمایااور پھر اولادِ قریش میں سے بنوہاشم کو اوراولادِ ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایالہٰذامیں بہترین میں سے بہترین لوگوں میں سے ہوں"۔

امام ابو نعیم نے "دلائل النبوۃ" میں حضرت سیدتنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت کیاہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کہتے ہیں:

(قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَرَ رَجُلاً أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَلَمْ أَرَ بَنِي أَبٍ أَفْضَلَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)[7].

---

6 صحیح مسلم، کتاب الفضائل ۴۳، باب فضل نسب النبی ﷺ ۱، ص ۱۰۸۰، رقم ۲۲۷۶، مولف کتاب نے جو الفاظِ حدیث نقل کیے ہیں ہمیں تلاش کے باوجود صحیح مسلم میں وہ الفاظ نہیں مل سکے، صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں: (إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشاً مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ).

7 الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، للامام القاضی عیاض المالکی، ص ۵۱۲، رقم ۳۹۰، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ، للامام ھبۃ اللہ الطبری اللالکائی، ص ۷۵۲، رقم ۱۴۰۲۔

Marfat.com

ترجمہ: "میں نے مشرق و مغرب چھان ڈالے لیکن محمد سے افضل کسی کو نہیں دیکھا اور کسی باپ کی اولاد کو بنو ہاشم سے افضل نہیں دیکھا"[8]۔

پس سیدنا محمد ﷺ تمام مخلوقات میں سے بہترین اور تمام اگلوں اور پچھلوں میں سے برگزیدہ ہیں، آپ باعتبار تخلیق تمام انبیائے کرام سے مقدم اور بہ لحاظ بعثت سب سے آخری ہیں، اللہ تعالی نے آپ ہی پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم فرمایا۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

اللہ تعالی نے اپنی مخلوقات میں سب سے پہلے آپ کے نور کو پیدا فرمایا وہ (نورِ محمدی) حق کا دیدار کرتا رہا اور حق اُسے سراہتا رہا، ازاں بعد (یہ نور) بزرگی والے آباء واجداد کی پشتوں سے پاکیزہ اُمہات کے ارحام میں منتقل ہوتا رہا، اُن پر بہترین دُرود اور پاکیزہ سلام ہوں۔

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قریش اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے یہاں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل نور تھے اور یہ نور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تسبیح بیان کرتا اور ملائکہ کرام بھی ان کی طرح اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تسبیح بیان کرتے تھے)

---

8 یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا (حدائق بخشش)

Marfat.com

(لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ اَهْبَطَنِی فِی صُلْبِهٖ اِلَی الْاَرْضِ وَ حَمَلَنِی فِی صُلْبِ نُوْحٍ فِی السَّفِیْنَةِ وَ قَذَفَ بِی فِی صُلْبِ اِبْرَاهِیْمَ ثُمَّ لَمْ یَزَلِ اللهُ یَنْقُلُنِی مِنَ الْاَصْلَابِ الْکَرِیْمَةِ اِلَی الْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ مُصَفًّی مُهَذَّبًا لَا تَتَشَعَّبُ شُعْبَتَانِ اِلَّا کُنْتُ فِیْ خَیْرِهِمَا حَتّٰی أَخْرَجَنِیْ مِنْ بَیْنِ اَبَوَایَ وَ لَمْ یَلْتَقِیَا عَلٰی سِفَاحٍ قَطُّ فَاَنَا خَیْرُکُمْ نَفْسًا وَ خَیْرُکُمْ اَبًا)[۹].

ترجمہ: "پس جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا تو اس نور کو ان کی پشت میں رکھ کر زمین پر اُتارا (پھر بعد ازاں) نوح کی پشت میں رکھا اور پھر ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں ڈالا۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ مجھے پاکیزہ پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل کرتا رہا، جب کبھی دو گروہ ہوئے تو مجھے ان میں سے بہترین ہی میں رکھا گیا حتیٰ کہ مجھے میرے والدین کے ذریعے پیدا فرمایا جو کبھی بھی بے حیائی میں ملوث نہیں ہوئے لہٰذا میں تم سے ذات اور آباء دونوں کے لحاظ سے بہترین ہوں"۔

امام ابن سعد نے حضرت ہشام بن محمد بن السائب کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

---

۹ المطالب العالیہ لابن حجر، ج۱۷، ص۱۹۵، رقم: ۴۲۰۹، الدر المنثور، ج۷، ص۶۰۷، البدایۃ لابن کثیر، ج۳، ص۳۷۰۔

Marfat.com

(كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ خَمْسَمِائَةِ أُمٍّ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِنَّ سِفَاحًا وَلَا شَيْئًا مِمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ الجَاهِلِيَّةِ)[10].

ترجمہ: "میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی پانچ سو ماؤں[11] کے حالات لکھے ہیں تو میں نے اُن میں سے کسی کو بھی بدکاری یا جاہلیت کی کسی بے حیائی و برائی میں مبتلا نہیں پایا"۔

لہٰذا آپ ﷺ اسی طرح پاکیزہ پشتوں سے ستھرے اَرحام میں منتقل ہوتے اور مختلف بطون میں جلوہ فرما ہوتے رہے حتیٰ کہ یہ منتقلی کا سلسلہ آپ ﷺ کے بزرگی والے دادا عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان تک آن پہنچا۔

یہاں تک کے ناموں پر تمام اہل شان (علمائے کرام) کا اتفاق ہے اور اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضرت عدنان دراصل نبی اللہ اسماعیل بن خلیل اللہ ابراہیم علیہما السلام کی اولاد میں سے ہیں، اختلاف تو صرف اس بات پر ہے کہ

---

10 طبقات ابن سعد، ج۱، ص ۴۲۔ البدایۃ لابن کثیر، ج۳، ص ۲۶۴، المواھب اللدنیہ للقسطلانی، ج۱، ص ۸۶۔

11 اُمّہات النبی: اس میں دادیاں اور نانیاں وغیرہ سب ہی شامل ہیں۔

Marfat.com

حضرت عدنان اور حضرت اسماعیل کے درمیان کتنے آبائے کرام تھے؟[12]

جبین عبد المطلب اور نورِ کونین

پس جب یہ نورِ محمدی حضرت سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو اس نور نے اُن کی پیشانی کو رخشندہ کر دیا جس کی تابانیوں سے انہیں بہت مسرت وشادمانی حاصل ہوئی اور حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ خواہاں ہوئے کہ یہ نورِ انور اِن سے کبھی جدا نہ ہو۔

حتیٰ کہ انہیں خواب میں کہا گیا: اے عبد المطلب! فاطمہ بنت عمرو بن عائذ سے شادی کر لو۔ پس آپ نے شادی کر لی تو اس نور کی منتقلی کا وقت قریب ہو گیا پھر جب ان کی پیشانی سے اس نور کی منتقلی کی گھڑیاں آئیں کہ وہ اپنی زوجہ کے قریب ہوں تو حضرت سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ اپنی عادت کے مطابق شکار کرنے تشریف لے گئے (کچھ دیر بعد) شکار سے واپس لوٹے تو شدید پیاس لگی ہوئی تھی لہٰذا زمزم کے کنوئیں پر گئے اور پانی پیا پھر اپنی زوجہ فاطمہ کی قربت اختیار کی تو وہ جناب سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حاملہ ہو گئیں جو کہ پیدا ہونے والے تمام

---

12 اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا﴾ [الفرقان:۳۸]۔
ترجمہ: "اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: "حضرت عدنان سے حضرت اسماعیل تک تیس آبائے کرام ہوئے جن کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں"۔ (المورد الروی، للامام القاری، ملخصا)۔

Marfat.com

لوگوں میں سے بزرگ تر (محمد مصطفی ﷺ) کے ہونے والے والد تھے، لہٰذا آبائے کرام میں جلوہ فرمارہنے والا یہ نور ان کی زوجہ کی طرف منتقل ہو گیا۔ جب سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو یہی نور ان کی جبین اقدس میں ضوفشاں نظر آیا اور جو بھی ان سے ملاقات کرتا وہ خواہاں ہوتا کہ یہ نور اسے مل جائے۔

سیدنا یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا خونی پیراہن

شام میں موجود علمائے یہود کو اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ نبی خاتم ﷺ کے والد پیدا ہو چکے ہیں کیونکہ ان کے پاس حضرت سیدنا یحییٰ بن زکریا علیہما الصلاۃ والسلام کے خون سے تر ایک سفید جبہ تھا اور یہ وہی جبہ تھا جس میں آپ علیہ السلام کی شہادت ہوئی تھی، ان علمائے یہود نے اپنی کتابوں میں پڑھا تھا کہ جب اس جبہ سے خون اُتر جائے اور یہ سفید ہو جائے تو آگاہ ہو جانا کہ محمد خاتم النبیین ﷺ کے والد پیدا ہو چکے ہیں۔

ان یہودیوں نے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا تاکہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے لیے کوئی سازش کریں دریں اثنا ایک دن انہیں حضرت عبد اللہ تنہا مل گئے تو انہوں نے اُن کے قتل کا ارادہ کیا (اور قتل کرنے کے لیے آگے بڑھے) تو دیکھا کہ ایک گھوڑا ہے جو دنیاوی گھوڑوں سے مشابہت نہیں رکھتا وہ ان پر حملہ آور ہے اور انہیں اس اقدام سے روک رہا ہے۔

Marfat.com

زم زم کا کنواں

حضرت سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ قریش کے سردار، حرم کے بزرگ اور بنو اسماعیل کی قوم میں بڑے مرتبے والے تھے ایک مرتبہ ان کے خواب میں کوئی آیا اور انہیں زم زم کا کنواں کھودنے کا کہا اور اپنی گفتگو میں اس جگہ کی نشاندہی بھی کردی۔ یہ زم زم کا کنواں ان کے دادا سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا مشرب اور سیدنا جبرائیل امین کا کھودا ہوا گڑھا ہے۔ اسے (قبیلہ) جرہم والوں نے بند کر دیا تھا اور پانچ سو سال سے اس کے آثار بھی مٹ چکے تھے[13]۔

جب خزاعہ والوں کو بیت الحرام کی تولیت ملی تو ایک روز حضرت سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حارث کو ساتھ لیا اور اسے کھودنا شروع کیا، اس زمانے میں کوئی دوسرا شریک نہیں تھا، انہوں نے تین دن تک کھدائی کی تو چاہِ زم زم کا کنارہ نظر آنے لگا پس انہوں نے اپنے ربّ منان کی تکبیر کہی اور فرمایا: یہ اسماعیل علیہ السلام کی منڈیر ہے، اہل قریش نے کہا: ہمیں بھی اس کام میں شریک کرلیں، تو آپ نے فرمایا: میں یہ کام از خود نہیں کر رہا یہ سعادت تو لوگوں سے الگ چن کر مخصوص کی گئی ہے، لہٰذا لوگوں نے حضرت عبد المطلب اور چاہِ

---

13 امام قسطلانی لکھتے ہیں: زم زم کے کنویں کو قبیلہ جرہم کے ایک شخص عمرو بن حارث نے اپنی قوم کے ساتھ مل کر بند کیا تھا، مواہب لدنیہ للقسطلانی ۱/۷۰۔

Marfat.com

زم زم کے مابین حائل ہونے سے گریز کیا[14] تو انہوں نے یہ کنواں (دوبارہ) کھود لیا اور اس میں سے خانہ کعبہ کے زیورات اور طلائی سامان بھی نکال لیا۔

سیدنا عبد المطلب کی منّت

حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اس وقت نذر (منت) مانی تھی جبکہ انہیں اس کھدائی میں کوئی شریک کار نہیں مل رہا تھا کہ اگر ان کے دس بیٹے ہوئے تو ان میں سے ایک کو قربان کریں گے، لہٰذا دس کی تعداد حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ پر مکمل ہوئی، تو انہوں نے اپنی نذر پوری کرنے کا ارادہ کیا کہ اب وہ ان دس میں سے کسی ایک کو قربان کریں گے، تو انہوں نے بیت الحرام کے صحن میں (تمام بیٹوں کے ناموں کا) قرعہ ڈالا، تو انہیں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا نام بھی تھا۔

جبکہ حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ یہ چاہتے تھے کہ ان کے نام کا قرعہ نہ نکلے کیونکہ انہیں آپ سے بہت محبت تھی، لیکن قرعہ انہیں کے نام پر نکلا تو آپ نے انہیں پکڑا اور اسی وقت قربان کرنے کا عزم کیا لیکن اہلیانِ قریش نے انہیں

---

14 امام ملا علی القاری "المورد الروی" میں امام قسطلانی کے حوالے سے لکھتے ہیں: قریش آڑے آئے اور انہیں کنواں کھودنے سے منع کیا بلکہ بیوقوفوں کے ذریعہ تکالیف بھی پہنچائیں، مواہب لدنیہ للقسطلانی، ۱/۱۷۰۔

Marfat.com

منع کیا اور کہا: اگر آپ نے ایسا کر دیا تو عرب بھی آئندہ اس میں آپ کی پیروی کریں گے لہٰذا آپ ہر قرعہ کے بدلے میں دس اونٹوں کو شامل کریں، پس اب کی مرتبہ قرعہ حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور دیت کی مقدار اونٹوں پر ڈالیں اور دیت کی مقدار اس وقت دس اونٹ تھی، پس اگر دوبارہ ان کے نام پر قرعہ نکلے تو دس مزید بڑھا دیں یوں ہی کرتے رہیں حتی کہ قرعہ اونٹوں کے نام پر جا نکلے تو آپ جان لیں کہ اس فدیہ کو قبول کر لیا گیا ہے۔

لہٰذا حضرت سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا اور بار بار قرعہ ڈالتے رہے اور یکے بعد دیگرے دس دس اونٹوں کی زیادتی کرتے رہے کیونکہ ہر بار قرعہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہی کے نام کا نکل رہا تھا لیکن جب سو کی تعداد مکمل ہو گئی تو قرعہ اونٹوں کے نام پر نکلا حضرت سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ (صرف ایک بار ہی پر مطمئن نہ ہوئے بلکہ) قرعہ کو تین مرتبہ مزید ڈالا گیا تب بھی ہر بار اونٹوں ہی کا نام آیا جس میں ان کی جانب اشارہ تھا تو آپ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے انہیں نحر کیا اور اللہ تعالیٰ کے حبیب و خلیل کے اُس نور کو اِن کی پیشانی میں ہی دمکتا ہوا رہنے دیا۔

قریش کی خواتین اور نورِ محمدی

قریش کی خواتین اس نور کو تکتیں اور اسے لینے کی خواہش مند تھیں، فرشتے انہیں (سیدنا عبد اللہ کو) نظر آتے جو انہیں مبارک باد دیتے تھے، پس جب

Marfat.com

حضرت سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے ان کے نکاح کا ارادہ کیا تو اسی اثنا میں ورقہ ابن نوفل کی بہن رقیہ[15] ان کے پاس سے گزریں تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگیں: میری طرف آؤ، میں تمہیں اُتنے اونٹ دوں گی جتنے تمہاری طرف سے نحر کیے گئے تھے، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

أَمَّا الحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُوْنَهُ وَالحِلُّ لَاحِلَّ فَاسْتَبِيْنَهُ
فَكَيْفَ بِالأَمْرِ الَّذِي تَبْغِيْنَهُ يُحْمِي الكَرِيْمُ عِرْضَهُ وَ دِيْنَهُ

ترجمہ: حرام کام کرنے سے تو مر جانا بہتر ہے اور حلال کام جائز ہے لیکن واضح ہو جائے کہ یہ کام حلال نہیں ہے، پس تم مجھ سے جو کچھ چاہتی ہو (وہ ہو نہیں سکتا سن لو) ایک کریم و شریف شخص اپنی دین و عزت کو سنبھال کر رکھتا ہے۔

پھر آپ اپنے والد گرامی کے ساتھ وہب بن عبد مناف کے پاس تشریف لے گئے جو کہ بزرگی و عفت والی سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے والد تھے اور وہب نے شام کے یہودیوں کی حضرت عبد اللہ کو قتل کرنے کی متفقہ سازش بھی ملاحظہ کی تھی اور اُن گھوڑوں کو بھی دیکھا تھا جنہوں نے انہیں اس اقدام سے روکا تھا اور وہ ان (دنیاوی) گھوڑوں کے مشابہ نہیں تھے۔

---

15 امام ابن سعد نے اپنی "طبقات" ۱/۷٦ میں اس عورت کا نام فَاطِمَةُ بِنْتِ مُرٍّ خَثْعَمِيَّة لکھا ہے جبکہ امام صالحی نے "سبل الہدی والرشاد" ۱/۳۹۲ میں اسے یہودیوں کے قبیلے -تبالہ- کی خاتون بیان کیا ہے، ممکن ہے ورقہ بن نوفل کی بہن رقیہ کا واقعہ اس کے علاوہ ہو۔

Marfat.com

نکاح سیدنا عبداللہ و سیدہ آمنہ

تو انہیں بھی آرزو ہوئی کہ (اپنی بیٹی) آمنہ کا نکاح ان سے کر دیں، اس وقت حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا قریش کی بہترین عورتوں میں سے تھیں لہٰذا انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تو حضرت آمنہ کی شادی کر دی گئی اور یہ شادی خیر و برکت کے ظہور کا سبب بنی۔

پس جب حضرت آمنہ کی طرف اس نورِ حبیب وہادی ﷺ کی منتقلی اور جلوہ فرما ہونے کا لمحہ قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے جنت کے خازن رضوان کو حکم فرمایا کہ وہ فردوس کے دروازے کھول دے اور آسمان و زمین میں ندا کر دے کہ وہ نور جس کے سبب تمام بھلائیوں کا ظہور ہوا ہے، اب اس زمانے میں آغوشِ آمنہ میں سمانے والا ہے لیکن اس کی برکتیں ساری کائنات میں پھیلیں گی۔

پس حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ (اپنی زوجہ) سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور تسکین پائی لہٰذا یہ بقعہ انوار اُن کی جانب منتقل ہو کر وہاں ضوفشاں ہونے لگا تو یوں آپ حبیب و شفیع ﷺ کے وجود سے حاملہ ہو گئیں، یہ معاملہ پیر کے دن، یا رجب المرجب کے پہلے جمعہ کو مکہ مکرمہ میں شعب ابی طالب میں ہوا جبکہ ایک قول کے مطابق منیٰ میں جمرہ وسطیٰ کے قریب ایام تشریق میں ہوا۔

Marfat.com

والد ماجد کی وفات

جب حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک بیس سال تھی تو آپ کے والد گرامی نے قریش کے تاجروں کے ہمراہ آپ کو شام کے سفر پر روانہ کیا تاکہ کچھ خوردنی اشیاء (مالِ تجارت کے ذریعہ) لائیں، آپ شام سے واپسی پر مدینہ منورہ میں بیمار ہو گئے تو آپ کو والد گرامی کے رشتہ داروں میں سے بنی عدی بن نجار کے یہاں چھوڑ دیا گیا پھر (اس مرض میں آپ کا) وصال ہو گیا اور نیکوکاروں کے شہر طیبہ میں "دار نابغہ" میں تدفین ہوئی۔

صحیح قول کے مطابق اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کے بطن ہی میں تھے اور یہ نہایت درجہ کی یتیمی اور مراتب عظیمہ کا پیش خیمہ تھا پس فرشتوں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے ہمارے ربّ! تیرا نبی باپ سے محروم ہو گیا ہے اب اس کا محافظ و مربی کوئی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اس کا ولی، مددگار، مربی، معین اور کفایت کرنے والا ہوں۔

جب حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو وفات کی خبر موصول ہوئی تو آپ نے یہ مرثیہ کہا:

عَفَى جَانِبُ البَطْحَاءِ مِن ابْنِ هَاشِمٍ وَجَاوَرَ لَحْداً خَارِجاً فِي الغَمَاغِمِ
دَعَتْهُ المَنَايَا بَغْتَةً فَأَجَابَهَا وَمَا تَرَكَتْ فِي النَّاسِ مِثْلَ ابْنِ هَاشِمٍ
فَإِنْ تَكُ غَالَتْهُ المَنَايَا وَ رَيْبُهَا فَقَدْ كَانَ مِعْطَاءً كَثِيْرَ التَّرَاحُمِ

Marfat.com

ترجمہ: بطحاء کی وادی نے ہاشم کی اولاد کو اپنے اندر چھپالیا اور بادلوں سے پَرے اس کی لحد بنائی گئی، انہیں موت نے اچانک آواز دی تو یہ سب کچھ چھوڑ کر چلے گئے، لیکن انہوں نے آل ہاشم میں اپنی مثل کوئی نہیں چھوڑا، اگرچہ موت نے تمہیں اچانک پکڑ لیا لیکن تمہاری سخاوت اور رحمدلی کی عادات (کے نقوش تو ہمیشہ باقی) رہنے والے ہیں۔

آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پس جب نبوت کے چاند کی چاندنی کرنے اور ایمان وہدایت کے سورج کے چمکنے کا وقت آیا تو آسمانوں اور زمینوں میں خوشخبریاں دی گئیں اور کائنات کے طول وعرض میں بھلائیاں عام کردی گئیں، قریش کو شدید تنگی کے بعد فراوانی ملی اور پے در پے نعمتوں کی مکمل بارش میسر آئی، کہانت اُٹھالی گئی اور اس کے ساتھ پیش گوئی کرنے والے نامراد ہوئے۔

حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

"مجھے محسوس ہی نہیں ہوا کہ میں حاملہ ہوں اور نہ ہی حمل کی کوئی تکلیف پائی البتہ میرا حیض منقطع ہوگیا تھا اور مجھے سوتے جاگتے ہوئے یہ صدا سنائی دیتی تھی: تم لوگوں کے سردار اور اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہو"۔

جب ان کی پیدائش ہوئی اور یہ زمین پر تشریف لائے تو میں نے کہا: میں انہیں ہر حاسد کے شر سے واحد (جل جلالہ) کی پناہ میں دیتی ہوں۔

پیدائش کی وقت کی ایک کرامت ونشانی یہ ظاہر ہوئی کہ ان کے ساتھ ہی ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے، ان کا نام محمد رکھا گیا، کیونکہ تورات وانجیل میں انہیں احمد کہا گیا اور قرآن مجید میں محمد مذکور ہوا کہ اہل ارض وسماان کی تعریف کریں گے۔

پھر فرشتے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر نازل ہوئے، اسے گھیر لیا، تسبیح وتقدیس اور تکبیر وتہلیل کہنے لگے تب حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا نے حبیب کریم محمد عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَاَتَمُّ التَّسْلِيْمِ کو جنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سکون وطمانیت اور پاکیزہ وطیب تشریف لائے اور آتے ہی گھٹنوں کے بل جھکے اور سر اقدس کو آسمان کی جانب بلند کر لیا، آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے پاک وصاف پیدا ہوئے کہ زچگی کی کوئی آلائش نہ تھی، ناف بریدہ تھے اور سفید رنگ کی مہر ختم نبوت لگی ہوئی تھی، انگشت ہائے مبارکہ بند تھی صرف شہادت کی انگلی کھلی ہوئی تھی جس سے تسبیح کا اشارہ کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا نور برآمد ہوا جس نے مشرق ومغرب کو منور کر دیا، اسی روشنی میں آپ کی والدہ نے سر کی آنکھوں سے بُصریٰ کے محلات ملاحظہ کیے[16] یہ سارا معاملہ

---

16 صحیح ابن حبان، مستدرک للحاکم اور مسند احمد میں حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي اُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ
=

Marfat.com

عظمت والے شہر مکہ مکرمہ میں اس مکان میں ہوا جسے اب مولد النبی[17] کے نام سے جانا جاتا ہے، بعد ازاں رشید کی والدہ خَیزُرَان نے اسے اپنا مسکن بنالیا تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ ۱۲/ ربیع الاوّل پیر کے روز صبح کے وقت پیدا ہوئے، یہی قول زیادہ صحیح ہے، بعض حضرات نے کہا: ۸/ ربیع الاوّل جمعہ کے

=

النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِأَوَّلِ ذٰلِكَ دَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَبُشْرٰى أَخِيْ عِيْسٰى قَوْمَهُ وَ رُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِيْ رَأَتْ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا حِيْنَ وَضَعَتْ نُوْرٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ. ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے نزدیک اُم الکتاب میں خاتم النبیین لکھا گیا تھا حالانکہ آدم اپنے خمیر میں گوندھے پڑے تھے اور میں تمہیں بتاتا ہوں، میں دعائے ابراہیمی ہوں اور اپنے بھائی عیسیٰ کی وہ بشارت ہوں جو انہوں نے اپنی قوم کو دی اور اپنی ماں کا وہ حسین خواب ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ اُن میں سے ایک نور نکل کر چمکا جس سے اُن کے لیے شام کے محلات روشن ہوگئے۔

مستدرک للحاکم، ج۵۰۷ /۲، رقم ۴۲۳۴: مسند احمد، ج۲۷۹ /۴، ۲۸، رقم ۱۷۱۵۰: دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص۴۸: التاریخ الکبیر للبخاری، ۶۸ /۶، رقم۱۷۳۶: دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱۳۰ /۶: صحیح ابن حبان، ۱۴: /۳۱۳، رقم ۶۴۰۴

17 یہ امام نورالدین سمہودی کی زمانے کی بات ہے، ماضی قریب میں نجدی جارحیت و بربریت کی وجہ سے جہاں دیگر بہت سے آثار نبویہ متاثر ہوئے، وہیں اس مکان کو بھی لائبریری میں تبدیل کر دیا گیا ہے تاکہ وہاں اہل محبت کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری نہ رہ سکے۔

Marfat.com

روز اور بعض نے کہا: ۲/ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے، جبکہ ۳/ ربیع الاوّل، ۱۰/ ربیع الاوّل، رمضان المبارک وغیرہ کے اقوال بھی بیان کیے گیے ہیں۔

اہل علم حضرات کے نزدیک صحیح قول کے مطابق آپ ﷺ کے حمل میں جلوہ فرما رہنے کی مدت نو مہینے تھی، آپ ﷺ کی پیدائش یوم الفیل کے واقعے کے پچاس دن بعد ہوئی جبکہ کسریٰ کے بادشاہ نوشیرواں کی حکمرانی تھی[18] اور اس کا عدل مشہور تھا۔ ۵۷۸ عیسوی، ۲۰/ اپریل بمطابق ربیع الاوّل جو کہ تمام فصول و مواسم میں بہتر ہے، ہوئی جیسا کہ علمائے کرام نے بیان کیا ہے۔

---

18 امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

یہ بات جو زبان زد عام ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں عادل بادشاہ کے زمانے میں پیدا ہوا تو اس قول کی کوئی اصل موجود نہیں ہے اور بعض تاریخی شواہد سے بے خبر افراد نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ علمائے کرام کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی پیدائش مکہ مکرمہ میں کسریٰ نوشیرواں عادل کے زمانے میں ہوئی۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے "شعب الایمان" میں لکھا ہے کہ ہمارے شیخ حافظ ابو عبد اللہ اس بات کے باطل ہونے پر نہایت کلام فرماتے تھے جو بعض جہلا نے گھڑ رکھی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں عادل بادشاہ کے زمانے میں پیدا ہوا ہوں یعنی نوشیرواں کے زمانے میں۔ المورد الروی للامام علی القاری، ملخصاً۔

Marfat.com

معجزاتِ ولادت

پیدائش کے وقت بہت سے عجیب و غریب واقعات رونما ہوئے، ایوانِ کسریٰ میں زلزلہ آیا[19] اوراس کے محل کے کچھ کنگرے گر گئے یہ میلاد النبی کے وقت ہونے والی اہم نشانیوں میں سے ایک ہے نیز بت اپنے منہ کے بل گر پڑے ، مجوسی کے آتشکدہ کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے نہیں بجھی تھی وہ بھی یک لخت ٹھنڈی ہو گئی، ساوہ[20] کا چشمہ خشک ہو گیااور سماوہ کی وادی سیر اب ہو گئی۔

علمائے سابقین نے ان کی پیدائش کی نوید سنائی اور علامات ونشانیاں بیان کیں، شیاطین کو آسمانوں پر جانے اور خبریں چوری کرنے سے روک دیا گیا انہیں شہابےمارے جانے لگے، جنات نے ان کی آمد کی صدائیں دیں۔

جس وقت حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو پیدائش کی خبر دی گئی وہ حرم میں تھے یہ خبر سن کر وہ بہت فرحاں ہوئے اور وہ کچھ افراد کے ساتھ (بیت

---

19 امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ "معرفۃ الصحابہ" میں حضرت مخزوم بن ہانی کی اُن کے والد سے روایت ذکر کرتے ہیں اور اُن کی عمر ۱۵۰ سال ہوئی: ایون کسریٰ میں زلزلہ آیا جس سے ایک ہیبت ناک آواز سنائی دی اور ایوان کسریٰ میں دراڑیں پڑ گئیں۔ عیون الاثر لابن سید الناس: ۱/ ۸۳۔

20 "بحیرۃ ساوہ" بہت بڑا تھا حتی کہ اس کا فاصلہ ایک فرسخ سے بھی زیادہ تھا اور یہ عراق عجم میں "ھمدان اور قم" کے درمیان واقع تھا اِس میں کشتیاں چلا کرتی تھیں اور اس کے قرب وجوار کے باشندے مثلاً فرغانہ، رے وغیرہ اس میں سفر کرتے تھے۔

Marfat.com

آمنہ) چلے آئے، حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا نے ان تمام باتوں سے آپ کو آگاہ کیا جو انہوں نے اب تک ملاحظہ کی تھیں یا جو کچھ اس بچہ کے بارے میں انہیں کہا گیا تھا، تمام باتیں سن کر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے خواتین سے فرمایا:

اس بچے کا خیال رکھنا میں امید کرتا ہوں کہ اس کی بلند شان ہو گی، پھر آپ نے انہیں گود میں لیا اور خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور طواف کرتے ہوئے کہنے لگے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ　　هٰذَا الْغُلَامَ الطَّیِّبَ الْاَرْدَانِ

قَدْ سَادَ فِی الْمَهْدِ عَلَی الْغِلْمَانِ　　أُعِیْذُهٗ بِالْبَیْتِ ذِی الْاَرْکَانِ

مِنْ حَاسِدٍ مُضْطَرِبِ الْعَیْنَانِ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے یہ پاکیزہ و مطیب لڑکا عطا کیا ہے، یہ تو گود ہی میں لڑکوں کا سردار ہو گیا، میں اِسے ستونوں والے (یعنی خانہ کعبہ کے رب) کی پناہ میں دیتا ہوں ہر نظر لگانے والے حاسد کی آنکھوں سے [21]۔

نام محمد ﷺ

آپ ﷺ کے دادا نے پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کیا اور اپنی قوم کے بزرگوں کو دعوت پر مدعو کیا جب وہ لوگ کھا کر فارغ ہو چکے تو انہوں

---

21 طبقات ابن سعد: ج:۱ ص: ۸۳: الروض الانف: ج:۲: ص: ۱۵۷۔

Marfat.com

نے کہا: اے عبد المطلب! اس بچے کا نام کیا رکھا ہے ؟ آپ نے فرمایا: اے بزرگو ں "محمد" رکھا ہے۔ وہ بولے : تم نے اپنے باپ دادا اور گھر والوں کے ناموں سے بھلا کیوں بے رغبتی کی ہے؟ آپ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ یہ بچہ آسمانوں میں اللہ تعالی کے یہاں قابل تعریف ہو گا اور زمین میں لوگوں کے درمیان پس اللہ تعالی نے اُنکی آرزو کو پورا کر دیا جیسا کہ اُسکے علم ازلی میں موجود تھا۔

رضاعت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے سات دن دودھ پلایا بعد ازاں ثویبہ اسلمیہ جو کہ ابو لہب کی کنیز تھی اس نے دودھ پلایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا (ابولہب) نے اسے آپ کی پیدائش کی خوشخبری دینے پر آزاد کر دیا تھا، اسی لیے روایت میں آیا ہے کہ اس سے ہر پیر کے روز عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔ اسی ثویبہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل آپ کے چچا حمزہ بن عبد المطلب کو بھی دودھ پلایا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو سلمہ بن عبد الاسد کو بھی، تو یہ ان سب کی رضاعی والدہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے مدینہ منورہ سے چادر اور سامان بھیجا کرتے تھے، صحیح قول کے مطابق آپ نے اسلام کی حالت میں وصال فرمایا۔

حلیمہ سعدیہ کی خوش بختی

ان کے بعد حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذویب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا، بیان کیا گیا ہے کہ آپ شدید قحط سالی کے موقع پر (بنی سعد بن بکر کی عورتوں کے

Marfat.com

ساتھ)مکہ مکرمہ تشریف لائیں تاکہ وہاں سے کسی بچے کو دودھ پلانے کے لیے ساتھ لے جائیں تاکہ اس کی اجرت سے کچھ تنگی کے لمحات سہل ہو جائیں، اس سفر میں آپ کے شوہر حارث بن عبدالعزی بھی ہمراہ تھے جنھوں نے اپنی پوری کوشش صرف کرر کھی تھی اوران کے پاس ایک اونٹنی بھی تھی جس میں ایک قطرہ بھی دودھ نہیں تھا، ساری رات آپ کے بچے روتے اور بلبلاتے رہتے تھے لیکن ان کی آغوش میں اتنا دودھ بھی باقی نہ رہا تھا کہ انہیں پلا کر سیراب کر سکتیں۔

آپ فرماتی ہیں: کوئی عورت بھی ایسی نہ رہی تھی جس کے سامنے رسول اللہ ﷺ کو نہ لایا گیا ہو لیکن ہر ایک نے یتیم ہونے کی وجہ سے لینے سے انکار کر دیا تھا[22] اور یہ کہتی تھیں: ہمیں بچے کے والد سے جس بھلائی کی امید ہے وہ ماں کی طرف سے نہیں مل سکتی، لہٰذا ہر ایک نے کوئی نہ کوئی بچہ رضاعت کے لیے حاصل کر لیا لیکن مجھے کوئی بھی نہ مل سکا اور میں بغیر بچے کے واپس لوٹنا پسند نہیں کرتی تھی اور تمام تر باتیں ایک طرف لیکن مجھے ان کا روشن چہرہ بہت پسند آیا، لہٰذا میں نے آکر انہیں یعنی نبی کریم ﷺ کو لے لیا۔

22 بلکہ رسول اللہ ﷺ نے خود ہی گویا ان کے پاس جانے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ آپ کی رضاعت کی سعادت ازل ہی میں سیدہ حلیمہ سعدیہ کو عطا کر دی گئی تھی، دُرِ یتیم کی قدر دانی اللہ تعالی نے انہیں کے مقدر میں لکھی تھی اور یہ ایسا فخر ہے جس کے سامنے دنیا و مافیہا کی ہر نعمت کم ہے۔

Marfat.com

جب میں نے واپس کا عزم کیا تو اپنی پستانِ (اقدس) کو انہیں پیش کر دیا تا کہ جو کچھ دودھ ہے وہ پی لیں تو آپ ﷺ نے داہنی پستان سے دودھ نوش فرمایا حتی کہ خوب سیراب ہوگئے پھر میں نے بائیں پستان پیش کی تو آپ ﷺ نے اعراض فرمایا، میں نے وہ اپنے بیٹے کو پلائی تو وہ اسے پی کر سیراب ہو گیا اور مزید نہ پی سکنے کی بنا پر اسے چھوڑ دیا، جب شام ہوئی اور ہم نے کھانے کا ارادہ کیا تو میرے شوہر نے اونٹنی کو دیکھا وہ دودھ سے بھری ہوئی تھی، اس نے دودھ نکالا اور ہم دونوں نے خوب پیا حتی کہ دونوں ہی شکم سیر ہو گئے پھر سوئے تو یہ رات ہمارے اور ہماری اولاد کے لیے خیر و برکت والی گزری، میرے شوہر نے مجھ سے کہا: اے حلیمہ! بیشک تو نے بہت مبارک و بلند شان والا بچہ لیا ہے۔

پھر ہم اپنے شہر کی جانب لوٹے تو میں اپنی سواری کے ساتھ ہمراہیوں پر سبقت لی گئی تو عورتیں ایک دوسرے سے کہنے لگیں: بھلا کیسے تم نے ہمارے قافلے پر سبقت حاصل کر لی حالانکہ آتے وقت تو یہ سواری تمہیں بڑی مشکل سے گرتی پڑتی یہاں لائی تھی لیکن اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ بہت طاقتور و تیز ہو گئی ہے؟ میں نے ان سے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔

ہماری بہت سی بکریاں تھیں جنہیں ہم چرنے کے لیے اپنی زمین میں بھیجا کرتے تھے اور اللہ جانتا ہے کہ ہماری زمین کس قدر بنجر اور ویران تھی لیکن ہماری بکریاں اسی زمین میں چرنے جاتیں اور واپسی پر ان کا دودھ بھرا ہوا ہوتا تھا

Marfat.com

تو ہم جس قدر چاہتے دودھ پی کر سیر اب ہو جایا کرتے تھے لیکن ہمارے علاقے والوں کی بکریوں میں ایک قطرہ بھی دودھ نہیں ہوتا تھا، وہ لوگ چرواہے سے کہا کرتے: ہائے تجھے کیا ہو گیا ہے ہماری بکریاں بھی اسی جگہ چرایا کرو جہاں ابو ذوئب کی بیٹی کی بکریاں چراتے ہو، پس ان کی بکریاں بھی وہیں چرتی جہاں ہماری بکریاں چرا کرتی تھیں لیکن پھر بھی ان کی بکریاں بغیر دودھ کے واپس آتیں جبکہ ہماری بکریاں دودھ سے لبالب ہوتیں ہم جتنا چاہتے ان کا دودھ دوہا کرتے تھے۔

اللہ تعالی کی برکتیں ہم پر نازل ہوتی رہیں اور ہم جانتے تھے کہ یہ سب حضور نبی کریم ﷺ کے طفیل ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ حضور نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک دو سال ہو گئی لیکن آپ ﷺ کے بچپن کی اُٹھان بھی دیگر بچوں سے بالکل جدا تھی، اللہ کی قسم! آپ ﷺ دو سال کی عمر میں بھی نہایت صحت مند و توانا تھے، لہذا ہم انہیں لے کر آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کے پاس واپس لوٹے تو اُن کی آنکھیں انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور انہیں دلی مسرت ہوئیں، ہم آپ ﷺ کی عظیم برکات کے سبب آپ کو واپس نہیں کرنا چاہتے تھے نیز ہمیں شہری ماحول کی وباء کا بھی خوف تھا اسی لیے ہم انہیں اپنے علاقے واپس لے جانے کے خواہاں تھے لہذا (منت وسماجت کے بعد) ہم اپنی خواہش میں کامیاب ہو گئے۔

Marfat.com

آپ ﷺ کے واپس لائے جانے کے دو یا تین مہینے بعد کا واقعہ ہے کہ آپ ﷺ کا رضاعی بھائی جو آپ کے ساتھ کھیل رہا تھا اچانک دوڑتا ہوا ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے قرشی بھائی کی خبر لو کہ اس کے پاس دو شخص آئے جنہوں نے سفید رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے انہوں نے میرے بھائی کو پکڑ کر لٹایا اور اس کا پیٹ چاک کر دیا ہے، یہ سن کر میں اور میرا شوہر بھاگتے ہوئے گئے تو ہم نے آپ ﷺ کو کھڑا ہوا دیکھا لیکن آپ کا رنگ متغیر تھا پس آپ کے رضاعی والد نے آغوش میں لیا اور پوچھا کیا ماجرا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس دو افراد آئے جنہوں نے سفید رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے انہوں نے مجھے پکڑ کر لٹایا اور میرے پیٹ کو چاک کر کے اس میں سے کسی چیز کو نکال کر باہر پھینک دیا اور پھر اسے دوبارہ بند کر دیا جیسا کہ پہلے تھا۔

میرے شوہر نے کہا: میرے ساتھ چلو ہم انہیں اِن کی والدہ کی پاس واپس چھوڑ آتے ہیں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میرے اس بیٹے کو کوئی مصیبت نہ پہنچ جائے لہٰذا ہم انہیں ساتھ لے کر اِن کی والدہ کے پاس لوٹے تو انہوں نے دیکھ کر فرمایا: تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہیں ساتھ لے جانے کے لیے کاوشیں کر رہے تھے اور اب انہیں واپس بھی لے آئے ہو؟ ہم نے کہا: ہمیں ان کے بارے میں مصائب کا اندیشہ ہے تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے بتاؤ کیا ماجرا اور کیا واقعہ ہے؟ پس ہم نے سارے واقعات تفصیل سے ان کے گوش

گزار کر دیے جنہیں سن کر آپ نے فرمایا: کیا تمہیں ان کے بارے میں شیطان کا خوف ہے، ہر گز نہیں، اللہ کی قسم! شیطان کو ان پر کوئی سبیل نہیں ہے کہ بے شک میرے بیٹے کی بڑی شان ہے کیا میں تمہیں ان کے بارے میں کچھ بتاؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں، ضرور بتائیں، پس آپ رضی اللہ عنہا نے جو کچھ (دورانِ حمل اور وقت پیدائش) دیکھا تھا اور جو غیبی صدائیں سنی تھیں وہ بیان کیں، پھر آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگ انہیں میرے پاس ہی چھوڑ دو۔

شق صدر

صحیح مسلم میں حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

(اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَتَاہُ جِبْرِیلُ وَ هُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَہُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّیْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِی طَسْتٍ مِن ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَهُ ثُمَّ اَعَادَہُ فِی مَكَانِهِ وَ جَاءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلَی اُمِّهِ (یَعْنِی ظِئْرَہُ) فَقَالُوا: اِنَّ مُحَمَّداً قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْہُ وَ هُوَ مُنْتَقَعُ اللَّوْنِ. قَالَ اَنَس: وَ قَدْ كُنْتُ اَرَی اَثَرَ ذٰلِكَ الْمَخِیطِ فِی صَدْرِہِ)[23].

---

23 صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ ۴/۷، ص۸۷، رقم ۱۲۶۔

Marfat.com

ترجمہ: "حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جبرائیل امین تشریف لائے، آپ ﷺ اس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے تو انہوں نے آپ ﷺ کو پکڑ کر لٹایا اور سینہ چاک کر کے دل نکالا اور اس میں سے سیاہ رنگت کا کوئی لو تھڑا باہر پھینکا اور کہا: یہ شیطان (کے وار کرنے) کا حصہ تھا، پھر اسے (دل کو) سونے کے طشت میں زم زم کے پانی سے دھویا اور دوبارہ سی دیا، بچے اپنی ماں کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور کہا: محمد قتل ہو گئے ہیں! وہ سب آپکی طرف آئے تو آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کا رنگ اُڑا ہوا تھا"۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس سلائی کا نشان آپ ﷺ کے سینہ اقدس پر دیکھا تھا۔

صحیحین (بخاری و مسلم) میں مذکور ہے کہ معراج کی رات بھی آپ ﷺ کا سینہ اقدس چاک کیا گیا تھا لہذا سینہ چاک کرنے کا واقعہ کئی مرتبہ ہوا ہے[24]۔

---

24 شق صدر کا واقعہ کتنی بار وقوع پذیر ہوا اس میں قدرے اختلاف ہے جمہور علمائے اسلام اسی جانب ہیں کہ تین مرتبہ وقوع ہوا، پہلی مرتبہ سیدہ حلیمہ کے یہاں چار یا پانچ سال کی عمر میں، دوسری مرتبہ اعلان نبوت کے وقت غارِ حراء میں اور تیسری مرتبہ معراج کی رات مکہ مکرمہ میں۔ اہل سنت کے علمائے کرام نے شق صدر کا واقعہ حضور ﷺ کے معجزات میں سے قرار دیتے ہوئے اسے ثابت رکھا ہے جبکہ معتزلہ علی الاعلان اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اس کے وقوع پر اپنے تئیں عقلی اعتراضات کرتے ہیں جن کے جوابات علمائے اسلام نے ذکر کر دیے ہیں اس کی کچھ =

Marfat.com

سیدتنا خدیجہ کی حلیمہ سعدیہ پر سخاوت

حضرت سیدتا حلیمہ رضی اللہ عنہا اس وقت بقید حیات تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تھا تو اسی زمانے میں یہ مکہ مکرمہ تشریف لائی تھیں اور شکایت کر رہی تھی کہ ان کے علاقے میں قحط سالی ہے اور مواشی ہلاک ہو رہے ہیں یہ سن کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کے ساتھ تعاون فرمایا اور انہیں چالیس بکریاں اور ایک اونٹ عنایت فرمایا جنہیں لے کر یہ اپنے علاقے واپس تشریف لے گئیں، پھر یہ اسلام کے زمانے میں واپس تشریف لائیں اور انہوں نے اور ان کے شوہر نے اسلام قبول کر لیا تھا جبکہ ایک قول یہ ہے کہ انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا[25]۔

=

تفصیل ''تفسیر کبیر'' اور ''عمدۃ القاری'' میں بھی مذکور ہے۔

اہل تشیع اس بارے میں بظاہر اختلاف نہیں کرتے لیکن اقرار کرنے سے بھی کتراتے ہیں ان کے مجتہد اعظم مجلسی نے ''بحار الانوار'' میں لکھا ہے: ہم اس کا انکار واثبات کرنے کے بجائے توقف کرتے ہیں لیکن ہمارے شیعہ علماء نے اس واقعہ پر اعتراضات کیے ہیں، ۶۱ / ۴۰۱، دور جدید کے کچھ نام نہاد محقق بھی انہی کی پیروکاری میں شامل دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ تعالی ہمیں سواد اعظم کی موافقت اور اسی پر موت نصیب فرمائے۔

25 الحمد للہ ہمیں اپنے جمہور علمائے اسلام کی اتباع کی بدولت صرف یقین ہی نہیں بلکہ یقین کامل واکمل ہے کہ محبوب دوعالم ﷺ کے والدین کریمین اور آپ ﷺ کی رضاعی والدہ اور والد

=

رضاعی بہن کی آمد اور مصطفیٰ کریم ﷺ کی محبت

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے رضاعی بہن بھائیوں میں عبد اللہ، اُنیسہ اور شیماء شامل ہیں، سیدہ حلیمہ کے شوہر حارث بن عبد العزی جن سے آپ کی اولاد ہوئی یہ قبیلہ ہوازن سے تعلق رکھتے تھے اور اسی رضاعت کے سبب رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ہوازن کے چھ ہزار قیدیوں کو واپس کر دیا تھا انہیں قیدیوں میں آپ ﷺ کی رضاعی بہن شیماء بھی شامل تھیں جب جنگ حنین کے موقع پر یہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان کے لیے چادر بچھائی اور انہیں اس پر بٹھایا اور ارشاد فرمایا:

اگر تمہیں پسند ہو تو میرے پاس ہی تکریم سے رہو اور اگر چاہو تو اپنی قوم کے ساتھ واپس چلی جاؤ، تو آپ نے قوم کے ساتھ جانے کے لیے عرض کی لہٰذا آپ ﷺ نے انہیں کافی سامان دیا اور تکریم کے ساتھ رخصت فرمایا۔

=

وغیرہ سب ہی دولت ایمان سے مشرف ہوئے تھے، اسی لیے ہم نے ترجمہ میں جابجا ان حضرات کے اسمائے گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہا اور رضی اللہ عنہ وغیرہ لکھا ہے۔ امام الحدیث سیدنا جلال الدین سیوطی نے ایمانِ والدین پر گیارہ کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن میں اس موضوع پر بہترین مواد یکجا کر دیا ہے، ہم نے اپنی دیگر کتب میں کئی جگہ اس حوالے سے کلام کیا ہے لہٰذا یہاں تفصیلی دلائل کے اعادے کی حاجت نہیں۔ اعجاز

Marfat.com

والدہ کے ساتھ مدینہ منورہ کا سفر

آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کے زمانے میں اوران کے وصال کے بعد بھی سیدہ اُم ایمن برکتِ حبشیہ [26] نے آپ ﷺ کی پرورش کی خدمت سرانجام دی اور یہ آپ ﷺ کے والد ماجد کی کنیز تھیں۔ جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چھ سال تھی تو آپ ﷺ کی والدہ آپ کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ حضور کے ننھیال [27] بنی عدی بن نجار سے ملانے لائیں یہاں انہوں نے ایک مہینہ قیام فرمایااور پھر بیت الحرام کے ارادے سے واپس ہوئیں تو راستے میں ابواء کے مقام پر انہیں بخار لاحق ہوا جس سے غشی طاری ہو گئی پھر جب کچھ دیر بعد افاقہ ہواتو آپ ﷺ کو دیکھ کر رونے لگیں اور یہ اشعار پڑھے [28]:

---

26 حضور نبی کریم ﷺ انہیں فرماتے تھے: أَنْتِ أُمِّيْ بَعْدَ أُمِّيْ. ترجمہ: "آپ میری والدہ کے بعد ان کی جگہ ہیں"۔ مواہب اللدنیہ، المقصد الاول، ج۱/۹۷، دارالکتب العلمیۃ۔

27 جس ننھیال کی طرف اشارہ کیا گیا، وہ یوں ہے کہ ہاشم بن عبد مناف نے مدینہ منورہ میں سلمٰی بنت عمرو بنی نجار سے شادی کر لی تھی اور ان سے عبد المطلب رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

28 امام صالحی نے "سبل الہدی والرشاد" ۲/۱۵۱ پر اس میں سے آٹھ اشعار ذکر کیے ہیں جن کے الفاظ میں اس کی نسبت زیادہ صحت و معنویت ہے، یہاں جو الفاظ ذکر کیے گئے ہیں وہ قدرے سقیم لفظی و معنوی حیثیت کے حامل ہیں، بایں ہمہ ہم نے مفہومی ترجمہ لکھ دیا ہے تفصیل کے لیے دلائل النبوہ اور سبل الہدی والرشاد کی جانب مراجعت فرمائیں۔

Marfat.com

بَارَكَ رَبِّي فِيكَ مِنْ غُلَامٍ ... يَا ابْنَ الَّذِي فُودِيَ مِنَ الحِمَامِ
يَا بْنَ الَّذِي مِنْ حَوْمَةِ الحِمَامِ ... فُدَى غَدَاةَ الضَّرْبِ بِالسِّهَامِ
إِنْ صَحَّ مَا رَأَيْتُ فِي مَنَامِي ... فَأَنْتَ مَبْعُوثٌ إِلَى الأَنَامِ

ترجمہ: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے کہ تو اس کا بیٹا ہے جس پر موت بھی فدا ہوگئی تھی، تم اس کے بیٹے ہو جس پر پانسو کے فال فدیہ بنا کر ڈالے گئے اور موت کی وادی سے انہیں نکال لیا گیا جو کچھ میں نے تیرے بارے میں اب تک خوابوں میں دیکھا ہے اگر وہ صحیح ہے تو تمہیں لوگوں کی طرف (رسول بناکر) مبعوث کیا جائے گا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: "ہر زندہ کو مرنا اور ہر نئے کو بوسیدہ ہونا ہے، ہر کثرت مٹنے والی ہے اور میں بھی مرنے والی ہوں لیکن ان کا چرچہ باقی رہے گا، بیشک میں نے تمہیں ستھرا پیدا کیا اور تمہیں سراپا ذکر چھوڑے جارہی ہوں"، اس کے بعد آپ کا وصال ہوگیا۔

لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُم ایمن کے ساتھ مکہ مکرمہ واپس تشریف لائے جب لوٹے تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینہ سے لگا کر رونے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیار کیا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیشہ ایسی ہی تعظیم وشفقت کو مظاہرہ فرماتے اور ہر لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فوقیت دیتے تھے، آپ فرمایا کرتے تھے: بیشک میرے اس بیٹے کی بڑی شان، رفعت اور مرتبہ ہے۔

Marfat.com

دادا کا وصال اور چچا کا پرورش کرنا

جب آپ ﷺ کی عمر مبارک آٹھ سال ہوئی تو آپ کے مددگار و شفیق دادا بھی وصال فرما گئے اس وقت ان کی عمر مبارک ایک سو بیس (۱۲۰) سال تھی، کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ ان کے جنازہ کے ہمراہ روتے جاتے تھے حتی کہ انہیں مقام "حجون" میں دفن کیا گیا۔ دادا کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی پرورش آپ کے شفیق چچا حضرت ابو طالب نے کی، کیونکہ انہیں آپ کے دادا بطورِ خاص آپ ﷺ کی کفالت کرنے کی وصیت فرما گئے تھے۔

تجارتی سفر

جب آپ ﷺ کی عمر مبارک بارہ سال ہوئی اور ایک قول کے مطابق بارہ سال دو مہینے اور دس دن ہوئی تو آپ ﷺ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ شام کے تجارتی قافلے میں شریک ہوئے، اس سفر میں بصریٰ پہنچے تو بحیرا راہب نے انہیں دیکھتے ہی ان تمام نشانیوں کے ذریعے پہچان لیا، جو اس نے اپنی کتابوں میں پڑھی تھیں، لہٰذا وہ آیا اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا:

"یہ کائنات کے سردار اور اللہ کے رسول ہیں جنہیں رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث کیا جائے گا"۔

لوگوں نے اس سے استفسار کیا، تم نے یہ کیسے جانا؟ اس نے کہا: جب تم لوگ اس طرف آرہے تھے تو ان درختوں اور پتھروں نے سجدہ کیا تھا اور یہ دونوں چیزیں نبی مختار کے علاوہ کسی کو سجدہ نہیں کرتیں۔

راہب نے حضرت ابو طالب سے ان کے بارے میں مزید دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ میرا بھتیجا ہے، راہب نے کہا: کیا تم ان سے محبت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، تو راہب نے کہا: اگر تم انہیں ساتھ لے کر شام گئے تو یہودی انہیں قتل کر دیں گے، یہ سن کر حضرت ابو طالب گھبرا گئے اور انہوں نے چند نوجوانوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس مدینہ منورہ بھیج دیا۔

سیدہ خدیجہ کا مال تجارت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کا دوسرا سفر پچیس سال کی عمر مبارک میں حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ کے ساتھ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا مال تجارت لے کر روانہ ہوئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بصریٰ کے مقام پر پہنچے تو نسطورا راہب کے مسکن کے قریب ایک درخت کے پاس قیام فرمایا تو نسطورا راہب نے یہ دیکھ کر کہا: اس درخت کے نیچے سوائے نبی کے کسی نے قیام نہیں کیا۔ پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں موجود سرخی کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے، تب اس نے کہا: یہ کبھی ختم نہیں ہوگی کیونکہ آپ نبی بلکہ آخری نبی ہیں۔

Marfat.com

بعد ازاں آپ ﷺ نے تجارتی اموال فروخت کیے اور بہت نفع حاصل کیا اور واپس لوٹے تو سخت گرمی کے عالم میں بھی فرشتوں نے آپ کو سایہ فگن تھے جبکہ میسرہ گرمی سے بے حال تھے، جب اسی عالم میں آپ ﷺ مکہ مکرمہ داخل ہوئے تو حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو دیکھا لیا پھر آپ ﷺ نے انہیں نفع کی نوید سنائی اور میسرہ نے اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا اور جو کچھ بصریٰ کے راہب نے کہا تھا وہ سب بتایا تو آپ رضی اللہ عنہا نے اسی وقت آپ ﷺ سے شادی کا ارادہ کیا اور انہیں دنوں میں آپ کی شادی ہوگئی اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی تمام اولادِ کرام انہیں کے بطنِ اقدس سے ہوئی سوائے حضرت ابراہیم کے کہ وہ سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جب تک بقید حیات رہیں آپ ﷺ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں فرمایا، آپ ﷺ اکثر اوقات انہیں یاد کرکے فرماتے تھے کہ خدیجہ تو ایسی شان والی تھی۔۔۔۔ خدیجہ تو ایسی تھی۔۔۔۔ (وغیرہ)۔

تعمیر خانہ کعبہ اور تنصیب حجر اسود

جب آپ ﷺ کی عمر مبارک پینتیس سال (۳۵) ہوئی تو قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر و مرمت کا ارادہ کیا لہٰذا جب تعمیر کے دوران حجر اسود کی تنصیب کا مرحلہ آیا تو ان میں جھگڑا ہو گیا کہ اسے رکھنے کا کون زیادہ حق دار ہے،

Marfat.com

اس بارے میں جب کافی بحث و مباحثہ ہو چکا اور نوبت قتال تک آ پہنچی تو بالآخر سب کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ جو بھی کل باب بنی شیبہ سے سب سے پہلے داخل ہو گا وہی اس کا فیصلہ کرے گا، چنانچہ دوسرے دن آپ ﷺ ہی سب سے پہلے داخل ہوئے لہٰذا سب نے کہا: اس امین کے فیصلے پر ہم راضی ہیں کیونکہ وہ تمام ہی لوگ آپ ﷺ کو اعلان نبوت سے قبل ہی "امین" کہا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے تمام سرداروں کو بلایا اور زمین پر چادر بچھا کر حجرِ اسود اپنے ہاتھوں سے اس میں رکھ دیا پھر فرمایا: ہر قبیلہ کا سردار اس چادر کا ایک کونہ تھام لے، یوں سب نے مل کر اسے اُٹھایا، جب وہ مقام تنصیب کے پاس آئے اور آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھوں سے نصب کر دیا۔

اعلانِ نبوت ورسالت

جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو رحمت بنا کر کائنات کی جانب مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ کے پاس فرشتوں کے سردار سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام کو بھیجا۔ آپ ﷺ کی وحی کی ابتدا نیک خوابوں سے ہوئی آپ ﷺ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح روشن کی طرح سچا ہو کر پورا ہو جاتا تھا پھر آپ ﷺ کو خلوت نشینی محبوب ہوئی تو غارِ حراء میں خلوت گزیں ہو گئے اور اس میں شب و روز عبادت کرنے لگے حتیٰ کہ حق کا فرستادہ آپ ﷺ پر آیات مبارکہ

Marfat.com

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ ترجمہ: "پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا"۔ [العلق ۹۶: (۱)]

لے کر نازل ہوا اور یہ رمضان المبارک کی سترہویں یا اٹھارویں تاریخ تھی جبکہ بعض نے کہا: ربیع الاوّل کا مہینہ تھا[29]۔

اوّلین اسلام لانے والے خوش نصیب

آپ ﷺ پر سب سے پہلے خواتین میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں جبکہ مردوں میں حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بچوں میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر اس وقت دس سال کے قریب تھی، غلاموں میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اولاً مشرف با ایمان ہوئے۔

ابو طالب کا وصال اور مصائب کا آغاز

اعلانِ نبوت کے دسویں جبکہ بعض کے مطابق آٹھویں سال آپ ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب نے وفات پائی اور ان کے وصال کے تین یا پچھ دن بعد بلکہ ایک قول کے مطابق ان سے پہلے ہی عظیم مناقب کی حامل سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی وصال فرما گئیں تو آپ ﷺ کو ایک بڑی مصیبت کا سامنا ہوا اور کفارِ قریش سے جو ممکن ہو سکا تکالیف دینا شروع کیں کیونکہ حضرت ابو طالب

---

29 محدثین کرام کی روایات کے تناظر میں ۱۷ رمضان المبارک کی تاریخ تھی۔

Marfat.com

نے آپ ﷺ کو محفوظ کیے رکھا اور ہر طرح سے معاونت فراہم کی تھی نیز ان کفار کو ایذا و تکلیف دینے سے باز رکھا ہوا تھا (لیکن آپ کے وصال کے بعد) حضور نبی کریم ﷺ برابر تکالیف و شدائد کا صبر کے ساتھ سامنا کرتے رہے اور اُمت کو ڈرانے اور توحید کی طرف بلانے پر اجر پاتے رہے حتی کہ آپ ﷺ نے طائف کا سفر اختیار کیا اس سفر میں آپ ﷺ کے غلام سیدنا زید بن حارثہ بھی ہمراہ تھے یہ سفر اس لیے تھا تاکہ قبیلہ ثقیف کے لوگوں کو اللہ تعالی کے راستے کی طرف بلائیں لیکن ان لوگوں نے نہایت سنگینی کا مظاہرہ کیا اور ان میں سے اس وقت کوئی بھی سننے اور ماننے کے لیے آمادہ نہیں ہوا لہٰذا آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں امان لے کر تشریف لائے۔

معراجِ نبوی

انہیں دنوں میں جنات کا ایک گروہ حاضر ہوا اور قرآن مجید سنا پھر اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو سیر کرائی اور معراج کی نعمت سے سرفراز فرمایا جس سے خوشی و مسرت میں اضافہ ہوا، معراج کے وقت آپ ﷺ کی عمر اِکیاون (51) سال اور نو مہینے تھی، مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کا یہ سفر اپنے بھائیوں یعنی انبیائے کرام کے ساتھ عبادت کرتے ہوئے مکمل ہوا، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ اور تمام ہی انبیائے کرام پر دُرود نازل فرمائے۔

پھر آپ ﷺ آسمانوں کی جانب تشریف لے گئے تو پہلے آسمان پر سیدنا آدم، دوسرے پر سیدنا یحییٰ اور سیدنا عیسیٰ، تیسرے پر سیدنا یوسف، چوتھے پر سیدنا ادریس، پانچویں پر سیدنا ہارون، چھٹے پر سیدنا موسیٰ اور ساتویں پر سیدنا ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات ہوئی ان میں سے ہر ایک سے ملاقات کرتے وقت آپ ﷺ نے سلام کہا اور سب ہی نے آپ ﷺ کے سلام کا جواب پیش کیا اور ساتھ ہی فرمایا: نبی صالح کو خوش آمدید۔

پھر آپ ﷺ کو مزید اوپر لے جایا گیا حتی کہ سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر تشریف لے گئے جہاں آپ ﷺ نے قلموں کے چلنے کی آوازیں سنیں اور یہ وہ مقام ہے جہاں تک کسی بشر کو رسائی حاصل نہیں ہوئی، یہاں آپ ﷺ کو خواہش سے بالاتر بزرگی بخشی گئی اور اللہ تعالی کی زیارت اور گفتگو کی نعمت سے سرفراز فرمایا گیا۔

آپ ﷺ پر اور آپ کی اُمت پر پانچ نمازوں کو فرض کیا گیا، اس کے بعد آپ ﷺ بیت المقدس واپس تشریف لائے اور جبرائیل بھی آپ کے ہمراہ تھے، جب آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں اپنے بستر پر تشریف لائے تو اس وقت رجب المرجب کی ستائیسویں رات کی گھڑیاں باقی تھیں جبکہ بعض کے مطابق

Marfat.com

سترہ ربیع الاوّل یا رمضان کی رات تھی[30]۔ یہ واقعہ نہایت عظیم اور واضح نشانی وحجت تھا۔

معراج نبوی اور قریش کے سوالات

جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اس واقعہ سے مطلع فرمایا، لیکن انہوں نے اسے جھٹلا دیا اور کہنے لگے کہ جو کچھ آپ نے بیت المقدس میں دیکھا بھلا اس کی نشانیاں تو بیان کریں؟ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نشانیاں بتانے لگے تو دورانِ کلام کچھ اشیاء کے بارے میں تفصیلات کی بابت پردہ رہا تب اللہ تعالی نے سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ وہ مسجد اقصیٰ کو دار عقیل کے پاس حاضر کر دیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آنکھوں سے ان کی پوچھی گئی نشانیاں بیان کر دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پوچھے گئے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے ،نیز انہوں نے شام سے آنے والے اونٹوں کے بارے میں پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وہ بدھ کے دن تک آجائے گا،جب بدھ کا دن ہوا اور سورج غروب ہونے کے قریب ہی تھا اور وہ قافلہ ابھی تک نہیں پہنچا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے دعا مانگی کہ اس سورج کو غروب ہونے سے روک دیا جائے (تاآنکہ وہ

30 جمہور علمائے کرام نے ۲۷ رجب المرجب ہی کو صحیح قرار دیا ہے۔

Marfat.com

قافلہ نہ آن پہنچے) پس اسے غروب ہونے سے روک دیا گیا اور وہ قافلہ آ گیا لہٰذا وہ آپ ﷺ کی سچائی کو جان گئے لیکن بایں ہمہ اسلام نہیں لائے۔

دعوت و تبلیغ

آپ ﷺ نے بنفس نفیس قبائل کو (توحید و رسالت اور اپنی) نبوت کے بارے میں روشن دلائل و نشانیوں کے ساتھ دعوت دی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اوس و خزرج جیسے قدیم دشمنوں کو (آپ ﷺ کی دعوت کے طفیل) نرم کر دیا تاکہ وہ ان کی ذات کے لیے محافظ بنیں اور یہ ان لوگوں کو مضبوطی فراہم کریں پس انہوں (اوس و خزرج کے افراد) نے ہجرت پر بیعت کی اور یہ کہ جس طرح وہ اپنے گھر والوں سے تکالیف کو دور رکھتے ہیں ایسے ہی آپ ﷺ سے تکالیف کو دور رکھیں گے، لہٰذا آپ ﷺ نے اس کے بعد مکہ مکرمہ سے سفر ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا، اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک ترپن (۵۳) سال تھی اور اعلانِ نبوت کو تیرہ برس گزر چکے تھے۔

ہجرتِ مدینہ کا سفر

آپ ﷺ ربیع الاوّل کی پہلی تاریخ کو نکلے تو آپ کے ہمراہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے غلام عامر بن فہیرہ اور عبد اللہ بن اُریقط لیثی تھے اور یہ (عبد اللہ) راستہ بتانے والے تھے۔

Marfat.com

اسی سفر میں آپ ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں غارِ ثور میں تین دن تک پوشیدہ رہے اس دوران (غار کے دہانے پر) مکڑی نے جالا بن دیا اور کبوتری نے آکر انڈے دے دیے نیز اور ابھی بہت سے مشہور واقعات رونما ہوئے بعد ازاں آپ دونوں حضرات غار سے نکلے اور اپنے راستے پر گامزن ہوئے۔

قُدَیْد[31] کے راستے سے ہونے والے اس (ہجرت کے) سفر میں مشہور اور روشن نشانیاں ظاہر ہوئیں، مثلاً سراقہ بن مالک بن جعشم اور خیمہ والی اُمّ معبد کی بکری کے واقعات۔ پھر آپ ﷺ بارہ ربیع الاوّل پیر کے روز مدینہ منورہ تشریف لائے جبکہ بعض اہل علم نے آٹھ ربیع الاوّل بیان کیا ہے لیکن پہلا قول ہی معتمد ہے۔

آپ ﷺ نے داہنی سمت کا انتخاب کیا اور مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں بنی عمرو بن عوف کے پاس قبا میں اُترے اور یہ تمکین و مرتبت کی نیک فال بھی تھی، اہل مدینہ (آپ ﷺ کی آمد پر) اتنے فرحاں و شاداں ہوئے کہ ہجوم کے باعث جگہ تنگ ہونے لگی پھر آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہوئے اور اس کی

---

[31] مکہ مکرمہ کے قریب ایک قدیم جگہ کا نام ہے، تبع جب اہل مدینہ سے جنگ کے بعد یہاں اُترا تو اس نے خیمے لگائے لیکن ہوا نے اس کے خیمے اکھاڑ دیے اسی لیے اسی "قدید" کہا جاتا ہے۔ معجم البلدان للحموی، ۳/۳۱۴۔

مہار کو چھوڑ دیا اور فرمایا: اسے جانے دو کہ اسے حکم دے دیا گیا ہے (کہ کہاں پڑاؤ کرنا ہے) وہ چلی اور آکر آپ ﷺ کے دادا کے ننھیال بنی نجار کے گھروں کے قریب (مستقبل میں بنائے جانے والی) آپ ﷺ کی مسجد کے دروازے مقام پر ٹھہر گئی، آپ ﷺ نے یہیں قیام فرمایا لہٰذا یہ آپ ﷺ کا گھر ہوا اور انصار آپ ﷺ کے پڑوسی ہوئے۔

یہاں قیام فرمانے کے بعد آپ ﷺ نے دین کی اشاعت اور اللہ ربّ العالمین کے پیغام کی تبلیغ میں پوری توانائی صرف کی، جنگی لشکر مہم پر روانہ کیے اور بعض میں خود بھی شرکت فرمائی حتی کہ وہ فتوحات حاصل ہوئیں جن کی تفصیلات سیرت کے ابواب میں مشہور ہیں۔

فتح مکہ اور بتوں کی رسوائی

ہجرت کے آٹھویں سال رمضان میں مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا، بیس رمضان المبارک کو بیت الحرام میں طواف کیا اور دورانِ طواف جب خانہ کعبہ کے گرد نصب تین سو ساٹھ بتوں کے قریب سے گزرے تو ان میں سے ہر ایک کی جانب اپنے تیر جبکہ ایک روایت کے مطابق اپنے ہاتھوں میں موجود چھڑی سے اشارہ کرتے ہوئے فرماتے: جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ [بنی اسرائیل ۱۷: (۸۱)] (ترجمہ: "حق آیا اور باطل مٹ گیا")، تو وہ بُت اپنے منہ کے بل گر جاتا۔

Marfat.com

محمد مصطفیٰ ﷺ کے معجزات

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ہاتھوں کثیر معجزات ونشانیاں ظاہر فرمائیں، آپ ﷺ کو خصائص وکمالات سے نوازا کہ بت آپ ﷺ کے اشارے سے گر پڑے، گوہ اور بھیڑیے نے آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی دی، چاند آپ ﷺ کے لیے دو ٹکڑے ہوا، ہرنی کے دودھ پیتے بچے نے آپ ﷺ سے کلام کیا، آبشاروں کی مثل آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے، آپ ﷺ کے تھوڑے سے کھانے نے جم غفیر کو شکم سیر کردیا، کھجور کا خشک تنا آپ ﷺ کے فراق میں رویا، کھانے نے آپ ﷺ کے سامنے اور کنکریوں نے آپ ﷺ کی مٹھی میں تسبیح بیان کی اور قرآن مجید کی آیات کا معجزہ تو کبھی ختم ہونے والا ہی نہیں (کہ ارشاد ہوتا ہے)

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهِ ؕ [حم السجدة ۴۱: (۴۲)]

ترجمہ: "باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے"۔

خصائص وکمالات کی جھلک

لہٰذا آپ ﷺ کے معجزات وکمالات تو اس قدر ہیں جن کا شمار ممکن نہیں، آپ ﷺ کے محاسن نہایت جمیل اور کثیر تھے اور صفات کریمہ روشن ومنور تھی، آپ ﷺ "محمد" ہیں کہ جن کی خصلتوں کو بہت سراہا گیا

Marfat.com

"احمد" ہے کہ اللہ تعالیٰ کبیر و متعال کی مخلوقات میں سب سے زیادہ تعریف کرنے والے ہیں اور "ماحی" ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے طفیل گمراہی کو ختم فرمانے والا ہے اور "حاشر" ہے کہ روز قیامت انہیں کے قدموں پر لوگ جمع ہوں گے اور "عاقب" یعنی نبیوں میں سب سے آخری ہے، اسی طرح آپ ﷺ کے القاب میں "نبی التوبہ" بھی ہے کہ جس نے بھی ان کے وسیلہ سے توبہ کی وہ آئندہ کے لیے گناہوں سے بچ گیا اور "نبی الرحمہ" ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے طفیل مومن وکافر اور فاسق وفاجر پر بھی رحم فرماتا ہے۔ یہ آپ ﷺ کے مشہور اسمائے مبارکہ میں سے چند ہیں جو معروف کتابوں میں آئے ہیں۔

حسنِ ازل کی تصویر و تنویر

آپ ﷺ تخلیق کے اعتبار سے تمام لوگوں میں کامل، ذات کے لحاظ سے سب میں خوب صورت اور صفات وکمالات میں سب سے افضل تھے۔

معتدل قد و قامت، خوبصورت جسم اقدس، کشادہ پیشانی، بھرا بدن، فربہ خلقت واعضائے شریفہ، سفید و پُرکشش اور تناسب کے قدرے گول وروشن رُخ انور، چہرہ کی تابانی ایسی جیسے چودھویں کا چاند جوبن پر ہو، پیٹ اور سینہ کے سواء پورا جسم اقدس متناسب گوشت سے پُر، کشادہ پیشانی، ابھری ہوئی خوبصورت بینی مبارک، ملی ہوئے اَبرو اقدس اوران کے مابین ایک رگ جو غضب کے لمحے ظاہر ہوتی، سرمگیں آنکھیں، قدرے فراخ دہانہ مبارک، کشادہ

Marfat.com

داندنِ اقدس جو دیکھنے میں بھلے لگتے، خوبصورت گردن، مضبوط کلائیاں، ہتھیلیاں اور قدمین شریفین بھرے ہوئے، دونوں ہاتھوں میں کشادگی اور تناسبی فاصلہ، بلند ٹخنے، فراخ شانے، بلند سینہ، گھنی داڑھی مبارک، گیسوئے اقدس کاندھوں تک دراز، کبھی کبھار سمٹ کر کانوں تک آشکار، نگاہیں آسمان کی جانب بلند ہونے کے بجائے زمین کی طرف جھکی ہوئیں، نہایت سخی، جس نے کسی بھی چیز کا سوال کیا اسے عطا فرمادی اور اس دین کو بھی شمار میں نہ جانا، بُردبار، بہت حیا فرمانے والے ایسی حیا کہ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ، بہادر اور ہر میدان میں صف اوّل میں قائم، مخلوق میں کوئی ان کی مثل بہادر نہیں۔

شجاعت نبوی اور صحابہ کرام

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

جب کبھی جنگ میں شدت آجاتی تو ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ میں پناہ گزیں ہوتے تھے۔

جنگ حنین کے دن جب (لوگوں کو) کچھ لمحے کے لیے پسپائی نظر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے خچر پر سوار تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایڑ لگائی اور مشرک دشمنوں کی جانب بڑھتے گئے اور اپنے نام کی صدا لگاتے گئے:

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ   اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

Marfat.com

ترجمہ: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں[32]۔

(اس جنگ میں) جب بھی آپ ﷺ کے صحابہ کرام آپ کی جانب رجوع کرتے تو باطل ان کے آگے بھاگتا نظر آتا، اللہ تعالیٰ ان کی ذات پر دُرود اور سلام نازل فرمائے۔

اخلاق و کردار

آپ ﷺ نے کبھی بھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا اور نہ غصہ فرمایا بس آپ ﷺ اُسی وقت جلال میں آتے جب اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کو پامال کیا جاتا، آپ ﷺ مساکین سے بہت محبت فرماتے، اہل مرتبت لوگوں کی تکریم کرتے، دین دار افراد کی حوصلہ افزائی فرماتے، جنازوں میں شریک ہوتے، مریضوں کی عیادت فرماتے۔

آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ تواضع فرمانے والے، اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے، روزے رکھنے والے، اُمت کے لیے فکرمند، طویل قیام کرنے والے تھے۔

---

32 صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب من قاد دابۃ غیرہ۔۔ الخ، ص ۵۸۳، رقم ۲۸۶۴: صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب غزوۃ حنین، ص ۸۵۳، رقم ۱۷۷۶، سنن ترمذی، کتاب الجہاد، باب الثبات عند القتال، ص ۳۹۴، رقم ۱۶۸۸، مسند احمد، ۴/ ۳۱۳۰، رقم ۱۸۴۶۸۔

Marfat.com

حجۃ الوداع

آپ ﷺ نے دس سن ہجری میں ستر ہزار جبکہ بعض کے نزدیک ایک لاکھ لوگوں کے ساتھ حج ادا فرمایا اس وقت آپ ﷺ کی سواری پر جو پُرانا پالان رکھا ہوا تھا اس کی قیمت چار درہم تھی اور آپ ﷺ یہ صدا بلند فرما رہے تھے: اے اللہ! اس حج کو ایسا کر دے کہ اس میں کوئی ریا و دِکھاوا نہ ہو، اس حج میں وقوف عرفہ جمعہ کے دن آیا اسی لیے اسے حجۃ الاسلام اور حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس وقت جو صحابہ کرام موجود تھے الوداعی خطاب کرتے ہوئے انہیں رخصت کیا اور فرمایا: جو یہاں پر موجود ہیں عنقریب وہ مجھے دوبارہ نہیں دیکھ پائیں گے۔

آپ ﷺ نے اس سے پہلے بھی دو حج ادا فرمائے تھے، جبکہ بعض کے نزدیک اس سے زیادہ ادا کیے تھے۔ نیز چار عمرے بھی ادا کیے تھے اور آخری عمرہ اسی حج اکبر کے موقع پر ادا فرمایا۔ اسی حج کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے یوم عرفہ کے دن اس وحی کو نازل فرمایا جسے دیکھ کر اُمت مسلمہ کے سُرور و ایمان اور شکر و ایقان میں اضافہ ہوا اور وہ سچا خطاب یہ تھا:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا	ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے

[المائدة ۵: (۳)]　　　　　　اسلام کو دین پسند کیا"۔

رسول کریم ﷺ کی وفات کے وقت اسی آیت کی جانب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اشارہ فرماتے ہوئے روئے اور آپ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمارا دین اگرچہ کامل ہو چکا ہے لیکن اس میں مزید اضافہ فرما دیں کیونکہ اس کے کامل ہونے کے بعد والے نقصان (یعنی آپ ﷺ کے وصال) کو ہم برداشت نہیں کر سکتے، تو آپ ﷺ نے ان کے اس اشارے کی تصدیق فرمائی۔

مرض وصال کا آغاز

آپ ﷺ حج سے مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو کچھ عرصے بعد گیارہ سن ہجری صفر کے آخری بدھ کو جبکہ بعض کے نزدیک صفر کی آخری دو راتیں باقی تھیں کہ مرض کا آغاز ہوا، تکلیف بڑھی اور بخار لاحق ہوا اور اس مرض نے شدت اختیار کر لی اس وقت آپ ﷺ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں قیام فرما تھے تو آپ ﷺ نے تمام ازواج سے اجازت طلب فرمائی کہ علالت کے تمام ایام میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں قیام فرمائیں گے، سب ہی نے اجازت پیش کی، آپ ﷺ بارہ یا چودہ دِنوں تک علیل رہے ان ایام میں صرف تین دن کے علاوہ بقیہ تمام روز آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لاتے رہے۔

ایک روز سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے صبح (تہجد) کی اذان دی اور اطلاع دینے کے لیے کاشانہ اقدس پر حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا:اے بلال!رسول اللہ ﷺ اپنی کیفیت میں مشغول ہیں، پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ دوبارہ مسجد لوٹ آئے پھر صبح (فجر) کی اذان دِی اور دوبارہ کاشانہ اقدس حاضر ہوئے اور عرض کی:اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ! اور نماز کی اطلاع پیش کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:ابو بکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں لہٰذا سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے آگاہ کیا،جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے حبیب کریم ﷺ کی جگہ نماز کے لیے قیام فرما ہوئے اورآپ نہایت نرم دل تھے تو بلند آواز سے رونے لگے پھر بیہوش ہو کر گر پڑے نیز صحابہ کرام بھی اپنے نبی ﷺ کو نہ پانے کی بنا پر زار وقطار رونے لگے حتیٰ کہ یہ آوازیں آپ ﷺ کی بارگاہ تک جا پہنچی تو دریافت فرمایا:یہ کیاماجرا ہے؟عرض کی گئی:یہ مسلمانوں کے رونے کی آوازیں ہے کیونکہ انہوں نے اپنے رسول خاتم النبیین ﷺ کی زیارت نہیں کی ہے۔

پس آپ ﷺ نے وضو و غسل فرمایا تاکہ ان کے پاس تشریف لے جائیں لیکن مرض کی کمزوری نے ایسانہ کرنے دیا جبکہ ایک روایت میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ باہر تشریف لائے انہیں نماز پڑھائی اور دوبارہ اندر چلے گئے۔

زندگی اور وصال کا اختیار

سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: آپ کا ربّ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے :اگر آپ چاہیں تو آپ کو شفایاب اور صحیح کر دیا

Marfat.com

جائے اور اگر چاہیں تو وصال دے کر بخش دیا جائے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ربّ کا معاملہ ہے میرے ساتھ جو چاہے فرمائے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے رفیقِ اعلیٰ کو اختیار کیا۔

ایک نِدا کرنے والے نے صدا دِی: اے نیکوکاروں کے پیشوا، ہم نے تقدیر لکھ دی اور وہ پوری ہوتی ہے اور ہم جو کہتے ہے اسے پورا کرتے ہے:

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۝ ترجمہ: "بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے"۔ [الزمر ۳۹: (۳۰)]

دمِ وصال بھی اُمت کی فکر

آپ ﷺ کی بارگاہ میں جب ملک الموت علیہ السلام حاضر ہوئے تو عرض کی: اللہ تعالی نے مجھے آپ کے پاس یہ حکم دے کر بھیجا ہے کہ آپ مجھے جو بھی حکم دیں اس میں آپ ﷺ کی اطاعت کروں، آپ ﷺ نے دریافت کیا :میرے محبوب جبرائیل کو کہاں چھوڑا ہے ؟انہوں نے عرض کی : آسمانِ دنیاکے فرشتے ان سے تعزیت کر رہے ہیں، اسی اثنا میں جبرائیل علیہ السلام بھی حاضر ہو کر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل !میری زندگی کے لمحات مکمل ہیں اور مجھے میرے ربّ کی جانب سے جس لطف کی بشارت دی گئی ہے (اسے بیان کرو کہ) اب میں بخوشی اپنی جان کو پیش کر رہا ہوں تو سیدنا جبرائیل

Marfat.com

علیہ السلام نے عرض کی: اے اللہ کے حبیب! آسمانوں کے تمام دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور فرشتے صف در صف کھڑے ہاتھوں میں روح وریحان لیے آپ ﷺ پر رنچھاور کرنے کے لیے تیار ہیں، رضوان (خازنِ جنت) شاداں ہے اور آپ ﷺ کی پاکیزہ روح کا منتظر ہے۔

پس آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لائی اور فرمایا: میں نے اس بارے میں دریافت نہیں کیا تھا اے جبرائیل! مجھے خوشخبری دو؟ تو سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: جہنم کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیے گئے ہیں، فردوس بریں کو آراستہ کر دیا گیا ہے، اس کے درخت (ثمر بار ہو کر) لٹک رہے ہیں اور حوریں سج کر آپ ﷺ کی روح اطہر کا انتظار کر رہی ہیں، پس آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لائی اور فرمایا: اے جبرائیل! میں نے اس بارے میں دریافت نہیں کیا تھا، سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: سب سے پہلے آپ کے حشر معاملہ ہو گا، آپ ہی وہ پہلے ہوں گے جو اس کی بارگاہ میں شفاعت کریں گے اور آپ ہی وہ پہلے ہوں گے جن کی شفاعت قبول کی جائے گی اور انہیں اِن کی مراد حاصل ہو گی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میرا سوال اس حوالے سے نہیں تھا اور نہ ہی ان بشارات سے متعلق تھا جنہیں تم نے بیان کیا ہے تو سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: پھر کس بارے میں دریافت فرما رہے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

اے جبرائیل! اپنی اُمت کے بارے میں پوچھ رہا ہوں، ان کی تکالیف، ان کی پریشانی اوران کے رنج والم کے بارے میں دریافت کررہا ہوں، میری اُمت ناتواں ہے لیکن وہ مجھ پر ایمان لائی اوراپنے معاملے کو میرے سپرد کردیا، میری شریعت اوردین وملت کو تسلیم کیا، میری اطاعت واتباع کی، میری اُمت کا انجام کیا ہوگا اوران کے عذاب کا معاملہ کیسا ہوگا؟

سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: اے اللہ کے حبیب! آپ کو خوشخبری ہے کہ اللہ تعالی نے آپ اورآپ ﷺ کی اُمت کے لیے فیصلہ فرمادیا ہے کہ آپ سے پہلے کوئی نبی جنت میں نہیں جائے گا اورآپ کی اُمت سے پہلے کوئی اُمت داخل جنت نہ ہوگی۔ یہ سن کر آپ ﷺ بہت خوش ہوئے پس اللہ تعالی انہیں اپنی شان کے مطابق ہماری اور جمیع امت کی طرف سے بہترین جزاعطا فرمائے۔

پھر سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: اے احمد! اللہ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے اور یہ چاہتا ہے کہ آپ اس کی بارگاہ میں آئیں تاکہ وہ آپ کو (اپنی شان کے مطابق) دیکھے، لہٰذا آپ ﷺ نے ملک الموت علیہ السلام سے فرمایا: تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اُسے پورا کرو، پس جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ پر سلام بھیجا۔

Marfat.com

وصال نبوی

مروی ہے کہ آپ ﷺ نے آخری کلام میں فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور میری عترت کا خیال رکھو۔ جبکہ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے آخری کلام میں فرمایا: نماز کا خیال کرو، نماز کا خیال کرو اور اپنے غلاموں کا دھیان رکھو (یعنی اِن کے معاملات میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو)[33]۔

مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنی انگشتِ (شہادت) کو بلند کیا اور فرمایا: اَلرَّفِیْقُ الاَعْلٰی، پس آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ اس وقت آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر ان کے سینہ اقدس کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، قریب نصف النہار کا وقت، بارہ ربیع الاوّل پیر کا دن تھا جبکہ بعض کے نزدیک ربیع الاوّل کی آٹھویں تاریخ تھی۔

وصال کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) سال تھی جبکہ بعض نے اس سے کچھ اوپر بھی بیان کی ہے، آپ ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک میں صرف بیس کے قریب بال سفید تھے۔

آپ ﷺ کے وصال ظاہری سے بڑے بڑے صحابہ کرام بھی سکتہ میں آ گئے، نہایت عظیم حیرت و مصیبت کا عالم تھا لہٰذا کچھ تو (شدتِ غم سے نڈھال

---

33 سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز ۶، باب مرض رسول اللہ ﷺ ۶۴، ص ۲۸۵، رقم ۱۶۲۵۔

Marfat.com

ہو کر) بیٹھ گئے اور باقی خاموشی کے عالم میں تھے حتیٰ کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ○ ترجمہ: "بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے"۔
[الزمر ۳۹: (۳۰)]

تجہیز و تکفین

ازاں بعد جب آپ ﷺ کی وفات کا یقین ہو چکا تو اہل بیت کرام آپ ﷺ کو غسل دینے کے لیے جمع ہوئے ان میں سیدنا علی، سیدنا ابوالفضل عباس، حضرت عباس کے دو بیٹے سیدنا فضل اور سیدنا قثم، اُسامہ بن زید اور ان کا غلام صالح شامل تھے، سیدنا (ابو لیلیٰ) اوس (بن خولی) انصاری رضی اللہ عنہ نے دروازے کے پیچھے سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو آواز دی، اے علی! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم اور انصاریوں کے رسول اللہ ﷺ سے تعلق کا واسطہ دیتا ہوں مجھے بھی اندر آنے دو، پس آپ نے فرمایا: آجاؤ تو وہ بھی اندر حاضر ہو گئے اور وہاں رہے لیکن انہوں نے غسل کے معاملات میں سے کوئی شئی سرانجام نہیں دی۔

امام ابن ماجہ نے سند جید کے ساتھ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

Marfat.com

إِذَا أَنَا مُتُّ فَاغْسِلُونِي بِسَبْعِ قِرَبٍ مِنْ بِئْرِي بِئْرِ غَرْسٍ [34]۔

ترجمہ: "اے علی! جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے میرے کنوئیں یعنی: بئر غرس کے سات ڈول پانی سے غسل دینا"۔

یہ کنواں قبا کے قریب واقع تھا اور آپ ﷺ اس کا پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔

ابو جعفر محمد باقر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"رسول اللہ ﷺ کو بیری کے (پتوں والے) پانی سے غسل دیا گیا، قمیص میں ہی غسل دیا گیا اور پانی اس کنوئیں سے لیا گیا تھا جسے سعد بن خیثمہ نے قبا کے قریب کھدوایا تھا، آپ ﷺ سے ایسی کوئی بات نہیں دیکھی گئی جیسی کے دیگر میتوں میں دیکھی جاتی ہے"۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے جسم اقدس کو ہلاتے اور کہتے جاتے:

"میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، آپ سے زیادہ پاکیزہ وطیب کوئی زندہ یا مردہ نہیں"۔ پھر آپ ﷺ کو چارپائی پر لایا گیا اور تین سفید یمانی چادروں کے کپڑوں میں کفن دیا گیا جس میں قمیص اور عمامہ شامل نہیں تھا[35]، جبکہ ایک

---

34 سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز ۶، باب ماجاء فی غسل النبی ﷺ، ص ۲۶۰، رقم ۱۴۶۸۔

35 سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز ۶، باب ماجاء فی کفن النبی ﷺ ۱۱، ص ۲۶۱، رقم ۱۴۶۹۔

Marfat.com

روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کو دو کپڑوں اور ایک حبرہ کی چادر میں کفن دیا گیا[36] پھر چارپائی پر رکھ دیا گیا۔

نمازِ جنازہ اور تدفین

لوگوں نے بغیر امام کے آپ ﷺ کی نماز ادا کی بایں طور کہ کچھ لوگ گروہ در گروہ حاضر ہوتے اور نماز پڑھ کر رخصت ہو جاتے،(مردوں کے نماز ادا کر لینے کے بعد)خواتین نے بھی اسی طرح نماز ادا کی، پھر مدفن کے بارے میں قیل و قال ہونے لگی تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

(مَا قُبِضَ نَبِيٌّ إِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يُقْبَضُ)[37].

ترجمہ: "جس جگہ پر کسی نبی کا وصال ہوتا ہے اسی جگہ اسے دفن کیا جاتا ہے"۔

---

36 امام ابن ماجہ نے روایت میں ذکر کیا ہے کہ سیدہ عائشہ نے حبرہ کی چادر میں کفن دیئے جانے سے انکار کیا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا روایت ہی میں یہ فرمان بایں الفاظ موجود ہے: فَقِيلَ لِعَائِشَةَ: إِنَّهُمْ كَانُوا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ كُفِّنَ فِي حِبَرَةٍ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ : قَدْ جَاؤُوا بِبُرْدِ حِبَرَةٍ ، فَلَمْ يُكَفِّنُوهُ یعنی حبرہ کی چادر کفن دینے کے لیے لائی تو گئی تھی لیکن اس میں کفن دیا نہیں گیا۔ ایضاً

37 سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز ٦، باب ذکر وفاته ودفنه ﷺ ٦٥، ص ٢٨٦، رقم ١٦٢٨۔

اس پر سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: "جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے وصال کو منتخب کیا ہے تو اِس جگہ سے زیادہ بہتر بھلا کون سے جگہ ہو گی" لہٰذا سب لوگوں نے اس پر اتفاق کر لیا اور وہیں آپ ﷺ کی تدفین ہوئی۔

کہا گیا: تدفین منگل کے دن صبح کے وقت یا زوال کے وقت ہوئی جبکہ بعض حضرات نے کہا: بدھ کے دن ہوئی اور یہی قول زیادہ مشہور ہے، آپ ﷺ کی قبر انور پر پانی بھی چھڑکا گیا۔

شہزادی کونین فاطمہ زہراء کی باباجان کے مزار پر حاضری

سیدہ بتول فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے لیے یہ ایک بہت بڑی مصیبت تھی پس انہوں نے قبر انور کی مٹی کو ہاتھ میں لیا اور آنکھوں سے لگا کر روتے ہوئے فرمایا:

مَا ذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ　اَنْ لَا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا
صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّھَا　صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ عُدْنَ لَیَالِیَا

ترجمہ: جس کسی نے بھی احمد ﷺ کی قبر مقدس کی مٹی کو سونگھ لیا ہے وہ اگر زندگی بھر کسی اور کو خوشبو کو نہ بھی سونگھے تب بھی کوئی ضرورت ہی نہیں مجھ پر تو ایسے مصائب ٹوٹے ہیں کہ اگر کسی روشن دن پر ٹوٹتے تو اسے سیاہ کر دیتے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خادم رسول سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

يَا اَنَسُ ! اَ طَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوا التُّرَابَ عَلَى حَبِيْبِ اللهِ ﷺ؟[38]۔

ترجمہ: اے انس! تمہارے دل نے کیسے گوارا کرلیا کہ اللہ کے حبیب ﷺ پر مٹی ڈالو؟

پس صحابہ کرام اور تمام ہی لوگ نہایت غم و فرقت میں تڑپنے لگے، صحابہ کرام اور اُمہات المومنین سب ہی روتے رہے اور آنسوان کے رخساروں پر بہتے رہے جبکہ ان کے دلوں میں صورت حبیب ﷺ کی جُدائی کے سبب حسرت کے آنسو چھلک رہے تھے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں:

يَا أَبَتَاهُ . أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ . يَا أَبَتَاهُ . جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ . يَا أَبَتَاهُ . إِلَى جِبْرَائِيلَ نَنْعَاهُ[39].

ترجمہ: بابا جان! آپ نے اپنے ربّ کی دعوت پر لبیک کہا، بابا جان! جنت الفردوس آپ کا مقام ہے، بابا جان! ہم جبرائیل سے اپنا غم کہتے ہیں۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

---

38 سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز ۶، باب ذکر وفاته ودفنه ﷺ ۶۵، ص ۲۸۶، رقم ۱۶۳۰۔

39 سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز ۶، باب ذکر وفاته ودفنه ﷺ ۶۵، ص ۲۸۶، رقم ۱۶۳۰۔

Marfat.com

اے ہم سے راضی رہنے والے، اے نبی، اے برگزیدہ! اے حبیب! اے خلیل!۔

آپ کے چچا کے بیٹے ابو سفیان بن حارث (بن عبد المطلب) نے مرثیہ کہا[40]:

اَرِقْتُ فَبَاتَ لَيْلِي لَا يَزُوْلُ ۔ وَلَيْلُ اَخِي الْمُصِيْبَةِ فِيْهِ طُوْلُ

وَ اَسْعَدَنِي الْبُكَاء وَ ذَاكَ فِيْمَا ۔ اُصِيْبَ الْمُسْلِمُوْنَ بِهِ قَلِيْلُ

لَقَدْ عَظُمَتْ مُصِيْبَتُنَا وَ جَلَّت ۔ عَشِيَّةَ قِيْلَ قَدْ قُبِضَ الرَّسُوْلُ

وَ اَضْحَتْ اَرْضُنَا مِمَّا عَرَاهَا ۔ تَكَادُ بِنَا جَوَانِبُهَا تَمِيْلُ

فَقَدْنَا الْوَحْيَ وَ التَّنْزِيْلَ فِيْنَا ۔ يَرُوْحُ بِهِ وَ يَغْدُو جِبْرَئِيْلُ

وَ ذَاكَ اَحَقُّ مَا سَالَتْ عَلَيْهِ ۔ نُفُوْسُ الْخَلْقِ اَوْ كَرَبَتْ تَسِيْلُ

نَبِيٌّ كَانَ يَجْلُو الشَّكَ عَنَّا ۔ بِمَا يُوْحَى اِلَيْهِ وَ مَا يَقُوْلُ

وَ يُهْدِيْنَا فَلَا نَخْشَى ضَلَالاً ۔ عَلَيْنَا وَ الرَّسُوْلُ لَنَا دَلِيْلُ

اَفَاطِمُ اِنْ جَزِعْتِ فَذَاكَ عُذْر ۔ وَ اِنْ لَمْ تَجْزَعِي ذَاكَ السَّبِيْلُ

فَقَبْرُ اَبِيْك سَيِّدُ كُلِّ قَبْرٍ ۔ وَ فِيْهِ سَيِّدُ الْخَلْقِ الرَّسُوْلُ

---

40 ہم نے اس قصیدے کے اشعار کی تصحیح امام ناصر الدین دمشقی کی کتاب "سلوۃ الکئیب بوفاۃ الحبیب" سے کی ہے، مخطوط میں قدرے سقم تھا، یہ طویل قصیدہ ہے مولف نے صرف چند منتخب اشعار ہی ذکر کیے ہیں، تفصیل کیلئے "سلوۃ الکئیب" ص ۱۹۹/ الزھرۃ للامام ابی بکر اصفہانی، ۵۰۹/ ۱۲ اور مواہب لدنیہ ۵۵۳/ ۴ دیکھیں۔

Marfat.com

ترجمہ: میں غم محبوب میں رات بھر روتا رہا لیکن یہ رات ختم ہی نہیں ہو رہی گویا یہ رات بھی مصیبت ہی کی طرح طویل ہے، مجھے غم حبیب میں گریہ وزاری کی سعادت ملی اور یہ مسلمانوں کو پہنچنے والی مصیبت کے مقابل تھوڑی ہے کہ اس دن کی صبح ہمارے لیے کتنی مصیبت والی تھی جب ہمیں بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا ہے اور ہماری یہ چٹیل زمین وسعت کے باوجود گویا ہم پر تنگ ہونے لگی، ہم نے اپنی اندر اُترنے والی وحی ربانی کو کھو دیا جسے جبرائیل صبح وشام لے کر نازل ہوتے تھے لہٰذا اس مصیبت پر لوگ جتنے بھی آنسو بہائیں یا غم کا اظہار کریں کم ہے، نبی ﷺ اپنے وحی اور گفتگو سے ہمارے شکوک وشبہات کو دور فرمادیا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے تو ہمیں ایسی ہدایت بخشی ہے کہ ہمیں گمراہی کا کوئی خوف نہیں، کیونکہ ہمارے لیے آپ ﷺ کی ذات بطور دلیل وپیروی کے لیے کافی ہے، اے فاطمہ! اگر تم آنسو بہاتی بھی ہو تو بے شک تمہارے لیے عذر ہے اور اگر نہ بہاؤ اور صبر کرو تو بے شک یہی تمہیں شایاں ہے کہ تمہارے باباجان کی قبر اقدس تو تمام قبروں کی سردار ہے، اس قبر میں مخلوق کے پیشوا اور رسول ﷺ جلوہ فرما ہے۔

اللہ تعالیٰ ان پر دُرود وسلام نازل فرمائے اور اپنے یہاں ان کے لیے جو فضل وشرف رکھا ہے اس میں مزید اضافہ کرے اور ان حق داروں اور قیامت

تک آنے والے آپ ﷺ کے محبین کو بھی تعظیم و تکریم کے طفیل اس میں سے حصہ عطا فرمائے۔

مزارِ نبوی کی برکات تاقیامت رہیں گی

جن ثواب اور انعام واکراماتِ طیبات و پاکیزات کی آپ ﷺ نے انہیں اپنے مزارِ پُر انوار کے پاس قربت کے سبب بشارت دی ہے نیز ان کے سلام کو سننے اور بنفسِ نفیس انہیں جواب دینے اور اللہ تعالیٰ کے اجر دینے کی جو نوید دی ہے (وہ بھی یقیناً انہیں حاصل ہو کر رہے گی)۔

امام ابوداؤد نے (اپنی سنن میں) سند صحیح کے ساتھ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ [41]۔

ترجمہ: جو کوئی بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس کر دیتا ہے یہاں تک کہ میں اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

41 سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، ص ۳۵۳، رقم ۲۰۴۱: مسند احمد، ۱۶/ ۴۷۷، رقم ۱۰۸۱۵: السنن الکبری للبیہقی، ۵/ ۴۰۲، رقم ۱۰۲۷۰: شعب الایمان، ۶/ ۵۲، رقم ۳۸۶۴: المعجم الاوسط، ۳/ ۲۶۲، رقم ۳۰۹۲: مجمع البحرین، ۸/ ۲۵، رقم ۴۶۴۸۔

Marfat.com

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِي عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ [42].

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ سیاحت کرنے والے فرشتے بھی ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَ يُحَدِّثُ لَكُمْ وَ وَفَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ اَعْمَالُكُمْ فَمَا رَاَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَ مَا رَاَيْتُ مِنْ شَرٍّ اِسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لَكُمْ [43].

ترجمہ: میری حیات بھی تمہارے لیے خیر ہی ہے کہ میں مجھے وحی کی جاتی ہے اور میں تمہیں اس سے آگاہ کرتا ہوں اور میری وفات بھی تمہارے لیے خیر ہی ہوگی کہ تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوں گے پس اس میں جو بھلائی دیکھوں گا تو اللہ کا شکر ادا کروں گا اور جب برائی نظر آئے گی تو تمہارے لیے استغفار کروں گا۔

---

42 مسند بزار، تحت مسند عبد اللہ بن مسعود، ۵/۳۰۷، رقم ۱۹۲۴، شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی واجلالہ، ۳/ ۴۰۱، رقم ۴۸۰۔

43 مسند بزار، تحت مسند عبد اللہ بن مسعود، ۵/۳۰۸، رقم ۱۹۲۵۔

Marfat.com

امام بزار نے ان دونوں احادیث کو رِجال صحیح کی سند کے ساتھ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے نیز آپ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ رَدَدْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي مَكَانٍ آخَر بَلَّغُوْنِيْهِ. يَعْنِي بِهِ الْمَلَائِكَةَ[44].

ترجمہ: جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر دُرود بھیجا اسے میں خود لوٹاتا (جواب دیتا) ہوں اور جس نے کسی دوسری جگہ سے مجھ پر دُرود بھیجا ہو تو اُسے فرشتوں کے ذریعے مجھ تک پہنچادیا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ[45].

ترجمہ: جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر دُرود پڑھا تو میں اِسے (بذاتِ خود) سنتا ہوں اور جس نے دُور سے پڑھا تو وہ مجھے پہنچادیا جاتا ہے۔

---

44 ان الفاظ سے ہمیں یہ حدیث نہیں ملی البتہ اس سے ملتی جلتی حدیث آگے آرہی ہے اس کے تحت ماخذ کی تخریج کردی گئی ہے۔

45 شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی واجلالہ، ۳/۱۴۱، رقم ۱۴۸۱: حیاۃ الانبیاء للبیہقی، ص ۱۰۳، رقم ۱۸: الترغیب والترہیب للمنذری، باب الترغیب فی الصلوۃ علی النبی ۲/۳۱۷، رقم ۱۶۶۶: تاریخ بغداد للخطیب، ۳/۲۹۱۔

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي [46].

ترجمہ: جس نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت لازم ہو گئی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ زَارَنِي بِالْمَدِينَةِ مُحْتَسِباً كُنْتُ لَهُ شَفِيعاً أَوْ شَهِيداً يَوْمَ الْقِيَامَةِ [47].

ترجمہ: جس نے بھی مدینہ میں نیکی کا طلبگار بن کر میری زیارت کی تو میں روزِ قیامت اس کے لیے شفاعت کرنے والا یا گواہ ہوں گا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ (تَعَالٰى) مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَبْرِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ وَإِسْمِ أَبِيهِ وَيَقُولُ صَلَّى عَلَيْكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَتَكَفَّلَ لِي رَبِّي أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ بِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْراً [48].

---

46 شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی واجلالہ، ۶/ ۴۸، رقم ۳۸۵۷۔

47 شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی واجلالہ، ۶/ ۵۰، رقم ۳۸۶۰۔

48 التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۱۶/ ۶، رقم ۲۸۳۱: الترغیب للمنذری، باب الترغیب فی الصلوٰۃ علی النبی، ۳۱۹/ ۲، رقم ۱۶۷۱: شفاء السقام للسبکی، ص ۱۷۲: کشف الاستار، ۴۷/ ۴، رقم ۳۱۶۲: القند =

Marfat.com

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی بات سن لینے کی طاقت عطا فرمائی ہے، وہ فرشتہ قیامت تک میری قبر کے پاس کھڑا رہے گا تو جو کوئی بھی مجھ پر دُرود پڑھے گا تو یہ فرشتہ مجھے اس شخص اور اس کے باپ کا نام بتا دیتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ پر دُرود بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر درود کے بدلے درود پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

فالحمد لله الذی جعلنا من أُمّته وشرّفنا بجواره فنسألك اللّٰهم بجاهه العظیم وآله وصحبه وأزواجه ذوی القدر الفخیم أن توفّقنا لاقتفاء آثاره والاقتداء بواضح سبیل مناره والاهتداء بمصباح أنواره۔

اللهم اغفر لنا ولآبائنا وأمهاتنا والمسلمین واختم لنا بخیر أجمعین
وانظر إلینا بعین الرحمة یاذا الفضل العظیم
وآخر دعوانا أن الحمد لله ربّ العالمین۔

=

فی ذکر علماء سمرقند للنسفی، ص ۵۵۰، ترجمہ ۱۰۰۷: کتاب العظمۃ، ص ۲۶۲، رقم ۳۳۹: طبقات الشافعیہ للسبکی: ۱/ ۱۶۹: بغیۃ الباحث للہیثمی، ۳/ ۹۶۳، رقم ۱۰۶۳۔

Marfat.com

تَمَّ الكِتَابُ

کتاب ہذا کے مخطوط کے کاتب نے آخر میں یہ تحریر لکھی ہے:

اس مولد شریف کی کتابت سے جمادی الاخر کے چوتھے جمعہ کی صبح سن ۱۳۲۶ ہجری میں فراغت ہوئی۔

العبد الفقیر الضعیف جعفر ابن المرحوم السید حسین بن السید یحییٰ ھاشم الحسینی المدنی غفر اللہ لھم امین.

Marfat.com

کلماتِ تشکر

الحمد للہ ! میلاد النبی ﷺ سے متعلق اس مختصر سی کتاب "المَوَارِدُ الھَنِیَّة فِی مَوْلِدِ خَیْرِ البَرِیَّة ﷺ" کے مخطوط کا ترجمہ آج منگل کی رات ۰۳ر نومبر، ۲۰۱۴ء بمطابق دس محرم الحرام ۱۴۳۶ھ شب عاشور، پایہ تکمیل کو پہنچا میں اس کا ثواب بصد عقیدت واحترام جمیع شہدائے کرب وبلا اور بالخصوص سیدنا امام حسین بن علی علیہما السلام کی نذر کرتا ہوں، اللہ تعالی ان کے درجات کو بلند فرمائے، مجھے بلکہ جملہ اُمت محمدیہ کو ان کے فیضان کرم وعنایت کی بارشوں سے تادم زندگی اور بعد وصال بھی سیراب وفیض یاب فرمائے کہ:

یلُوحُ الخطُّ فِی القِرطاسِ دَھرًا
وَ کاتِبہ رَمِیمٌ فِی التُّرابِ

زِ اعجازِ احمد ﷺ جہاں روشن است

اعجاز بن بشیر احمد بن محمد شفیع

کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

المصادر والمراجع

القرآن الكريم و الفرقان العظيم " كلام الله تبارك و تعالى.

" البحر الزخار المعروف بمسند البزار " للامام الحافظ ابي بكر احمد البزار ، مكتبة العلوم والحكم ، المدينة المنورة، الطبعة الاولى 1988/1409 .

" البداية والنهاية" للامام عماد الدين اسماعيل ابن كثير الدمشقي ، مركز البحوث والدراسات العربية و الاسلامية بدار هجر .

" التاريخ الكبير" للامام ابي عبد الله اسماعيل البخارى ، دار الكتب العلمية بيروت لبنان .

" الترغيب والترهيب " للامام الحافظ عبد العظيم المنذرى ،مكتبة المعارف الرياض، الطبعة الاولى 1424 .

" الروض الانف " للامام المحدث عبد الرحمن السهيلى ، دار الكتب الاسلامية، الطبعة الاولى 1968/1387 .

" المطالب العالية " للامام الحافظ احمد بن على بن حجر العسقلانى ، دار العاصمة الرياض، الطبعة الاولى 1998/1419 .

" المورد الروى فى المولد النبوى " للامام ملا على القارى الحنفى ، ادارة تحقيقات الاسلامية ،لاهور الباكستان.

"تفسير الدر المنثور" للامام الحافظ جلال الدين السيوطى الشافعى ، مركز البحوث والدراسات العربية و الاسلامية بدار هجر، الطبعة الاولى 2003/1424

"بغية الباحث فى زوائد مسند الحارث " للامام الحافظ نور الدين الهيثمى ،الجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة، الطبعة الاولى 1992/1413 .

Marfat.com

"حياة الانبياء " للامام ابی بکر احمد بن حسين البيهقی . مکتبة العلوم والحکم ، المدينة المنورة ، الطبعة الاولی 1993/1414 .

" دلائل النبوة : للامام ابی نعيم الاصفهانی ، دار النفائس بيروت ، الطبعة الثانية 1986/1406 .

" دلائل النبوة " للامام ابی بکر احمد بن حسين البيهقی ، دار الکتب العلمية بيروت ، الطبعة الاولی 1988/1408 .

" سبل الهدی والرشاد " للامام محمد بن يوسف الصالحی الشامی ، وزاة الاوقاف القاهرة ، الطبعة الاولی 1997/1418 .

" سلوة الکئيب بوفاة الحبيب" للامام ناصر الدين الدمشقی ، دار البحوث للدراسات الاسلامية ، دبئی .

"سنن الترمذی " للامام محمد بن عيسیٰ الترمذی ، مکتبة المعارف الرياض ، الطبعة الاولی .

"سنن ابن ماجة " للامام ابو عبدالله محمد بن يزيد القزوينی ، مکتبة المعارف الرياض ، الطبعة الاولی .

" سنن ابی داوٗد " للامام ابو داوٗد سليمان بن اشعث السجستانی ، مکتبة المعارف الرياض ، الطبعة الاولی .

"السنن الکبریٰ " للامام احمد بن شعيب النسائی ، مؤسسة الرسالة بيروت ، الطبعة الاولی 2001/1421 .

" الشفاء فی تعريف حقوق المصطفیٰ ﷺ " للامام ابی الفضل عياض المالکی ، جائزة دبئی الدولية للقرآن الکريم ، الطبعة الاولی 2013/1434.

Marfat.com

"شرح اصول اعتقاد اهل السنة" للامام هبة الله الطبرى اللالكائى، الجامعة أم القرى، المكة المكرمة، الطبعة الثانية 1411

" شعب الايمان " للامام ابي بكر احمد بن حسين البيهقى ، مكتبة الرشد الرياض، الطبعة الاولى 2003/1223.

" شفاء السقام فى زيارة خير الانام " للامام تقى الدين على السبكى الشافعى، دار الكتب العلمية بيروت .

" صحيح ابن حبان" للامام ابي حاتم محمد بن حبان البستى ، مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الاولى 1988/1408 .

" صحيح بخارى" للامام ابى عبد الله اسماعيل البخارى ، دار الكتاب العربى بيروت، الطبعة الاولى .

" صحيح مسلم " للامام مسلم بن حجاج القشيرى ، دار طيبة الرياض، الطبعة الاولى 2006/1427.

"الطبقات الكبير " للامام محمد بن سعد الزهرى ، مكتبة الخانجى بالقاهرة ، الطبعة الاولى 2001/1421 .

" طبقات الشافعية " للامام تاج الدين عبد الوهاب السبكى ، دار احياء الكتب العربية .

" عيون الاثر " للامام ابى الفتح محمد ابن سيد الناس، دار ابن كثير بيروت .

" كتاب العظمة " للامام ابى الشيخ الاصفهانى، دار العاصمة الرياض.

" كشف الاستار عن زوائد البزار " للامام الحافظ نور الدين الهيثمى ، مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الاولى 1979/1399.

Marfat.com

" المستدرك " للامام الحافظ ابو عبد الله الحاكم النيسابوری، دار الحرمين قاهرة، الطبعة الاولى 1997/1417 .

" مجمع البحرين فی زوائد المعجمين" للامام الحافظ نور الدين الهيثمی، مكتبة الرشد الرياض، الطبعة الاولى 1992/1413 .

" المعجم الاوسط " للامام ابی القاسم سليمان بن احمد الطبرانی، دار الحرمين قاهرة، الطبعة الاولى 1995/1415 .

" المعجم الصغير " للامام ابی القاسم سليمان بن احمد الطبرانی ، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الاولى 1983/1403 .

" معجم البلدان " للشيخ ياقوت الحموی، دار صادر بيروت، الطبعة 1397/ 1977.

"المسند " للامام احمد ابن حنبل، مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الاولى 1995/1416 .

"المواهب اللدنية" للامام احمد بن محمد القسطلانی، المكتب الاسلامی بيروت، الطبعة الثانية 2004/1425.

Marfat.com

الموارد الهنية في مولد خير البرية

تأليف الشيخ الإمام الحبر الهمام العلامة الفاضل السيد علي نور الدين السمهودي الحسني مؤرخ المدينة المنورة رحمه الله تعالى آمين

ملك
أبي عبد الله الظاهري
ناصر آل سعد
١٤٢١ هـ

الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة
البداية
قسم تصوير المخطوطات

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

وصلى الله على من خلق الوجود لأجله • ونطق الكتاب بفضله • سيدنا محمد
وآله وصحبه الحمد لله الذي اطلع في أفق الجلال نور الوجود • وابرز في حلل
الجمال والكمال من أشرف العناصر أشرف مولود • ورقاه في مدارج المعارف
الى حضرات الأنس والشهود • واختصه بخصائص وده وحبه فهو
مودود ربه الودود • وجعل شهر ربيع بمولده نور النور وأزهر النور
لظهوره فيه رحمة بهذا الوجود • فهو موسم الخيرات ومعدن المسرات عند
كل مسعود • وفضل محتده ومثواه فما شابهه احد في حلاه وعلاه تعالى ما خصه
به المعبود • واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة أعدها لليوم
الموعود • واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله صاحب الحوض المورود واللواء
المعقود • صلى الله عليه وعلى آله وانصاره واصحابه واحبابه واصهاره صلاة
مستمرة دائمة الورود • موجبة لقائلها اعلى الدرجات من دار الخلود
مع المقربين الشهود الركع السجود • من فضل مولاه الرحيم الودود اما بعد
حققنا الله واياكم بحقائق الصفاء ورزقنا اجمعين موافقة المصطفى فقد قال الله
تعالى في محكم التنزيل منوها بقدر نبيه الجليل وصفته الذين يتبعون الرسول
النبي الأمي الذي يجدونه مكتوبا عندهم في التواة والانجيل • وخالبه
جل وعلا بالثناء على خلقه الكريم • مع المبالغة في التأكيد للتمجيد والتكريم
فقال تعالى وانك لعلى خلق عظيم • وخرج مسلم في صحيحه من حديث عبد الله
ابن عمرو رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالى كتب مقادير
الخلق قبل ان يخلق السموات والارض بخمسين الف سنة وكان عرشه
على الماء ومن جملة ما كتب في الذكر وهو أم الكتاب ان محمدا خاتم النبيين

صلى الله عليه وعليهم اجمعين وخرج الحاكم بإسناد صحيح عن عمر بن الخطاب
رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اقترف آدم الخطيئة
قال يارب اسالك بحق محمد الا ما غفرت لي فقال الله تعالى يا آدم كيف عرفت
محمدا ولم اخلقه قال يارب لانك لما خلقتني بيدك ونفخت فيّ من روحك
رفعت راسي فرايت على قوائم العرش مكتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله
فعرفت انك لم تضف الى اسمك الا احب الخلق اليك فقال صدقت
يا آدم انه لاحب الخلق اليّ اذ سألتني بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد
ما خلقتك وخرجه الطبراني وزاد وهو آخر الانبياء من ذريتك
صلى الله عليه وسلم كلما ذكره الذاكرون وكلما سهى عن ذكره الغافلون
وخرج ابن ابي حاتم في تفسيره وابو نعيم في الدلائل عن ابي هريرة رضي الله
عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول النبيين في الخلق
وآخرهم في البعث وخرج مسلم في صحيحه عن واثلة بن الاسقع رضي الله عنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله اصطفى من ولد ابراهيم
اسماعيل واصطفى من ولد اسماعيل كنانة واصطفى من كنانة قريشا واصطفى
من قريش بني هاشم واصطفاني من بني هاشم فانا خيار من خيار
وخرج ابو نعيم في دلائل النبوة عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله
عليه وسلم عن جبريل عليه السلام قال قلبت مشارق الارض ومغاربها
فلم ار رجلا افضل من محمد ولم ار بني اب افضل من بني هاشم فهو صلى الله
عليه وسلم خير الخلائق اجمعين واكرم الاولين والآخرين واول
الانبياء خلقا وآخرهم بعثا به ختم الله النبيين والمرسلين صلى الله
عليه وعليهم اجمعين خلقه الله اول خلقه نورا ناظرا الى الحق والحق

منظورا ثم انتقل في الأصلاب الطاهرة من الآباء الكرام ومن الأمهات الطاهرات في الأرحام عليه افضل الصلاة وازكى السلام فعن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لما خلق الله آدم اهبطني في صلبه الى الأرض وحملني في صلب نوح في السفينة وقذف بي في صلب ابراهيم ثم لم يزل ينقلني من الأصلاب الكريمة الى الأرحام الطاهرة مصفى مهذبا لا تتشعب شعبتان الا كنت في خيرهما حتى اخرجني من بين ابوي ولم يلتقيا على سفاح قط فأنا خيركم نفسا وخيركم ابا وروينا عن ابن سعد قال اخبرنا هشام بن محمد بن السائب الكلبي عن ابيه قال كتبت للنبي صلى الله عليه وسلم خمسمائة أم فما وجدت سفاحا ولا شيئا مما كان عليه امر الجاهلية فلم يزل ينقل من الأصلاب الطاهرة الى الأرحام الزكية ويتقلب في الظهور القرشية حتى وصل الى جده ذي المكارم عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي ابن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة ابن خزيمة بن مدركة بن الياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان والى هنا في الأسماء متفق عليه بين اهل هذا الشان ولا خلاف ان عدنان من ولد اسماعيل نبي الله بن ابراهيم خليل الله صلى الله على نبينا وعليهما وسلم وانما الخلاف في عدد من بين عدنان واسماعيل من الآباء فلما وصل الى عبد المطلب ذلك النور الأنور استضاء جبينه وازهر وسر بذلك واستبشر وصار حريصا على عدم مفارقة هذا النور الأزهر حتى قيل له في المنام يا عبد المطلب تزوج فاطمة بنت عمرو بن عائذ فتزوجها وهو من اتصال النور عنه لائذ فلما آن اوان انتقال هذا النور من جبهته ومصاحبته لأمراته خرج عبد المطلب يوما على الاعتياد للقنص ولا صطياد

ورجع من الصيد ، ذاظماً شديد ، فأتى زمزم فشرب منها ، ثم قرب من فاطمة زوجته لقاربها ، فحملت بسيدنا عبد الله والد الاكرم مولود ، وانتقل إليها النور الطالع على الآباء والجدود ، ولما وُلد عبد الله وُجد ذلك النور في جبينه ، ورآه من لا رآه لكان النور ان يكون من قرينه ، وعلمت حينئذ علماء يهود بالشام ، وجود والد النبي الخاتم عليه الصلاة والسلام ، لما كان عندهم من جبة صوف ابيض تدممت بدم يحيى بن زكريا عليهما الصلاة والسلام وكان عليه السلام قتل فيها شهيدا ، وقرأوا في كتبهم انه اذا انقطر منها الدم وابيضت دل على ان والد محمد الخاتم كان وليدا ، ثم قصدوا مكة المكرمة ليكيدوا والده فرأوه يوما وحده فأرادوا قتله فرأوا فرسانا لا يضاهون بني الدنيا حملوا عليهم ومنعوهم ما ارادوا ، وكان عبد المطلب سيد قريش وشيخ الحرم وكبير قومه بني اسماعيل قد اتاه آت بحفر زمزم في منامه ، ووصف الآتي له موضعها في كلامه ، وكانت زمزم سقيا ابيه اسماعيل ، وهزمة الأمين جبريل ، وقد طمتها جرهم وعميت آثارها من نحو خمسمائة عام ، لما ظلمتها خزاعة في البيت الحرام ، فغدى عبد المطلب بمعوله وابنه الحارث وليس له غيره ذلك الزمان ، لحفر ثلاثة ايام حتى بدى لهم جانب زمزم فكبر رب المنان ، وقال هذا طوي اسماعيل عليه الصلاة والسلام ، فقالت له قريش اشركنا فقال لها انا بفاعل هذا شيء خصصت به من دون الأنام ، ثم خلوا بينه وبين زمزم لحفرها ، واستخرج منها ما اودع فيها من حلية الكعبة وغيرها من النفائس ، وندم حين لم يجد على حفرها مساعدا ، لئن كمل له عشرة من الولد ليذبحن منهم واحدا ، فاراد بعد كمال العشرة بعبد الله الوفاء بنذره وان يذبح واحدا من عشرة فاقرع بينهم لجوف

البيت الحرام. وفيهم عبد الله والد النبي عليه الصلاة والسلام. وهو يكره
ان يخرج السهم على عبد الله لشدة حبه اياه. فخرجت القرعة عليه؟ فأخذ
بيده. وعزم على ذبحه هنالك. فمنعته قريش من ذلك. وقيل له متى فعلت
ذلك تبعتك العرب فيه. ولكن الكوم العشار تفديه. فاقرع بينه وبين
مقدار الدية وكانت حينئذ من الأبل عشرا. فان خرجت عليه فزد عشرا
أخرى وهكذا حتى تخرج القرعة على الأبل فتعلم انه رضي بالفداء وقبل
ففعل عبد المطلب ذلك وكرر الأقراع بزيادة عشر مرة بعد مرة. وهي تخرج
على عبد الله كرة بعد كرة. فلما كملت الأبل مائة وقعت القرعة عليها.
فكرر عبد المطلب حينئذ الأقراع ثلاثا وفي كل مرة تقع على الأبل وتشير
اليها فنحرها عن عبد الله سليله. وتركه متلألئا في جبينه نور حبيب الله
وخليله. وكن نساء قريش من اجل هذا النور يرقبنه. يتبعن يربنه
فتتراءاه له الملائكة فيهبنه. فلما عزم عبد المطلب على زواجه وعزوه مر به
على رقية اخت ورقة ابن نوفل فقالت يا عبد الله الي فلك مثل الأبل
التي نحرت عنك وقع علي فقال عبد الله

اما الحرام فالممات دونه	والحل لا حل فاستبينه
فكيف بالأمر الذي تبغينه	يحمي الكريم عرضه ودينه

ثم ذهب مع ابيه فأتى به وهب بن عبد مناف والد آمنة ذات الكرم والعفاف
وكان وهب قد رأى ما اتفق ليهود الشام لما قصدوا قتل عبد الله وشاهد
الفرسان الذين منعوه منهم لا يشابهون فرسانهم فرغب ان يزوجه آمنة وهي
اذ ذاك خير نساء قريش فاظهر رغباه فزوجه آمنة. فكان ذلك سببا لظهور
خيور كامنة. فلما آن اوان انتقال النور الذي منه الحبيب الهادي اليها.

وليلة ارود لديها امر الله تعالى رضوان خازن الجنان، بفتح ابواب الفردوس ونودي في السموات والأرض بأن النور الذي يكون منه مظهر الخيور في هذا الزمان في بطن آمنة يستقر وتنتشر في العالم بركته وتشتهر فأتى عبد الله آمنة وسكن اليها فانتقلت تلك الأنوار واشتعلت عليها فعلقت بالحبيب الشفيع صلى الله عليه وسلم وذلك فيما قيل يوم الاثنين من أول جمعة بشعب ابي طالب من مكة وقيل عند الجمرة الوسطى من منى باوسط ايام التشريق وكان لعبد الله من العمر نحو عشرين فبعثه ابوه صحبة تجار قريش الى الشام للاتيان بشيء من الطعام فمرض في عودهم بالمدينة النبوية ذات النخار فتخلف عند اخوال ابيه بني عدي بن النجار ثم توفي ودفن بدار النابغة من طيبة دار الأبرار وكان صلى الله عليه وسلم يومئذ على الراجح حمل في بطن الوالده وهذا ابلغ اليتم واعلام ابنه الزائده فقالت الملائكة الهنا صار نبيك بلا أب فبقي من غير حافظ ومرب فقال الله تعالى انا وليه وحاميه وربه وغوثه وكافيه ورثته آمنة لما بلغها خبر الوفاه

عفى جانب البطحاء من ابن هاشم	وجاور لحدا خارجا في الغماغم
دعته المنايا بغتة فأجابها	وما تركت في الناس مثل ابن هاشم
فان تك غالته المنايا وريبها	لقد كان معطاء كثير التراحم

فلما آن اوان ظهور بدر النبوة والبهاء وحان حين شمس الايمان والهدى استبشرت السموات والأرض وعمت الخيرات العالمين بالطول والعرض وعاد الى قريش بعد الجدب الشديد الخصب الوافي وتوالت عليهم النعماء وكمال العوافي ورفعت الكهانة من بينهم وانهزمت الأكاسرة

مع ميتهم • وقالت آمنة ما شعرت ان لي حملا • ولا وجدت لحملي هذا ثقلا •
الا اني انكرت رفع حيضتي وقيل لي في النوم او بين اليقظة والمنام انك حملت
بنبي هذه الأمة سيد الأنام • فاذا وقع على الأرض فقولي أعيذه بالواحد •
من شر كل حاسد • وآية ذلك انه يخرج معه نور يملأ قصور بصرى من ارض
الشام • فاذا وقع فسميه محمدا • فان اسمه في التوراة والانجيل احمد • واسمه
في القرآن محمد • يحمده اهل السموات والأرض • ثم تنزلت الملائكة ببيت
آمنة واحدقت • وسبحت وقدست وهللت وكبرت • فوضعت آمنة سيدنا
محمدا الحبيب الكريم عليه افضل الصلاة واتم التسليم • اتم وضع واليسره
واخفه واطيبه واطهره • جاثيا على ركبتيه • رافعا راسه الى السماء يرمق
بعينيه • طيبا نظيفا مابه قذر ولا اذى • مختونا مقطوع السر مختوما بخاتم
النبوة البيضاء • مقبوضة اصابع يده • مشيرا بالسبابة كالمسبح بها •
وخرج له نور اضاء ما بين المشرقين فرأت أمه قصور بصرى رأي العين •
وذلك بمكة المعظمة الشأن في الدار المعروفة اليوم بمولده التي ابتنتها ام
الرشيد الخيزران • فاصبح صلى الله عليه وسلم صبيح الوجه يوم الاثنين
مولودا الاثنتي عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الأول • على الصحيح الذي
عليه المعول • وقيل يوم الجمعة ويروى لثمان من الشهر وقيل لليلتين خلت
منه وقيل لثلاث • وقيل في عاشره • وقيل في رمضان • ومدة حمله تسعة
اشهر على الراجح عند اهل هذا الشأن • وذلك بعد خمسين يوما من عام الفيل
على ارجح الأقاويل في ولاية كسرى انوشروان • المشتهر بالعدل في العشرين
من نيسان • فوافق فصل الربيع اعدل الفصول والأزمان • من سنة ثمان
وسبعين وخمسمائة من رفع سيدنا عيسى بن مريم الى السماء على ما نقله

Marfat.com

بعض العلماء نفحات لميلاده غرائب ووجدت لإيجاده عجائب فانزلزل ايوان كسرى وسقوط بعض شرفاته وذلك من بينات اياته وانتكاس الأصنام على الرؤس وخمود نيران المجوس بعد الاضطرام ولم تخمد قبل ذلك بالف عام وغاضت بحيرة ساوه وفاض وادي السماوه واخبرت الأحبار بظهوره وتحدثت بصفته وأموره ومنعت الشياطين الا من استرق السمع فاتبعه شهاب مبين وهتفت هواتف الجان بأرصاده وسعة الحسان ولما بشر جده عبد المطلب بولادته وهو في الحجر سر بذلك الخبر واتى مع اصحابه امه فاخبرته بكل ما راته وما قيل لها في ذلك المولود الأطهر فقال عبد المطلب للنسوان احتفظن به فاني ارجو ان يكون لابني هذا شان ثم اخذه وطاف به الاركان وهو يقول

الحمد لله الذي اعطاني ۔ هذا الغلام الطيب الأردان
قد ساد في المهد على الغلمان ۔ أعيذه بالبيت ذي الأركان
من حاسد مضطرب العينان

وفي سابع مولده ذبح جده عنه اعني عقيقته ودعا قومه الاكرمين فحضروا وليمته فلما فرغوا منها قالوا ما سميته يا عبد المطلب قال سميته محمدا يا كرام قالوا فلم رغبت عن اسماء ابائك واهل بيتك الأعلام قال رجوت ان يكون محمودا في السماء لله وفي الأرض لخلقه وقد حقق الله تعالى رجاءه كما سبق في علمه بعظيم حقه وارضعته صلى الله عليه وسلم امه سبعة ايام ثم ارضعته بعد امه ثويبة الأسلمية مولاة ابي لهب عمه وكان عمه اعتقها لما بشرته بولادته ولهذا جاء انه يخفف عنه من عذابه كل يوم اثنين او ليلته وارضعت ثويبة قبل نبينا حمزة بن عبد المطلب عمه وارضعت

بعده اباسلمة بن عبد الأسد فكانت ايضا من الرضاعة امه، وكان
صلى الله عليه وسلم يبعث اليها من المدينة بالكسوة والصلة والصحيح
انها توفيت مسلمة. ثم ارضعته عليه الصلاة والتحية حليمة بنت ابي ذؤيب
السعدية. حدثت انها قدمت مكة في سنة جدبة شهباء يبتغين الرضعاء
على ادبيهن بالأجل لما اصابهن من اللأواء ومعها زوجها الحارث بن عبد
العزى على أتان مقصرة عن الجهد بمرة. ومعها شارف ماتبض من اللبن
بقطرة. ولاتنام الليل من بكاء صبيها وتلويه. وليس في ثديها مايغنيه
قالت ولم تبق امرأة منا الا وقد عرض عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم
فتأباه ليتمه. وتقول ننظر البر من والد الصبي ولايكون ذلك من قبل امه.
فأخذت كل واحدة من صواحبي رضيعا ولم يحصل لي صبي. وكرهت العود
الى بلادنا بلا رضيع وقد اعجبني وجهه المضيء فجئته وأخذته تعني النبي
صلى الله عليه وسلم فلما تيممت به رحلي اقبل عليه ثدياي بماشاء من اللبن
فشرب من الثدي الأيمن حتى روي وسكن. ثم عرضت عليه الأيسر فامتنع
فأرضعته ولدي فشرب منه حتى روي وتركه من الشبع. فلما امسينا واردنا
قام زوجي الى شارفنا فوجدها ليونا حافلا فحلب ماشرب وشربت حتى
روينا ريا كاملا فبتنا ونحن وولدنا بخير ليلة وبركة. فقال لي زوجي يا حليمة
انا نرى نسمة طيبة مباركة ثم رحلنا قافلين الى بلادنا فسبقت اتاني
عليها الرواحل فقالت النسوة من رفقائي كيف سبقت اتانك القوافل
اماهي في الذهاب ركبتيها وهي بجفاء بطية. والآن كما ترين مسرعة قوية.
فقلت لهن بلى والله ان لها الشأن. فقدمنا ارضنا وما اعلم من ارض الله اجدب
منها فتسرح غنمي وتروح وهي شباع لبن. فنحلب ماشئنا وماحوالينا يكون

بشاة قطرة لبن فيقولون لرعاتهم ويحكم انظر حيث تسرح غنم ابنة ابي ذؤيب
فاسرحوا معها فيسرحون حيث تسرح غنمي فترجع اغنامهم جياعا بلا لبن
وغنمي شباعا لبنا نحلب ما شئنا ولم يزل الله يرينا البركة ونتعرفها منه
عليه الصلاة والسلام حتى بلغ سنتين من الاعوام وكان يشب شبابا
ما يشبه الغلمان فوالله ما بلغ سنتيه الا وكان قويا جفرا فرجعناه الى امه
لتقر به عينا وانشرحت به صدرا ثم استرددناه منها لعظيم بركته فينا
خوفا عليه من وباء الحضر فرجعنا به الى بلادنا وفرحنا من رجعته بمرادنا
فبعد شهرين او ثلاثة جاءنا اخوه من الرضاعة يسعى وكان يلعب معه
في بهم لنا فقال ادركي اخي القرشي جاءه رجلان عليهما ثياب بيض فاضجعاه
وشقا بطنه فخرجت انا وزوجي نسرع حتى وصلنا اليه فوجدناه قائما منتقعا
لونه فاعتنقه ابوه وسأله ما شأنه فقال جاءني رجلان عليهما ثياب بيض
فاضجعاني وشقا بطني فاستخرجا منه شيئا فطرحاه ثم رداه كما كان
فقال زوجي انطلقي بنا نرده الى امه فلقد خشيت ان يكون ابني قد
اصيب فاحتملناه ورددناه الى امه فقالت ما دعاكما الى رده وقد كنتما
حريصان عليه فقلنا خشينا من تطرق الحوادث اليه فقالت اخبراني
ما بكما في شأنه ومن خبره فلم نخبرها ما كان من امره فقالت خشيتما
عليه من الشيطان كلا والله ما للشيطان عليه سبيل وانه كائن لابني هذا
شأن الا اخبركما به فقلنا بلى أيه فاخبرتنا بما رأته وما قيل لها فيه
ثم قالت لنا فدعاه عنكما وثبت في صحيح مسلم عن انس رضي الله عنه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاه جبريل وهو يلعب مع الصبيان فاخذه
فصرعه فشق عن قلبه فاستخرج القلب فاستخرج منه علقة سوداء فقال

Marfat.com

هذا حظ الشيطان منك ثم غسله في طست من ذهب بماء زمزم ثم لأمه
ثم اعاده الى مكانه وجاء الغلمان يسعون الى أمه يعني ظئره فقالوا ان محمدا
قد قتل فاستقبلوه وهو منتقع اللون قال انس رضي الله عنه وقد كنت ارى
اثر ذلك المخيط في صدره الشريف صلى الله عليه وسلم وثبت في الصحيحين ايضا
انه صلى الله عليه وسلم شق صدره ليلة الأسراء فقصة الشرح متعددة ٭
وبقيت حليمة رضي الله عنها الى ان تزوج النبي صلى الله عليه وسلم خديجة رضي الله
عنها فجاءت مكة تشكو جدب بلادها وهلاك مواشيها فاسترزق لها
خديجة فاعطتها اربعين شاة وبعيرا وعادت الى اهلها ثم جاءت في عهد
الأسلام اليه عليه الصلاة والسلام واسلمت وكذا زوجها اسلم وقيل
لم يثبت والله اعلم ٭ واخوته صلى الله عليه وسلم من الرضاعة من حليمة عبد الله
وانيسة والشيماء ٭ واولاد زوج حليمة الحارث بن عبد العزى من هوازن ٭
ولأجل رضاعه صلى الله عليه وسلم من لبنه رد على هوازن سباياهم وكانوا
ستة الاف نسمة وكانت فيهم اخته الشيماء فجاءت اليه يوم حنين
فبسط لها رداءه واجلسها عليه وقال لها ان احببت اقمت عندي مكرمة
او اخترت قومك فاختارت قومها فمتعها واحسن اليها ٭ وحضنته
صلى الله عليه وسلم مع أمه وبعد وفاتها ام ايمن بركة الحبشية مولاته
جارية ابيه فلما بلغ صلى الله عليه وسلم ست سنين توجهت به أمه
الى المدينة المنورة لزيارة بني عدي بن النجار اخوال جده الأطهار فاقاموا
عندهم شهرا ثم رجعوا يؤمون البيت الحرام ٭ فلما وصلوا الابواء وافى أمه
الحمام ٭ فاغمي عليها فافاقت فرأته صلى الله عليه وسلم عند راسها فبكت وانشأت
تقول ٭

بارك ربي فيك من غلام	يا ابن الذي فودي من الحمام

يا ابن الذي من حومة الحمام • فُدي غداة الضرب بالسهام	ان صح ما رايت في [illegible] ... [illegible] الى الأنام

ثم قالت كل حي ميت • وكل جديد بال • وكل كثير يفنى • وانا ميتة وذكري باق وقد ولدت طُهرا • وتركتُ ذكرا • ثم توفيت فرجعت به حاضنته ام ايمن الى مكة فاخذه عبد المطلب وحنّ اليه • واظهر اكرامه والعطف عليه • وجعل يلطف به ويبدي تكرمته • ويشيد امره ويعلي منزلته ويقول ان لابني هذا لشانا • ورفعة وسلطانا • فلما بلغ ثمان سنين • توفي جده الشفيق المعين • وله مائة وعشرون سنة فيما قيل فكان صلى الله عليه وسلم يبكي خلف جنازته حتى دُفن بالحجون • ثم كفله بعد جده عمه الشفيق ابو طالب • بوصية من جده اليه فحاطه وقام من كفالته بالواجب • ولما بلغ ثنتي عشرة سنة وقيل وشهرين وعشرة ايام • توجه في تجارة مع عمه ابي طالب الى الشام • فلما وصل بصرى رآه بُحيرا الراهب فعرفه بصفته التي رآها في كتبه فجاءه واخذ بيده وقال هذا سيد العالمين • ورسول الله المبعوث رحمة للعالمين • فسالوه بمّ علم ذلك فقال انكم لما اقبلتم سجدت الأشجار والاحجار • ولا يسجدان الا لنبي مختار • وسأل الراهب عمه عنه فقال هو ابن اخي فقال هل انت عليه شفيق قال نعم قال لئن ادخلته الشام قتلته اليهود فقال له ذلك فبعث به عمه مع بعض غلمانه الى المدينة • ثم خرج صلى الله عليه وسلم الى الشام ثانيا وسنه خمس وعشرون مع مَيسرة غلام خديجة رضي الله عنها التجارة لأجلها [illegible] بُصرى نزل بقرب صومعة نسطورا الراهب تحت شجرة في ظلها • فقال نسطورا ما نزل تحت هذه الشجرة الا نبي ثم سأل ميسرة أفي عينيه حمرة قال نعم قال لا تفارقه فانه نبي وآخر نبي • ثم باعا وربحا ربحا كثيرا ورجعا

يُظلّ لأنه صلى الله عليه وسلم الملكان اذا اشتد الحر وميسرة يرى ذلك فلما
دخل مكة رأته خديجة رضي الله عنها واخبرها هو بالربح وميسرة بما رأى
وبما قال له راهب بصرى فبعثها ذلك على الرغبة في ان يكون ذلك الفرد
زوجها فتزوجها في تلك الأيام وهي اذ ذاك ابنة اربعين من الاعوام
ومنها جميع اولاده ذوي الاقدار العلية الا ابراهيم فانه من مارية القبطية
ولم يتزوج عليها صلى الله عليه وسلم حتى توفيت وكان اذا وصفها يقول
كانت خديجة وكانت ولما بلغ صلى الله عليه وسلم خمسا وثلاثين سنة
بنت قريش الكعبة فلما وصلوا الى حيث يوضع الركن منها اختلفوا في الأحق
بوضعه ولجالوا في ذلك المقال حتى هموا بالقتال ثم اتفقوا على تحكيم اول
داخل من باب بني شيبة فكان صلى الله عليه وسلم فقالوا هذا الامين رضينا
بقضائه وكانوا يدعونه بالأمين قبل النبوة فعرضوا عليه ما تماولوا فيه
وبسط صلى الله عليه وسلم رداءه بالأرض ووضع الركن فيه فقال لتأخذ
كل قبيلة طرفا من الرداء ثم يرفعوه كرة واحدة ففعلوا فلما بلغوا موضعه
وضعه صلى الله عليه وسلم بيده الماجدة ولما بلغ سنة الأربعين بعثه الله
رحمة للعالمين وارسل اليه طاووس الملكة جبريل الامين واول ما بدئ به
من الوحي الرؤيا الصالحة فكان لا يرى رؤيا الا جاءت مثل فلق الصبح لا محة
ثم حُبب اليه الخلا فكان يخلو بغار حراء يتعبد فيه الليالي حتى جاءه فيه
الحق وأنزل عليه اقرأ باسم ربك الذي خلق لسبع عشرة او ثمان عشرة
من رمضان وقيل في شهر ربيع الأول واول من آمن به من النساء خديجة
ومن الرجال ابو بكر ومن الصبيان علي وهو ابن عشر وقيل اكثر ومن الموالي
زيد بن حارثة ثم في العاشرة من البعثة وقيل الثامنة منها مات عمه ابو طالب

Marfat.com

بعده بثلاثة ايام وقيل اكثر • وقيل بل قبله ماتت خديجة فعظمت المصيبة
وجلت • واشتدت الكفرة من قريش [illegible] ابا طالب الذي كان
يحوطه وينفعه • ويجادل عنه ويمنعه • ثم لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم
على الأذاء والتكذيب صابرا • وعلى انذار الأمة ودعائها للتوحيد مثابرا •
وخرج الى الطائف ومعه زيد بن حارثة مولاه • يلتمس المنعة ويدعوهم الى الله •
فردوا عليه ردا فظيعا • ولم يجد منهم سامعا ولا مصيغا [illegible]
بأمان • وصرف اليه حينئذ نفر من الجن يسمعون القرآن • ثم أكرم بالأسراء
واتحف بالمعراج • ومنح ليلتئذ السرور والابتهاج • فأسري به صلى الله
عليه وسلم وقد كمل له احدى وخمسون سنة وتسعة اشهر بجسده الأطهر •
ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الأقصى معيد لخوانه من النبيين صلى الله
عليه وعليهم اجمعين • ثم عرج به الى السموات العلى فرأى في السماء الأولى
آدم • وفي الثانية يحيى وعيسى • وفي الثالثة يوسف • وفي الرابعة ادريس •
وفي الخامسة هارون • وفي السادسة موسى • وفي السابعة ابراهيم عليهم
الصلاة والسلام • وكان يسلم عليهم عند لقائهم وكل منهم يرد عليه صلى الله
عليه وسلم ويقول مرحبا بالنبي الصالح • ثم صعد حتى بلغ سدرة المنتهى
الى مستوى يسمع فيه صريف الأقلام • فوصل لما لم يصل اليه بشر من الأنام
احصل له من الاكرام فوق ما تمناه • وفاز بالمناجاة العظيمة ورؤية الله •
وفرض عليه وعلى أمته الخمس من الصلوات وعاد الى بيت [illegible]
معه حتى اتى به مكة الى فراشه وقد بقيت من الليل ساعات بجمعه •
من ليلة سبع وعشرين من شهر رجب المفضل • او سبع عشرة من ربيع الاول
او من رمضان • الواضح البرهان والتبيان • فلما اصبح لخبر قريشا فكذبته

... [illegible] ... بيت المقدس [illegible] ... ففي ... فلم يره فأمر

الله تعالى جبريل بوضع الأقصى عند دار عقيل ليرى بعينه ما يُسأل عنه

فيصفه، وسألوه عن عير الشام فوصفها وقال تقدم يوم الأربعاء فكادت

الشمس تغرب من يوم الأربعاء قبل ان يقدموا فدعا الله فحبسها حتى قدموا

فلم [illegible] ... سحر انما [illegible] ... وكان صلى الله عليه وسلم يعرض

نفسه النفيسة على القبائل ويريهم لنبوته الأعلام والدلائل الى ان يسر الله

تعالى الأوس والخزرج المتخرين في الأزل لشد آزره وان يشد هو أزرهم

فبايعوه على الهجرة اليهم وان يمنعوه بما يمنعونه منه [illegible] على الرحيل حول مكة

والهجرة، وله ثلاث وخمسون سنة ومن مبعثه ثلاث عشرة فخرج اول

ربيع الأول هو وابو بكر الصديق وعامر بن فُهيرة مولى الصديق، وعبد الله

ابن أُريقط الليثي يدلهم الطريق، بعد ان اختفى هو والصديق بغار ثور

جبل بأسفل مكة ثلاث ليال واتفق من نسج العنكبوت وتعشيش الحمام

وغيرهما ما هو مشهور الحال، ثم خرجا من الغار وأخذ بهم الدليل طريق

الساحل واتفق لهم بالطريق آيات بينات، كقصة سراقة بن مالك بن جعشم

وشاة ام معبد ذات الخيمات من طرف قديد وغيرهما مما هو في الأخبار

المشهورات، فوصل المدينة الشريفة يوم الأثنين الثاني عشر من ربيع

الأول [illegible] ... فأخذ ذات اليمين حتى نزل

بالعالية في بني عمرو بن عوف يقبا تفاؤلا بالعلو والتمكين، وفرح بمقدمه ٨٨

اهل المدينة فرحا شديدا، وتنافسوا في منزله تنافسا اكيدا، فركب

ناقته وارخى لها زمامها وقال دعوها فانها مأمورة، فسارت حتى بركت

بسكة بني غنم المشهورة، بباب مسجده من منازل بني النجار، اخوال جده

فاستنصر به [illegible] الا نصار • فاجتهد فی اظهار الدین • وتبلیغ رسالات رب العالمین • وبث السرایا وجاهد بنفسه حتی کان من امره ما هو مشهور فی سیره • وفتح مکة فی رمضان من السنة الثامنة من هجرته • فطاف بالبیت الحرام لعشرین من رمضان وحوله ثلاثمائة وستون صنما [illegible] وفی روایة بقضیب فی یده ویقول جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا فیقع الصنم لوجهه • وقد اظهر الله علی یده کثیرا من الأیات والمعجزات • وشرفه بخصائص وکرامات • [illegible] الأصنام بأشارته • ونطق الضب والذئب بنبوته • وانشق له القمر فرقتین وکلمته الظبیة ذات الخشفین • ونبع الماء من بین اصابعه کامثال العیون فی الأنسجام • واشبع الجم الغفیر من قلیل الطعام • وحن الجذع الیه • وسبح الطعام بین یدیه • والحصی فی کفیه • واٰیاته بالقرآن المجید لا تبید • لا یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید • فمعجزاته لا تحصی وکراماته لا تستقصی ومحاسنه الجمیلة کثیره • وصفاته الجلیلة مستنیره • هو محمد الحمید الخصال • واحمد اکثر الخلق حمدا لله الکبیر المتعال • والماحی الذی محا الله تعالی به الضلال ومن کفر • والحاشر الذی یحشر الناس علی اثره فی المحشر • والعاقب آخر الأنبیاء والمقفی [illegible] علی من توسل به فسلم من المهالک • ونبی الرحمة رحم الله تعالی به المؤمن والکافر • والبار والفاجر • فهذه اسماؤه المشهوره • التی جاءت فی الکتاب مسطوره وکان صلی الله علیه وسلم اکمل الناس فی الخلق واجلهم فی الذات والفضائل فی النعوت والصفات • ربعة معتدل القامه • حسن الجسم

عظيم الهامة • متماسك البدن ضرب اللحم بادن الخلقة ضخم العظم •
ابيض الوجه مشرب وازهر • مدور الوجه مضيئه ونيره • يتلألأ وجهه
تلألأ القمر ليلة البدر • فخما مفخما سواء البطن والصدر • واسع الجبين •
اشم الانف اقنى العرنين • ازج الحاجبين بينهما عرق يدره الغضب •
ادعج العينين اهدب • مفلج الفم ابلج الاسنان اشنب اهدب •
حسن العنق عبل العضدين والذراعين • رحب الوجه شثن الكفين
والقدمين • بسيط اليدين بعيد ما بين المنكبين مسيح القدمين • منهوس
العقبين ضخم الكراديس جليل المشاش والكتد • دقيق المسربة وطويل الزند
المتجرد اشعر الكتفين • واعالي الصدر والذراعين • عظيم اللحية رجل الشعر
يضرب شعره الى منكبيه • وربما قصه حتى يبلغ الى انصاف اذنيه • خافض
نظره الى الارض اطول من نظره الى السماء • عظيم الكرم ما سئل شيأ الا اعطاه
ولا يستكثر ما اعطى • حليما حييا اشد حياء من العذراء • شجاعا مقداما
لا احد من الخلق يقاومه • قال علي رضي الله عنه كنا اذا اشتد الحرب اتقينا
برسول الله • ولما انهزموا عنه يوم حنين وهو على بغلته همزها نحو
العدو من المشركين • ونوه باسمه المكين • وقال انا النبي لا كذب •
انا ابن عبد المطلب • وما رجع اصحابه اليه الا والابطال اسرى بين يديه
صلى الله وسلم عليه • وما انتقم لنفسه قط ولا غضب الا ان يغضب
اذا انتهكت حرمات الله على من انتهكها • ويحب المساكين • ويكرم اهل
الفضل ويؤلف اهل الدين • ويشهد الجنائز ويعود المرضى • وكان اعظم
الناس تواضعا واغضى • كثير الذكر لله والصيام • مديما للفكر والقيام •
توفي صلى الله عليه وسلم في سنة عشر بالناس وهم سبعون الفا وقيل مائة

الف وعلى راحلته رحل رث وقطيفة تساوي اربعة دراهم وهو ينادي ربه الراحم ويقول اللهم اجعله حجاً لا رياء فيه ولا سمعه وكان وقوفه في هذه الحجة يوم الجمعه وتسمى حجة الإسلام وحجة الوداع وودع فيها من حضر من الصحب الكرام وقال لهم هنالك عسيتم ان لا تروني بعد ذلك وحج صلى الله عليه وسلم فيها جميع رفيق اكثر واتم ثم آخرها مع حجة الاكبر وانزل الله عليه في يوم عرفة من حجه هذا مما زاد به هذه الأمة سروراً وايماناً وشكراً وايقاناً بقوله في خطابهم حقايقينا "اليوم اكملتُ لكم دينكم واتممتُ عليكم نعمتي ورضيتُ لكم الأسلام ديناً" واستشعر سيدنا الفاروق عمر بن الخطاب رضي الله عنه من هذا الخطاب قُرب وفاته صلى الله عليه وسلم فبكا بالأنتحاب وقال يارسول الله كُنّا في زيادة من ديننا فلمّا ان كمُل فليس بعد الكمال الا النقصان فصدقه صلى الله عليه وسلم في ذلك هنالك ورجع صلى الله عليه الى المدينة دار الهجرة فاقام بها الى يوم الاربعاء آخر صفر وقيل لليلتين بقيتا منه سنة احدى عشر فبدأه المرض فصار وجعاً وحُمى مصدعا واشتد به المرض في بيت ميمونة فاستأذن ازواجه ان يكون في ايام المرض عند عائشة رضي الله عنها فاذن له فمرض اثني عشر او اربعة عشر يوما وكان يخرج في مرضه الى الصلوة الا ثلاثة ايام فاذن بلال للصبح يوما وجاء باب الحجرة وسلم واذن بوقت الصلوة واعلم فقالت له فاطمة رضي الله عنها ان بلال شغل بنفسه عنكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فعاد بلال الى المسجد ثم عاد اليه وقت الاسفار فقال السلام عليك يارسول الله وآذنه بالصلاة فقال صلى الله عليه وسلم مُروا ابابكر فليُصلِّ بالناس فجاء بلال فقال له ما امرني به رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما تقدم الصديق للصلاة بمقام الحبيب وكان رقيق القلب

Marfat.com

فعزّ زاد البكاء والنحيب وخرجت نساؤه ، وعلت اصوات الصحابة بالبكاء
لفقد نبيهم حتى انتهت اصواتهم اليه ، فقال ما هذا فقيل صوت بكاء المسلمين
لما لم يروك يا خاتم النبيين فتوضأ واغتسل ليخرج اليهم فلم يقدر وروي
انه خرج وصلّى بهم ثم عاد الى حجرته ، واتاه جبريل عليه السلام فقال له ربك
يقرئك السلام ويقول ان شئت شفيتك وعافيتك وكفيتك وان شئت
توفيتك وغفرت لك فقال صلى الله عليه وسلم ذلك الى ربي يصنع بي ما شاء
وقد جاء انه صلى الله عليه وسلم خيّر فاختار الرفيق الأعلى فناداه منادي
الدعوة يا قدوة الصفوة قد قدرنا وقضينا وقلنا وامضينا انك ميت وانهم
ميتون ولما دخل ملك الموت عليه صلى الله عليه وسلم قال ان الله ارسلني اليك
وامرني ان اطيعك في كل ما تامرني به فسأله رسول الله صلى الله عليه وسلم
اين خلّيت حبيبي جبريل قال في السماء الدنيا تعزيه الملائكة فدخل في الحال
جبريل وجلس فقال صلى الله عليه وسلم يا جبريل قد انطوى زمان عمري
فبشرني بلطف من ربي فأودي وديعته طيّب النفس فقال يا حبيب الله
فتحت ابواب السماء كلها وقامت الملائكة صفًّا صفًّا باكفهم نثار الروح
والريحان وتحف الرضوان ينتظرون روحك الطاهر الزكي فحمد الله وقال
لا اسئلك عن ذلك بشرني يا جبريل قال غلقت ابواب النيران وفتحت
ابواب الجنان وزينت الفراديس بتدلي اشجارها وتحلي حورها لانتظار
قدوم روحك الأطهر فحمد الله وقال لا اسئلك عن هذا يا جبريل قال انك
اول من يحشر واول من يشفع عنده واول من قبل شفاعته واعطاه مراده
فقال ليس سؤالي عن هذا ولا ذاك بشاراتي التي ابتغيها فقال جبريل وما هي
فقال يا جبريل وجدي على امتي وكربي لاجل امتي وحزني من امر امتي وهمي

Marfat.com

غمٌّ لأمتي، أمتي ضعفاء آمنوا بي وسلموا الأمري قبلوا شريعتي ودِيني وملتي وأطاعوني واتبعوني، ما أدري ما عاقبة أمرهم، ولا ما يفعل غدا بهم، فقال له جبريل أبشر يا حبيب الله، فقد قضى الله فيك وفي أمتك أن لا يدخل الجنة نبي قبلك، ولا أمة قبل أمتك، فسُرَّ بذلك نبينا صلى الله عليه وسلم لجزاء الله عنا وعن سائر أمته ما هو أهله وأعظم، ثم قال جبريل يا محمد قد اشتاق ربك إلى لقائك، وأراد أن ترجع إليه فيراك، فقال صلى الله عليه وسلم لملك الموت انفذ ما أمرت به فسلم عليه جبريل، ويروى أن من آخر ما قال اتقوا الله واحفظوني في عترتي، وفي رواية الصلاة الصلاة وما ملكت أيمانكم، ورفع المصطفى يده وقال في الرفيق الأعلى، فتوفي عليه الصلاة والسلام في بيت عائشة ويومها مستندًا إلى صدرها نصف النهار أو عند اشتداد الضحى يوم الاثنين الثاني عشر من ربيع الأول وقيل ثانيه وله ثلاث وستون سنة وقيل أكثر، وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء، فدهش كبار الصحابة ووقعوا في عظيم حيرة وأليم كآبة، فأُقعد بعضهم وأُسكت آخرون حتى تلى عليهم أبو بكر رضي الله عنه انك ميت وانهم ميتون، ثم اجتمع لغسله أهل بيته الأطهار بعد أن عُرف الموت في أظفاره، المرتضى علي وأبو الفضل العباس وابناه فضل وقثم وأسامة بن زيد ومولاه صالح، ونادى عليًا أوس الأنصاري من وراء الباب يا علي ننشدك الله وحظنا معشر الأنصار من رسول الله إلا ما أدخلتني، فقال له ادخل فدخل فحضر ولم يل من أمر الغسل شيئًا، وروى ابن ماجة بإسناد جيد عن علي كرم الله وجهه قال أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا علي إذا أنا مت فاغسلني بسبع قرب من بئري بئر غرس وكانت بأطراف قُباء وكان يشرب منها، وعن أبي جعفر الباقر قال غسل النبي

صلی اللہ علیہ وسلم بماء وسدر وغسل فی قمیص وغسل من بئر یقال لہا الغرس
لسعد بن خیثمۃ بقباء ولم یر منہ شیء مما یری من المیت وعلی یقلبہ ویقول
بابی انت وامی ما اطیبک حیا ومیتا ثم نشف وکفن فی ثلاثۃ اثواب بیض
سحولیۃ یمانیۃ لیس فیہا قمیص ولا عمامۃ وروی انہ ادرج فی ثوبین وبرد
حبرۃ ثم وضع علی سریرہ فصلی علیہ بغیر امام یدخل الناس زمرا زمرا
فیصلون علیہ ثم یخرجون ثم صلی علیہ النساء کذلک ثم تقاولوا فی مدفنہ
فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ سمعتہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما قبض نبی
الا دفن حیث قبض وقال المرتضی علی رضی اللہ عنہ لیس فی الارض بقعۃ
احب الی اللہ من بقعۃ قبض فیہا نفس نبیہ فاجمعوا علی ذلک فدفن ہنالک
قیل لیلۃ الثلاثاء وقیل فی سحرہا وقیل فی یومہا عند الزوال وقیل لیلۃ الاربعاء
وہو الاشہر ورش علی قبرہ الماء وکانت المصیبۃ الکبراء علی السیدۃ البتول
فاطمۃ الزہراء فاخذت شیئا من تراب القبر فوضعتہ علی عینہا وبکت وقالت

ماذا علی من شم تربۃ احمد	ان لا یشم مدی الزمان غوالیا
صبت علی مصائب لو انہا	صبت علی الایام عدن لیالیا

وقالت لانس بن مالک خادم رسول اللہ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا
التراب علی حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوقع الاصحاب فی الاضطراب
والاحباب فی الحرقۃ والالتہاب یبکون ہم وامہات المومنین تذرف علی خدودہا
العبرات وفی قلوبہم من تغیب صورۃ الحبیب نیران الحسرات تقول فاطمۃ
یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی جبریل
ننعاہ ویقول الصدیق رضی اللہ عنہ وارضاہ وانبیاہ واصفیاہ واحبیباہ
واخلیلاہ ویقول ابن عمہ ابو سفیان بن الحارث یرثیہ

أرقتُ فبات ليلي لا يزولُ • وليلُ اخي المصيبة فيه طولُ
واسعدني البكاءُ وذاك فيما • أُصيبَ المسلمون به قليل
لقد عَظُمتْ مصيبتُنا وجلّت • عشيّة قيل قد قُبض الرسول
واضحت ارضنا مما عراها • تكادُ بنا جوانبها تميل
فقدنا الوحيَ والتنزيل فينا • يروحُ به ويغدوا جبرئيل
وذاك احقّ ما سالت عليه • نفوس الخلق او كادت تسيل
نبيٌّ كان يجلوا الشك عنّا • بما يُوحي الإله وما يقول
يهدينا فلا نخشى ضلالاً • علينا والرسول لنا دليل
أفاطمُ ان جزعت فذاك عُذرٌ • وان لم تجزعي ذاك السبيل
فقبرُ ابيك سيد كلّ قبر • وفيه سيّد الخلق الرسول

صلّى الله وسلّم عليه • وزاده فضلا وشرفا لديه • ولهؤلاء المصابين ولمن قبلهم وبعدهم من المحبين الى يوم الدين • ما يسليهم عن مُصابهم • بتعظيم اجرهم وثوابهم • وما بشرهم به صلى الله عليه وسلم من المثوبات • وانواع الصلات • بصلواتهم الطيبات عليه • وتسليماتهم الزاكيات عند ضريحه ولديه • وسماعه لذلك وردّه بنفسه الكريمة وبرده به تعالى فقد قال صلى الله عليه وسلم فيما رواه ابو داود باسناد صحيح عن ابي هريرة رضي الله عنه ما من احد يسلم عليّ إلا ردّ الله عليّ روحي حتى اردّ عليه السلام وقال صلى الله عليه وسلم ان لله ملائكةً سياحين يبلغوني عن أمتي السلام وقال صلى الله عليه وسلم حياتي خير لكم تُحدِّثون ويُحدَثُ لكم ووفاتي خير لكم تُعرض عليّ اعمالكم فما رايت من خير حمدت الله عليه وما رايت من شرّ استغفرت الله لكم • رواهما البزار برجال الصحيح من حديث ابن مسعود رضي الله عنه وان صلى الله عليه وسلم فيما روي عنه

من صلّى عليّ عند قبري رددت عليه ومن صلّى عليّ في مكان آخر بلغونيه يعني
به الملائكة وقال صلى الله عليه وسلم فيما روي عنه من صلّى عليّ عند قبري سمعته
ومن صلّى عليّ نائيا أُبلغته وقال صلى الله عليه وسلم من حج فزار قبري بعد وفاتي
وجبت له شفاعتي وفي رواية من زارني بالمدينة محتسبا كنت له شفيعا او شهيدا
يوم القيامة وقال صلى الله عليه وسلم فيما روي عنه ان لله ملكا اعطاه اسماع الخلائق
فهو قائم على قبري الى يوم القيامة لا يصلّي عليّ احد الا سمّاه باسمه واسم ابيه
ويقول صلّى عليك فلان بن فلان وتكفّل لي ربّي ان يصلّي عليه بكل صلاة عشرا
فالحمد لله الذي جعلنا من امّته وشرفنا بجواره. فنسئلك اللهم بجاهه العظيم
وآله وصحبه واوليائه ذوي القدر الفخيم. ان توفقنا لاقتفاء آثاره. والاقتداء
بواضح سبيل مناره. والاهتداء بمصباح انواره. اللهم اغفر لنا ولآبائنا
وامهاتنا وللمسلمين. واختم لنا بخير اجمعين. وانظر الينا بعين الرحمة ياذا الفضل
العظيم. وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

وكان الفراغ من كتابة هذا المولد الشريف صبح يوم الجمعة الرابع
من شهر جمادى الأخرى سنة ست وعشرين بعد الثلاثمائة
والالف بقلم العبد الفقير الضعيف جعفر
ابن المرحوم السيد حسين بن السيد هاشم
الحسيني الموسوي المدني.
غفر الله له امين
م

Marfat.com

الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة

النهاية

قسم تصوير المخطوطات

Marfat.com

ہماری شاہکار علمی و ادبی کتب
امام حسن اور خلافتِ راشدہ
الخصائص الکبریٰ
سُبل الہدیٰ والرشاد فی سیرتِ خیر العباد (اردو)
تذکرہ امام حسین
امام زین العابدین
سچا خواب نامہ یوسفی
حضرت یوسف
الشفاء
قصص الانبیاء
امام جعفر صادق
درس گاہ صفہ
نظامِ تعلیم و تربیت
رکنِ دین
فوائد الفواد
امام علی رضا
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۰ لاہور
voice: 042-37248657 - 042-37112954 - 042-37300642
Email : zaviapublishers@gmail.com
Design by: Qazi Graphics Lahore Pakistan

Marfat.com